

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نورِ ہدایت شریعت، ادارہ روزنامہ کمال، لاہور

شش ماہی مجلہ

سیراتِ ہر صغیر

(ہر صغیر کے علمی، ادبی، ثقافتی اور فرائضی آثار کا ترجمان)

سیدین حائری نمبر

عالم اسلام کی سب سے بڑی تفسیر بلکہ قرآنی انسائیکلو پیڈیا کے علاوہ سو سے زائد کتابوں کے مؤلف اور ہر صغیر میں
۸۰ سال تک مذہب اہل بیت علیہم السلام کی خدمت انجام دینے والے باپ و پوتا یعنی آیت اللہ سید ابوالقاسم رضوی
اور آیت اللہ سید علی حائری رضوی لاہور کی یاد میں۔

دوسرا سال

چوتھا شمارہ



میراث بر صغیر «شش ماہی»



(بر صغیر کے علمی، تحقیقی، ادبی اور ثقافتی آثار کا ترجمان)

صاحب امتیاز:

مرکز احیاء آثار بر صغیر (مب)

مجلس نظارت و مشاورت:

مدیر اعلیٰ: طاہر عباس اعوان

معاون خصوصی: سیدی رضا انانی

معاون مدیر: سید محسن حسینی کشمیری، مجتبیٰ سیری نژاد

مدیر اجرائی: سید ناصر عباس نقوی، مجاور عباس اعوان

ناظم امور فنی: عبداللہ محمدی

حجۃ الاسلام محمد تقی رحمان

حجۃ الاسلام علی قلی قرانی

حجۃ الاسلام سید شجاعت حسین

حجۃ الاسلام طاہر عباس

حجۃ الاسلام علی رضا صاحبی

حجۃ الاسلام غلام مرتضیٰ نقوی

حجۃ الاسلام محمد رضا ودانی

رابطہ برای حصول مجلہ:

پاکستان: مجاہد عباس اعوان

فون: 00919391312386

فون: 00923333854398

پاکستان: سید تنویر حسین نقوی

فون: 009647704317542

فون: 00919796737269

پاکستان: شیخ عباس رضا

فون: 00441618392866

پاکستان: سید ظہیر الحسنین شیرازی

فون: 00963933013932

Ph: 0098-25-36500786

Mob: 0098-919-9704372

e-mail: maab1431@yahoo.com

پاکستان: سید تنویر حسین نقوی

صوبہ بنگلہ کراچی میونسپلٹی 08897900284303

بانک ملی ایران شعبہ جتیبہ قم 0340215265000

الکافہ نمٹ فیمبر:

انتشارات مرکز احیاء آثار بر صغیر کراچی

قیمت: 250 روپے

فہرست عناوین

- مقالہ شیعہ قوم کے علمی احسانات ۱۱
- سیدین حارّی کا نسب اور ان کا خاندان
- کشمیر میں سادات رضوی ۱۵
- سید محمد رضوی ۱۶
- سید صفدر خان رضوی ۱۶
- میر سید حسین قتی ۱۷
- سید ابوالقاسم رضوی حارّی ۱۸
- سوانح قاسمی
- شرح حالات زندگی آیت اللہ ابوالقاسمؒ
- سلسلہ شجرہ نسب مفسر علام حجت الاسلام ۴۵
- بیان ولادت و جغرافیہ سنی مفسر مرحوم ۴۵
- بعد مراجعت، اجراء مدارس و بناء مساجد کا حال ۴۸
- ذکر سلسلہ تصانیف مفسر مرحوم ۴۹
- مصنفات مطبوعہ موجودہ ۴۹
- بعض مفید خصائص حجت الاسلام کا بیان ۵۲
- کیفیت وصیت و وفات حسرت آیات ۵۳
- کیفیت بیماری و احتضار، ظہور بعض کرامات ۵۴
- بیان کیفیت اظہار ہمدردی نوابین عالمین و باقی ممبران
- خاندان قزلباشیہ ۵۶
- مختصر کیفیت تسمیع جنازہ اور حالات تدفین ۵۶
- مختصر حالات مجالس فاتحہ و قرآن خوانی شہر لاہور ۵۷
- مختصر حالات مجالس فاتحہ و قرآن خوانی مفسر حجت
- الاسلام بمقامات بیرون جات ۵۸
- قطعات تاریخیات متضمن وفات حسرت آیات ۵۹
- قطعه تاریخ وفات مصیبت سمات از کلام نجیف ۵۹
- قطعه تاریخ وفات حسرت آیات از کلام کلیم ۶۱
- قطعه تاریخ وفات مصیبت سمات از کلام خلیل ۶۳
- قطعه تاریخ وفات از کلام احقر ۶۶
- قطعه تاریخ وفات مصیبت سمات از کلام فرخ ۶۷
- فاضل ہندی سید ابوالقاسم لاہوریؒ
- از قلم سید رضی فرزند سید علی حارّی
- شجرہ نسب: ۶۹
- ولادت: ۷۰
- مصنفات مرحوم: ۷۱
- وفات: ۷۲



آیت اللہ سید ابوالقاسم حارّی تذکرہ نگاروں کی نظر میں

شاگردان ۷۲

اولاد و کور: ۷۲

۱۔ تذکرہ بی بہا ۷۳

۲۔ نزہۃ الخواطر ۷۷

۳۔ معجم الموالفین ۷۸

۴۔ اعیان الشیعہ ۷۹

۵۔ الکنی واللقاب ۸۰

۶۔ مصنفی المقال فی مصنفی علم الرجال ۸۰

۷۔ طبقات اعلام الشیعہ ۸۱

۸۔ علماء معاصر ۸۲

۹۔ نقوش لاہور نمبر ۲ ۸۳

۱۰۔ مشاہیر علماء ہند ۸۴

۱۱۔ مطلع انوار ۸۶

۱۲۔ تذکرہ علماء امامیہ پاکستان ۸۹

۱۳۔ فہرست التراث ۹۲

۱۴۔ اعلام الشیعہ ۹۳

۱۵۔ احسن الفوائد فی شرح العقائد ۹۵

۱۶۔ معجم طبقات المتکلمین ۹۶

۱۷۔ موسوعۃ طبقات الفقہاء ۹۷

۱۸۔ اعلام الہند ۹۸

۱۹۔ سیادۃ السادۃ ۱۰۰

۲۰۔ موسوعہ مؤلفی الامامیہ ۱۰۳

۲۰۔ دائرۃ المعارف تشیع ۱۰۷

۲۱۔ دانشنامہ زبان و ادب فارسی در شبہ قارہ ۱۰۸

۲۲۔ دانشنامہ ادب فارسی در شبہ قارہ ۱۱۰

۲۳۔ علماء پنجاب ۱۱۳

۲۴۔ دانشنامہ شیعیان کشمیر ۱۱۵

اولاد ۱۱۷

آثار ۱۱۷

اطلاع: ۱۳۰

علم کی مسند ابوالقاسم کی ذات ۱۳۱

علامہ سید علی حارّی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

تذکرہ نگاروں کی نظر میں

یگانہ روزگار علامہ سید علی الحارّی ۱۳۳

۱۔ تذکرہ بی بہا ۱۳۳

۲۔ اعیان الشیعہ ۱۳۵

۳۔ پنجاب گزٹ انگریزی ۱۳۶

۴۔ تراجم مشاہیر علماء الہند ۱۵۰

۵۔ الغدیر فی تراث الاسلامی ۱۵۱

۷۔ مطلع انوار ۱۵۱

۸۔ تذکرہ علمای امامیہ پاکستان ۱۵۳

تصانیف: ۱۵۶

۱۷۶	وفات:	۱۵۸	۹۔ احسن الفوائد فی شرح العقائد
۱۷۹	قصائد مدحیہ	۱۵۹	۱۰۔ طبقات الفقہاء
۱۸۵	علم کا پیکر	۱۶۰	۱۱۔ دائرۃ المعارف تشیع جلد ششم
۱۹۹	تفسیر لوامع التنزیل و سواطع التاویل	۱۶۱	۱۲۔ دانشنامہ ادب فارسی در شبہ قارہ جلد چہارم
۲۱۲	مولفین لوامع کا تفسیری مکتب	۱۶۳	۱۳۔ علماء پنجاب
۲۱۳	۱۔ موضوعات کے اعتبار سے	۱۶۴	۱۴۔ (دانشنامہ شیعہ بیان کشمیر)
۲۱۳	۲۔ شان نزول و فضائل سورہ	۱۶۷	اولاد
۲۱۳	۳۔ آیات کا فارسی زبان میں توضیحی ترجمہ	۱۷۱	علامہ سید علی لاہوریؒ کی مختصر سوانح عمری
۲۱۳	۴۔ ذکر روایات شان نزول اور اس بارے میں رد	۱۷۱	آباء و اجداد
۲۱۴	شبہات	۱۷۱	ابتدائی تعلیم
۲۱۴	۵۔ ذکر اختلاف قرائت	۱۷۱	سفر بغرض تعلیم و زیارت
۲۱۴	۶۔ معانی الفاظ قرآن	۱۷۲	مدرسہ امامیہ
۲۱۴	۷۔ منکرین اسلام، مخالفین مذہب اہل بیتؑ	۱۷۲	وفات
۲۱۵	۸۔ شبہات کا مستدل رد	۱۷۲	وطن
۲۱۶	۹۔ اقوال صحابہ و مفسرین	۱۷۳	پیدائش و ابتدائی تعلیم
۲۱۶	توضیح:	۱۷۳	اساتذہ
۲۱۸	۱۰۔ منابع لوامع التنزیل	۱۷۳	اخلاق و کردار
۲۱۸	۱۱۔ اصحاب اور تابعین	۱۷۴	علامہ اقبال اور علامہ سید علی حائری کے روابط
۲۱۸	۱۲۔ عربی لغت کی کتابیں	۱۷۴	علامہ کی دینی خدمات
۲۱۹	۱۳۔ عربی ادب کی کتابیں	۱۷۵	غلام احمد قادیانی کے خلاف آپ کا فتویٰ
۲۲۰	۱۴۔ شیعہ تفاسیر	۱۷۵	علامہ کا عظیم الشان کتاب خانہ
۲۲۱	۱۵۔ احادیث کی کتابیں	۱۷۶	تصنیف و تالیف





اہل سنت کی کلامی کتابیں ۲۲۱

تفسیر لوامع التنزیل اور اس کے مفسران
دانشمندان اسلام کی نظر میں

الف) تقریظات ۲۲۷

تقریظات المشاہیر والمجاہدین بر تفسیر لوامع التنزیل ۲۲۹

۱۔ تقریظ آیت اللہ میرزا محمد حسن شیرازی ... ۲۲۹

۲۔ تقریظ محقق محمد حسین الاردکانی ۲۳۲

۳۔ تقریظ امام میرزا ابوالقاسم الطباطبائی ۲۳۴

دوسری تقریظ: ۲۳۵

۴۔ تقریظ حجت الاسلام زین العابدین المازندرانی ۲۳۷

دوسری تقریظ: ۲۳۷

۵۔ تقریظ شیخ محمد حسین ابن زین العابدین ... ۲۳۸

۶۔ تقریظ میرزا محمد حسین الحسینی شہرستانی ۲۴۱

۷۔ تقریظ جناب میرزا حبیب اللہ رشتی الغروی ۲۴۲

۸۔ تقریظ جناب الفاضل محمد الایروانی ۲۴۴

۹۔ تقریظ ملا عبدالحسین الایروانی نجفی ۲۴۵

۱۰۔ تقریظ جناب الشیخ محمد حسین اکاظمی ۲۴۷

۱۱۔ تقریظ جناب شیخ محمد حسن اکاظمی ۲۴۸

۱۲۔ تقریظ جناب میرزا عبد الرحیم الخراسانی .. ۲۴۹

۱۳۔ تقریظ ہدایت اللہ قزوینی المشہدی ۲۵۰

تقریظ مشائخ ثلاثہ ۲۵۲

۱۴۔ تقریظ سید حبیب اللہ حسینی ۲۵۲

۱۵۔ تقریظ جناب شیخ محمد تقی مشہدی، ۲۵۳

۱۶۔ تقریظ جناب میرزا عبد الرحیم خراسانی ... ۲۵۴

۱۷۔ تقریظ جناب شیخ محمد تقی اکاظمی ۲۵۵

۱۸۔ تقریظ جناب السید محمد الحلی ۲۵۶

۱۹۔ تقریظ الفقیہ الشیخ علی القرعی ۲۵۷

۲۰۔ تقریظ حکیم سید افضل علی خان بہادر ۲۵۸

۲۱۔ تقریظ السید محمد السمنانی ۲۶۱

۲۲۔ تقریظ السید علی الجعفری ۲۶۲

۲۳۔ تقریظ الفاضل الادیب فیض فاروقی ۲۶۳

۲۴۔ تقریظ الفاضل الحنفی الفشاوری ۲۶۵

۲۵۔ تقریظ جناب الشیخ یحییٰ ۲۶۶

۲۶۔ تقریظ جناب الشیخ محمد تقی الاصفہانی ۲۶۸

۲۷۔ تقریظ الشیخ نور اللہ الاصفہانی ۲۷۰

۲۸۔ تقریظ فاضل الکلباسی ۲۷۲

۲۹۔ تقریظ جناب السید ریحان اللہ الطہرانی ۲۷۳

۳۰۔ تقریظ جناب محمد بن علی العاطی ۲۷۴

۳۱۔ تقریظ جناب الحاج فخر الاسلام ۲۷۸

۳۲۔ تقریظ جناب الحاج ملا علی اکبر سیستانی ۲۸۱

۳۳۔ تقریظ ملا عبد اللہ تربت حیدریہ ۲۸۲

۳۴۔ تقریظ علامہ طباطبائی نجفی ۲۸۳

۳۵۔ تقریظ فاضل ہندی جامع ۲۸۵

۳۶۔ تقریظ آیت اللہ سید محمد کاظم طباطبائی ... ۲۸۸

۲۸۹۔ تقریظ دوم.....

۳۸۔ تقریظ آیت اللہ آخوند کاظم خراسانی..... ۲۹۰

۳۹۔ تقریظ آیت اللہ شیخ عبد اللہ مازندرانی..... ۲۹۱

۴۰۔ تقریظ آیت اللہ شیخ علی یزدی حارّی..... ۲۹۳

۴۱۔ تقریظ ابو القاسم ابن محمد رضا الطباطبائی..... ۲۹۴

۴۲۔ تقریظ آیت اللہ سید ابراہیم موسوی کاظمی..... ۲۹۵

۴۳۔ تقریظ آیت اللہ محمد حسین حارّی..... ۲۹۷

۴۴۔ تقریظ ملا محمد علی نخجوانی نجفی..... ۲۹۸

۴۵۔ تقریظ آیت اللہ غلام حسین مرندی..... ۳۰۰

۴۶۔ تقریظ آیت اللہ شیخ فتح اللہ اصفہانی..... ۳۰۰

۴۷۔ تقریظ میرزا محمد علی نجفی شاہ عبد العظیمی..... ۳۰۲

۴۸۔ تقریظ الشیخ محمد علی الرشتی النجفی..... ۳۰۲

۴۹۔ تقریظ میرزا فضل اللہ حارّی المازندرانی..... ۳۰۴

۵۰۔ تقریظ میرزا حسین فاضل..... ۳۰۶

۵۱۔ تقریظ ابورشد محمد جمیل امرتسری..... ۳۰۷

۵۲۔ تقریظ سرکار حکیم محمد اجل..... ۳۰۹

(ب) خطوط..... ۳۱۰

۱۔ فاضل محقق اردکانی (رہ)..... ۳۱۰

۲۔ خط آیت اللہ شیخ محمد حسین حارّی مازندرانی..... ۳۱۱

۳۔ خط آیت اللہ سید اسماعیل صدر..... ۳۱۲

۴۔ فاضل محقق اردکانی (رہ) کا دوسرا خط..... ۳۱۳

۵۔ خط سوم الفاضل محمد حسین الاردکانی..... ۳۱۵

۶۔ خط علامہ ابو القاسم الطباطبائی (رہ)..... ۳۱۸

۷۔ خط محمد حسین ابن الشیخ المازندرانی..... ۳۲۰

۸۔ خط آیت اللہ حبیب اللہ الغروی الجیلانی..... ۳۲۱

۹۔ خط آیت اللہ محمد حسین الکاظمی..... ۳۲۲

۱۰۔ دوسرا خط آیت اللہ محمد حسین کاظمی نجفی..... ۳۲۲

۱۱۔ خط آیت اللہ سید حسین بحر العلوم نجفی..... ۳۲۳

۱۲۔ خط آیت اللہ الفاضل محمد الغروی..... ۳۲۵

۱۳۔ خط جناب سید سلیمان رضوی بوشہری..... ۳۲۶

۱۴۔ خط جناب سید حسین طباطبائی..... ۳۲۷

جناب سید حسین طباطبائی کی تقریظ کتاب ”ناصر

العزّة الطاهرة“ پر..... ۳۲۹

جناب سید حسین طباطبائی کی تقریظ کتاب ”تکلیف

المکلفین“ پر..... ۳۳۱

۱۵۔ تفسیر لوامع التنزیل نہ ملنے پر ایک خط..... ۳۳۳

۱۶۔ تفسیر لوامع التنزیل کے ملنے پر خط..... ۳۳۵

۱۷۔ خط مولوی فقیر محمد..... ۳۳۶

۱۸۔ خط ملا میرزا محمد حسن یزدی نجفی..... ۳۳۸

۱۹۔ خط حجۃ الاسلام آقای سید محمد کاظم الطباطبائی..... ۳۴۱

۲۰۔ خط سرکار شیخ عبد اللہ المازندرانی نجفی..... ۳۴۱

۲۱۔ دوسرا خط..... ۳۴۳

۲۲۔ خط آیت اللہ میرزا حسین بن میرزا خلیل..... ۳۴۳

۲۳۔ خط آقای شیخ فتح اللہ الغروی الاصفہانی..... ۳۴۴



- ۲۴۔ خط میرزا محمد علی نجفی شاہ عبدالعظیمی ۳۴۵
- ۲۵۔ خط سید زین العابدین ابن سید ابوالقاسم . ۳۴۶
- ۲۶۔ دوسرا خط ۳۴۷
- ۲۷۔ خط محمد صادق الملقب بہ فخر الاسلام ۳۴۸
- ۲۸۔ خط میرزا محمد صادق فخر الاسلام ۳۴۹
- ۲۹۔ خط میرزا محمد علی شہرستانی ۳۵۱
- ۳۰۔ خط سید رضا حسین سیتانی ۳۵۳
- ۳۱۔ خط علی ابوالحسن الموسوی الشوہتری ۳۵۳
- ۳۲۔ قصیدہ غراء ۳۵۴
- ۳۳۔ تقریظ الشیخ محمد الیزدی مدظلہ ۳۵۴
- ۳۵۔ تعلیقہ و قصیدہ شیخ نظر علی واعظ ۳۵۵
- ۳۶۰۔ قصیدہ مدحیہ میرزا محمد رضا شیرازی ۳۶۰

قصائد و تقریظات منظوم

- ۳۶۷۔ قصیدہ مدحیہ ۳۶۷
- ۳۶۹۔ مختلف قطعات توارخ انطباع ۳۶۹
- ۳۷۲۔ قطعات تارخ از کلام عرشی ۳۷۲
- ۳۷۳۔ قطعہ تارخ نطع تفسیر از کلام نحیف ۳۷۳
- ۳۷۵۔ قطعہ تارخ نطع تفسیر از کلام احقر ۳۷۵
- SAVANEH QAASIMI ۳۷۵



لیکن در حقیقت ہم کو غیروں کی شکایت فضول ہے، خود ہماری جماعت نے اپنے آثار علمیہ کی نشر و اشاعت کو ضروری نہیں سمجھا، ہم نے خدمات انجام دئے اور اتنے اہم خدمات کہ اپنے سے زیادہ تعداد، قوت و ثروت رکھنے والوں پر سبقت حاصل کی مگر زیر پردہ، اس طرح کہ عالم، دیدہ دلیری کے ساتھ ہمارے مساعی اور خدمات جلیلہ کا انکار کرتا ہے۔

تقیہ کے زمانہ میں تلواروں کی چھاؤں میں بسر کرنے والے اسلاف نے اپنے فرائض کو پوری جانفشانی سے انجام دیا اور شیعیت کی ایک غیر متزلزل بنیاد قائم کی مگر کھلے میدان میں تبلیغ مذہب اور نشر و اشاعت کر سکنے والے اخلاف نے موقع کو غنیمت نہ جانا اپنے پیش رو اسلاف کے نقش قدم سے علیحدہ ہٹ کر ان کی عرق ریزی اور جانفشانوں پر پانی پھیر دیا، نہ اپنی ہستی کو دنیا کی نظروں میں قابل وقعت بننے دیا اور نہ اپنے بزرگوں کے نام کو زندہ رکھا۔ اہل سنت قابل مبارکباد ہیں کہ انھوں نے اپنے آثار علمیہ کی حفاظت اور نشر و اشاعت میں کوئی کوتاہی نہیں کی، علاوہ ان مطالع کے جو مصروف بیروت میں ہمیشہ کتب علمیہ کی اشاعت میں مصروف ہیں، مؤلفات کے ذریعہ سے اپنے پیش رو اسلاف کے کارناموں کو زندہ رکھتے ہیں، کاتب چلی نے کتاب کشف الظنون میں اپنے فرقہ کے مؤلفات کی فہرست لکھ کر ان کے علمی خدمات کا جس عنوان پر احیا کیا ہے اسکی نظیر نہیں مل سکتی۔

کاش شیعوں کی بھی کوئی ایسی کتاب عالم اسلام میں ظاہر ہوئی ہوتی جو انکے آثار علمیہ کا احیا کرتی۔ میرا خیال ہے کہ آج تک ہماری ملت حقہ کے بہت سے افراد کو خود اس بات کا اندازہ نہ ہو گا کہ ان کے ابنائے ملت کے مؤلفات اتنی تعداد میں بھی جو کشف الظنون کی تین جلدوں کی فہرست کے مقابلہ میں پیش کئے جاسکیں؟ افسوس ہے کہ ہماری قوم کو خود اپنی ہستی اور اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں کیا میرے قلم کے نکلے ہوئے یہ الفاظ حیرت و استعجاب کے ساتھ نہیں دیکھے جاتے کہ شیعوں کے علمی مؤلفات کی فہرست جمع کی گئی تو ان کی تعداد کشف الظنون کی تینوں جلدوں کے مندرجہ کتب سے دوچند نکلی۔





نسب سائرین

کتاب از قلم: سید محسن حسینی کشمیری

حائرمین کا نسب اور ان کا خاندان

از قلم: حجۃ الاسلام سید محسن حسینی کشمیری

ہمارا موضوع حائرمین کا نسب اور ان کا خاندان ہے لیکن اس سے پہلے کہ ہم اپنے موضوع پر گفتگو کریں کشمیر میں سادات رضوی کے متعلق مختصر اطلاعات پیش کرتے ہیں۔

کشمیر میں سادات رضوی

یوں تو کشمیر میں سادات کے بہت سارے قبیلے آباد ہیں لیکن افسوس کہ ان کی کوئی مفصل تاریخ اب تک سامنے نہ آسکی اور نہ ہی ان کا شجرہ نسب محفوظ کرنے کیلئے کوئی خاص کوشش کی گئی ہے۔ بہر حال کشمیر میں سادات رضوی تین قبیلوں پر مشتمل ہیں۔ ان کے اجداد مختلف راستوں اور ملکوں سے یکے بعد دیگرے دین اسلام کی تبلیغ کیلئے کشمیر آئے تھے۔ پھر ان کی اولاد میں بعض افراد ہندوستان، پاکستان، ایران اور عراق کے علاوہ امریکا اور یورپی ممالک میں جا کر بھی آباد ہو گئے۔

سادات رضوی کی پہلی شخصیت میر سید حسین فقی تھے جو کچھ فضلاء کے ہمراہ سلطان سکندر بہت شکن کے دور حکومت میں ۸۲۱ ہجری میں قم سے ہجرت کر کے کشمیر آئے۔^(۱) آپ کا سلسلہ نسب حضرت موسیٰ المبرقع تک پہنچتا ہے۔ آپ کی کثیر اولاد کشمیر اور بیرون کشمیر موجود ہے۔ فقیہ جلیل القدر علامہ سید ابوالقاسم رضوی حائری ان ہی کی نسل سے ہیں۔



سادات رضوی کی دوسری شخصیت ہیں جن کے دو بیٹوں سید ذوالفقار اور سید عزالدین سے ان کی نسل کشمیر میں آگے بڑھی لیکن معلوم نہیں کہ آیا سید محمد خود کشمیر آگئے تھے یا ان کے فرزند ان نے کشمیر میں سکونت اختیار کی تھی۔ فقیہ اہل بیت ملاحیدر علی انصاری (۱۳۳۳ ہجری) نے ذوالفقار کے ذیل میں لکھا ہے:

در ۸۴۷ ہجری بہ کشمیر۔^(۱)

اس جملہ سے اگرچہ صریحاً معلوم نہیں ہوتا کہ وہ ۸۴۷ ہجری کو کشمیر آئے تھے لیکن احتمال قوی یہی ہے کہ وہ اسی سال خود اپنے برادر سید عزالدین کے ساتھ کشمیر آئے تھے کیونکہ ان کے برادر کی نسل بھی کشمیر میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ میں ان کے مزید حالات ابھی تک ہمیں نہیں ملے ہیں۔ سید محمد کا سلسلہ نسب اس طرح ہے:

السید محمد بن السید سلطان احمد بن السید أبو البقاء بن السید محسن بن
السید مرسل بن السید فریدون صائم بن السید سلطان أویس بن السید عطاء
الله بن السید محمد هاشم بن السید ابراهیم بن السید محمد صالح بن السید أحمد
بن أبو أحمد موسی المبرقع بن الامام محمد تقی الجواد علیہم السلام۔^(۲)

سید صفدر خان رضوی

جو موسیٰ المبرقع کی اولاد سے ہیں یہ کون تھے اور کب کشمیر تشریف لائے ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا۔
موصوف کی اولاد زیادہ تر ”کلمہ پورہ بیرہ“ میں رہتی ہے جیسا کہ ملا محمد جواد انصاری (۱۲۸۱ ہجری) نے علامہ
سید ابوالقاسم رضوی کو لکھا تھا۔^(۳)

۱۔ فصل الخطاب، ج ۲، ص ۶۔

۲۔ فصل الخطاب، ج ۲، ص ۶۔

۳۔ السادة هي السادة السادة، ص ۲۱۳۔

حائزین کے جد اعلیٰ میر سید حسین قمی تھے جو ۸۲۱ ہجری میں قم سے کشمیر تشریف لائے۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے:

السید حسین القمی بن السید احمد بن السید منہاج بن السید جلال بن
السید قاسم بن السید علی بن السید حبیب بن السید حسین بن ابی عبد اللہ
السید احمد تقیب قم بن ابی علی السید محمد الاعرج بن ابی المکارم السید بن
ابی جعفر السید موسی المبرقع بن الامام الہمام ابی جعفر محمد النقی بن
الامام علی الرضا علیہم السلام۔^(۱)

چونکہ آپ قم کے باشندے تھے اسی وجہ سے یہ لقب نہ فقط آج تک آپ کے نام کے ساتھ ملحق ہے بلکہ آپ کی بعض اولاد بھی اسی لقب سے معروف ہو گئی جن میں خود سید ابو القاسم حارّی بھی شامل ہیں۔ آپ سید جلیل القدر عالم، فاضل اور فقیہ تھے۔ آپ کی بعض کرامات اب تک کشمیر میں مشہور و معروف ہیں۔ کشمیر کا بادشاہ سلطان سکندر اور دیگر اراکین حکومت آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ لیکن سلطان نے اپنے فرزند زین العابدین کو آپ کی خدمت میں پڑھنے کیلئے بھیجا جو اپنے باپ کی موت کے بعد کشمیر کا بادشاہ بنا۔ اس نے اپنے عہد میں آپ کے مخارج کے لئے پورا ”پرگنہ“ دے دیا جو بعد میں سید حسین قمی کی نسبت سے ”سیدہ پورہ“ کہلایا۔

یہ سید حسین قمی کی جدوجہد اور محنت شاقہ کا نتیجہ تھا کہ ”زینہ گیر“ (سو پور) سے ”ترہگام“ (کیوارہ) تک کا وسیع علاقہ شیعیان علی سے آباد ہوا۔ آپ کا انتقال ۷ شعبان ۸۷۱ھ میں ہوا اور آپ اپنے ہی آباد کردہ محلہ ”سیدہ پورہ“ میں دفن ہوئے۔

آپ کے مرقد پر ایک خوبصورت روضہ بھی تعمیر کیا گیا جس کی وقفاً وقفاً مرمت ہوتی رہی۔ مومنین دور دراز علاقوں سے آپ کی زیارت کو آتے ہیں۔ آپ کی تصانیف میں سے ایک کتاب بھی ہے جس کا نام

کے درج ذیل دو فرزند تھے:

۱۔ علامہ سید احمد رضوی: آپ کا شمار اپنے دور کے اعظم علماء میں ہوتا ہے۔ ان کا مدفن اپنے والد کے روضہ کے باہر ایک قدیم درخت کے نیچے ”سیدہ پورہ زینہ گیر“ میں ہے۔

۲۔ علامہ فقیہ حاج سید محمد: جو سادات ”احمد پورہ“، ”تانترے پورہ“ اور ”پایہ گام“ کے جد امجد ہیں۔ ان کے تین فرزند تھے۔ ایک سید صالح جو ”پایہ گام“ میں دفن ہیں اور ان کی اولاد ”احمد پورہ پایہ گام“ میں ہے۔ دوسرے فرزند کا نام علامہ سید ابوالقاسم نے نہیں لکھا ہے۔ البتہ ہمارے پاس جو خطی شجرہ موجود ہے اس میں ان کا نام قاسم لکھا ہے۔ وہ سادات سازگری پورہ کے جد ہیں جو حلیم شاہی کے نام سے معروف ہیں۔ تیسرے فرزند کا نام سید حسن تھا۔ آپ ”تانترے پورہ“ میں دفن ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ حاج سید محمد کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ علامہ سید ابوالقاسم رضوی ان ہی کی پانچویں نسل ہیں۔^(۲)

سید ابوالقاسم رضوی حارّی

علامہ ابوالقاسم رضوی نے میر سید حسین قمی تک اپنا سلسلہ نسب اس طرح بیان فرمایا ہے:

أبو القاسم معروف بالقاسم بن الحسين بن النقي بن الحسين بن علي بن
السيد أبي الحسن بن الحاج سيد محمد (المدفون درقريه احمد پورہ) بن السيد
حسين القمي^(۳)

علامہ سید ابوالقاسم رضوی کے والد سید حسین پیشہ کے لحاظ سے پشیمینہ کے تاجر تھے۔ اور وہ اکثر ہندوستان کے مختلف شہروں میں تجارت کی غرض سے جاتے تھے^(۴) جیسا کہ آج بھی کشمیر کے تاجر حضرات میں یہ رسم رائج ہے کہ وہ سردیوں کے موسم میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں جا کر تجارت



۱۔ دانشنامہ شیعہان کشمیر، ج ۱، ص ۸۶-۸۷۔

۲۔ السادة هي السيادة السادة، ص ۲۱۰-۲۱۲۔

۳۔ السادة هي السيادة السادة، ص ۲۱۴۔

۴۔ سوانح قاسمی، ص ۸۔



حالات زندگی

آیت اللہ سید ابوالقاسم رضوی قتی لاہوریؒ

کلمہ از قلم: آیت اللہ سید علی حائری رضوی کشمیری ثم لاہوریؒ

فرزند آیت اللہ سید ابوالقاسم حائری قتیؒ



سوانح و تاسی

بر گرفته از جلد سیزدهم تفسیر لوامع التنزیل وسواطع التأویل

تفسیر ”لوامع التنزیل و سواطع التاویل“ کے مصنف آیت اللہ سید ابو القاسم رضوی قمی کشمیری لاہوریؒ کے مفصل حالات زندگی ان کے فرزند ارجمند آیت اللہ سید علی حائری لاہوریؒ (متوفی ۱۳۶۰ ہجری) نے ”سوانح قاسمی“ کے نام سے تحریر فرمائے تھے۔ بہت کوشش اور تلاش کے باوجود اصل کتاب ہمیں دستیاب نہ ہو سکی لیکن خوش قسمتی سے تفسیر لوامع التنزیل و سواطع التاویل کی جلد نمبر تیرہ کے آخر میں اس کتاب کا خلاصہ آیت اللہ سید علی حائری کے فرزند ارجمند سید رضی رضویؒ کے قلم سے شائع ہو چکا تھا اور اس کے علاوہ اس کتاب کا ”سوانح قاسمی“ کے نام سے ہی حرمت علی صاحب گارڈ ترجمہ بھی چھپا تھا۔

ہم یہاں تفسیر لوامع التنزیل سے سوانح قاسمی کا فارسی متن اور سید حرمت علی صاحبؒ کی چاپ کردہ کتاب سے اردو متن کو کسی کمی بیشی کے بغیر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

ادارہ ”مآب“ برصغیر کی دیگر اہم شخصیات کے آثار کو زندہ کرنے کے ساتھ ساتھ برصغیر کی بعض قد آور شیعہ شخصیات کی تمام تالیفات کو ایک مجموعے کی صورت میں پیش کرنے کا عزم رکھتا ہے۔ جن میں آیت اللہ سید ابو القاسم رضوی لاہوریؒ اور ان کے فرزند ارجمند علامہ سید علی حائری لاہوریؒ بھی شامل ہیں۔

ان دو بزرگ ہستیوں کے ۱۵۰ میں سے پچاس کے قریب آثار ہم نے جمع کرنے کے بعد کمپوز کر لیے ہیں جبکہ باقی آثار ابھی تک ہماری دسترس میں نہیں ہیں۔ لہذا تمام مومنین اور ور مند ان ملت سے بالعموم اور ان کی اولاد و احفاد اور ان کے خاندان والوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس سلسلے میں دیگر تعاون کے ساتھ ساتھ کتب کی فراہمی اور ان کی نشاندہی میں ”مآب“ کے ساتھ تعاون فرمائیں

آپ اس تعاون کے ذریعے جہاں مذہب حقہ کی ترویج و تبلیغ میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں گے، وہاں پر اہل بیت اطہار علیہم السلام اور ان دو عظیم ہستیوں کی ارواح طیبہ کی خوشنودی کا باعث بننے کے ساتھ ساتھ اپنے بزرگوں کے حالات و آثار دوسروں کے سامنے احیاء کر کے اپنی معنوی زندگی اور ایک زید و جاوید قوم ہونے کا ثبوت بھی فراہم کریں گے۔

مآب

مرکز احیائے آثار برصغیر

بسم الله الرحمن الرحيم

له الحمد والمنة والصلوة علي محمد المبعوث إلي كافة الانس والجنّة وآله الطّاهرين الذين حبّهم جنّه و دليل إلي الجنّة.

نبذی از حالات حجة الاسلام والمسلمين ناصر الملت والدين مرجع الأعلام والمجتهدين آيت رب العالمين سيد المفسرين كاسر اعناق الملحدين مولانا الحاج السيد أبو القاسم الرضوي القمي مفسر تفسير لوامع التنزيل سواطع التأويل عليه الرحمة والرضوان وخصه الله بدرجات الفضل والإحسان واسكنه الله مع أجداده في روضات الجنان.

بيان شجره نسب مفسر علامه (ره)

سلسله شجره نسب مفسر علام حسب ذيل است:

رضي الرضوي بن علي الحايري وأخوه أبو الفضل ابني سيد أبو القاسم^(١)
بن الحسين بن النقي بن أبي الحسن بن الحاج سيد محمد المدفون في قرية أحمد
يوره كشمير بن السيد حسين القمي بن السيد محمد بن السيد احمد بن السيد
منهاج بن السيد جلال بن السيد قاسم بن السيد علي بن السيد حبيب بن السيد
حسين بن أبي عبدالله السيد احمد تقيب القم بن أبي علي السيد محمد الاعرج بن
أبي المكارم السيد احمد بن أبي جعفر السيد موسى المبرقع بن الإمام الهمام أبي
جعفر محمد التقى عليه السلام بن الإمام علي الرضا عليه السلام بن الإمام موسى
الكاظم عليه السلام بن الإمام جعفر الصادق عليه السلام بن الإمام محمد باقر
عليه السلام بن الإمام زين العابدين عليه السلام بن الإمام أبي عبد الله الحسين
عليه السلام بن الإمام أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب عليه السلام وأهمم البتول



۱. مرحوم مغفور حجة الاسلام را سه برادر ديگراند:

يكي سيد احمد؛ وي را سه فرزند بودند: ۱) سيد محمد بس و او را دو فرزنداند، سيد اعجاز حسين و سيد مصطفى ۲) سيد مرتضى كه او را يك فرزند است سيد مجتبی، دوم سيد محمد و او را دو فرزنداند، سيد اكبر و سيد اصغر، سوم سيد تقی و او را يك فرزند است، سيد رضا

«حفظهم الله تعالى عن جميع الآفات و كثر الله امثالهم مروجين للدين»

عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف، کذا نقله فی کتاب سیادة السادة.

جد اعلای مرحوم مغفور خلد آشیان حضرت مفسر علامه که موسوم است به سید حسین قمی از بلده معصومه قم در بلده کشمیر رسید و توطن آنجا اختیار فرمود، اما والد ماجد مفسر علامه که نیز موسوم به سید حسین است به غرض تجارت پشمینه از شهر کشمیر در دار السلطنت لکهنو هر سالی می آمد و در دربار پادشاه هند شرف حضوری حاصل می کرد.

بیان ولادت و صغر سنی مفسر علامه (ره)

در سنه ۱۲۴۹هـ در بلده فرخ آباد - که بلده ای است از بلاد هند - مفسر علامه تولد یافت و در صغر سنی شوق و ذوق وی به طرف تحصیل علوم دین غالب بود. کم کم چنان که به رشد و بلوغ رسید، زکاوت و شوق تحصیل علوم بیشتر شد. اگرچه مرحوم سید حسین علیه الرحمة خواست که در فن تجارت مهارت کامل حاصل کند و لکن وی به سوی آن توجه نفرمود و تمامی همت خود را به تحصیل مقدمات مبذول داشت.

بیان تعلیم مفسر علامه (ره)

بعد از طی مراحل و قطع منازل مقدمات در تحصیل فقه و اصول فقه و اصول عقاید و علم تفسیر و علم حدیث و غیرها در خدمت فخر المجتهدین آیت الله فی العالمین سلطان العلماء آقا سید محمد،^(۱) مجتهد اعلی حضرت واجد علی شاه پادشاه بلده لکهنو مشغول تحصیل شد و بعد از تکمیل از جانب سلطان العلماء علیه الرحمة به لقب فاضل أبو القاسم مشهور گشت. آنگاه از جانب سلطان العلماء و نیز از جانب سید العلماء سید تقی صاحب (ره) اجازه پیش نمازی حاصل کرد.



^۱ سلطان العلماء سید محمد فرزند ارشد آیت الله العظمی سید دلداری علی غفران مآب تقوی است که در سال ۱۱۹۹ متولد و در سال ۱۲۸۴ هجری در لکهنو فوت شد. ایشان مثل پدر تألیفات زیادی دارد همچون ضریح حیدریه، البوارق الموربقة، بارقه ضیغمیه و... تمام این تألیفات از طرق اداره مآب بزودی ان شاء الله چاپ خواهد شد.

مختصراً آنکه به اراده زیارت عتبات عالیات در عصر حاتم زمان مخیر دوران مروج الایمان مشید الارکان سرکار جلالت آثار نواب علی رضا خان قزلباش علیه الرحمة و الرضوان، مفسر علامه به معیت والدین و اخوان خود که سید احمد و سید محمد و دیگر متعلقین در بلده لاهور وارد گشت. جلالت مرحوم نواب صاحب همین که شهره علم و فضل و کمال مفسر علامه (ره) شنید، برای هدایت و تعلیم اهل این بلد به توقف مفسر متمنی گشت. مفسر علامه برای چندی توقف در این بلد اختیار فرمود، آنگاه سر آنریبل حاجی نواب نوازش علیخان - کی - سی - آئی - ای مع اخیه الأصغر جلالت مآب نواب ناصر علیخان علیهما الرحمة و الرضوان برای حج بیت الحرام و زیارت حضور سید الأنام و باقی حضرات ائمه کرام علیهم السلام عازم گردیدند و حسب وعده مفسر علامه (ره) را به غرض تعلیم ارکان و مناسک حج به معیت خود بردند.

پس از ادای حجة الاسلام بزیارت ائمه کرام علیهم السلام عازم عراق شدند و در آنجا زمانی مفسر علامه (ره) در مجلس درس حجة الاسلام نایب امام علیه السلام مفتی حلال و حرام شیخ مرتضی انصاری - که رئیس مذهب شیعه بود - حاضر می شد. پس آن مرحوم و نیز مرجع المجتهدین رئیس الملت و الدین علامه اردکانی علیه الرحمة اجازه اجتهاد به وی نوشتند.

کیفیت زیارت و سیاحت [و] بیان اجازه ای اجتهاد مفسر علامه (ره)

بعد از آن به معیت نواین عالین برای سیاحت مملکت و سلطنت علیه عالیه ایران و زیارت و عتبه بوسی امام ثامن ضامن رضوی در بلده مشهد مقدس مشرف شد و مصاحبت و مجالست علمیه جماهیر علما و مشاهیر مجتدین مشهد و طهران و شیراز و قم و کرمان و اصفهان و غیره بلاد ایران حاصل کرد و از جماهیر اجازات اجتهاد برای مرحوم نوشتند. آنگاه به معیت نواین عالین مرحومین در بلده لاهور ملک پنجاب مراجعت فرمود. جلالت مآب سرکار نواب قزلباش چونکه فطرت نفس ذکیه داشت، غایت همت او در ترویج امور شرع مصطفوی و اشاعت مذهب حق در این بلاد جهل و طغیان مبذول بود لهذا مفسر علامه را از مراجعت به وطن مالوف مانع



گردید و مخارج و مصارف بلکه تمامی ما یحتاج انجناب را بر ذمت خود گرفت و در مواظ و نصایح و تعلیم و احکام دین و نشر فضایل ائمه طاهرین طیبین علیهم السلام به قدر امکان کوشید.

بلد لاهور که از قدیم الایام معدن جهالت و مخزن ضلالت بود از مساعی جمیله جلילה نواب جلالت مآب و حضرت مفسر علامه علیه الرحمة، دار الشریعة و العلم مشهور گشت.

اموری که بعد از مراجعت از حج و عراق از مفسر علامه علیه الرحمة و الرضوان یادگار است:

بعد مراجعت اجرای مدارس و سلسله تعلیم در لاهور

اول؛ در مبادی زمان مفسر علامه در لاهور مدرسه امامیه اجرا فرمود و نواب جلالت مآب تمامی مخارج و مصارف آن را از انواع شهریه مدرسین و اعطاء کتب و وظایف طلاب دین و انعام و اکرام امتحانات متعلمین بر ذمت خود متحتم گردانید و مسافرین طلاب که از اطراف و جوانب بیرونجات به غرض تحصیل علوم دینی می آمدند برای ایشان به سفارش مفسر علامه نواب جلالت مآب، مکان و طعام مقرر می فرمود. اعلی ترین طبقه از طلاب که به درجه تکمیل رسیده بودند در مجلس درس مفسر علامه علیه الرحمة حاضر می شدند و در ام العلوم فقه و حدیث و اصول فقه و کلام و تفسیر و غیرها مشغول بودند که از ایشان در این وقت بحمد الله سبحانه، به کثرت تلامذه مفسر علامه در دیار و امصار مختلفه این ملک پنجاب منتشر و در هدایت و تعلیم خلق مشغول اند.

تعمیر مسجد جامع و اقامه جمعه و عیدین در لاهور

ثانی؛ مفسر علامه علیه الرحمة، جناب نواب جلالت مآب را محرک شد تا در بلده لاهور، مسجد جامع امامیه بنا کرده شود و از همان زمان نماز جمعه و نماز عیدین و نماز خمسه یومیه به جماعت مفسر علامه علیه الرحمة ادا می فرمود و افطاری ایام ماه صیام و سائر مصارف و مخارج روشنی و طعام در لیالی و ایام متبرکه تمام سال به ایامی مفسر علامه، نواب جلالت مآب مقرر نمود که بحمد الله تاکنون نسل بالنسل جاری و ساری است و تاریخ بنای مسجد مرقوم ذیل است:



تاریخ بنای مسجد (جامع امامیه لاهور) از کلام نواب ناصر علیخان مرحوم

چو نواب حاجی نوازش علیخان بنا کرد مسجد ز الطاف یزدان
بی سال تاریخ او گفت ناصر که بانی مسجد نوازش علیخان

تعمیر حسینیّه و کیفیت تعزیه داری و مواعظ

ثالث؛ به ایامی علامه علیه الرحمه، نواب جلالت مآب متعدد حسینیّه تعمیر فرمود و ایام ولادت و وفات هر معصوم مطهر علیهم السلام مجلس روضه خوانی و مواعظ معین نمود تا بعد از فراغت اطعام مساکین مومنین نموده آید و در عشره محرم الحرام بخصوصیت تمام علاوه روضه خوانی، بنفسه مفسر علامه مواعظ می فرمود و عموماً سه چهار ساعت کامل اهداء ضالین و ارشاد مومنین و نشر فضایل حضرات ائمه طاهرین و احکام حلال و حرام شرع متین را بیان می فرمود.

چونکه عموماً طرز بیان مفسر علامه (ره) متضمن حقایق قرآنی و دقایق فرقانی خالی از تعصب به احادیث متفقّه فریقین می بود، عارفین هر ملت و مذهب در مجلس وعظ مفسر علامه به اشتیاق تمام حاضر می شدند و به این نوع در این عرصه تقریباً پنجاه سال، هزارها نفوس خبیثه ضاله به نور هدایت و ضیاء اله فائز شدند فالحمد لله علی ذلک.

ذکر سلسله تصانیف مفسر

رابع؛ برای تعلیم مؤمنین و طلاب [۱] کتب و رسایل در اصول دین و فروع دین تصنیف فرموده اند و اکثر کتب و رسایل مصنفه مفسر علامه علیه الرحمه را نواب جلالت مآب طبع و شایع نمود و سلسله تالیف و تصنیف مفسر علامه وسیع است زیرا که در علوم مختلفه آن جناب کتب و تصنیفات به کثرت تصنیف فرموده اند.

اسماء مصنفات مطبوعه در هر علم

مصنفات مطبوعه آن مرحوم حسب ذیل اند:

(۱) معارف ملّة ناجیه و ناریه (فارسی)؛

(۲) ناصر العترة الطاهره (فارسی)؛

(۳) برهان المتعه (فارسی)؛





- ۴) کتاب البشری، شرح موده القربی همدانی در دو جلد (فارسی)؛
- ۵) حقائق لدنی، شرح خصائص امام نسائی (فارسی)؛
- ۶) حجج العروج (عربی)؛
- ۷) شق القمر (عربی)؛
- ۸) سیاده الساده در علم نسب (فارسی)؛
- ۹) تجرید المعبود در شبهه یهود (فارسی)؛
- ۱۰) ابطال تناسخ (فارسی)؛
- ۱۱) جواب لا جواب، اثبات تعزیه داری (فارسی)؛
- ۱۲) خیر خیر پوری در اجوبه سنیان (فارسی)؛
- ۱۳) رساله نفی الجبر (فارسی)؛
- ۱۴) رساله نفی رویت الله (فارسی)؛
- ۱۵) اجوبه زاهره جواب سنیان (فارسی)؛
- ۱۶) جواب بالصواب در طعام اهل کتاب (عربی)؛
- ۱۷) جواب العین در وجه کسوفین (فارسی)؛
- ۱۸) ارکان خمسہ در فقه (اردو)؛
- ۱۹) انوار خمسہ در فقه (فارسی)؛
- ۲۰) هدایت الغالیہ، جواب غالیہ (فارسی)؛
- ۲۱) برهان البیان، تحقیق آیه استخلاف (فارسی)؛
- ۲۲) هدایت الاطفال در علم عقاید درسی (فارسی)؛
- ۲۳) تکلیف المکلفین، حصہ اول در عقاید (فارسی)؛
- ۲۴) تکلیف المکلفین، حصہ دوم در فروع دین؛
- ۲۵) ارض العتاق در اباحہ زمین کربلا (فارسی)؛
- ۲۶) حکمت الایلام در اسباب ابتلا (فارسی)؛
- ۲۷) رساله ابراز در اعجاز علی وقت خلافت (فارسی)؛
- ۲۸) رساله تعبد ما لا ید وجه سجده کردن به طرف کعبه (فارسی)؛
- ۲۹) رساله غروب الشمس (فارسی)



اسماء مصنفات غیر مطبوعه در هر علم

اما مصنفات غیر مطبوعه از مفسر علامه حسب ذیل اند:

- (۱) خلاصه الاصول (عربی)؛
- (۲) تذکره ملاء الاعلی در کلام (فارسی)؛
- (۳) براهین اللعنه (عربی)؛
- (۴) زیده العقاید (فارسی)؛
- (۵) تعلیقه بر شرح شیخ مقداد بر فصول طوسی؛
- (۶) تعلیقه بر شرح تجرید علامه (عربی)؛
- (۷) تعلیقه بر تهذیب الاصول علامه (عربی)؛
- (۸) صیانه الانسان، اجوبه اسئله نصاری (فارسی)؛
- (۹) تعلیقه بر شرح باب حادی عشر (عربی)؛
- (۱۰) رساله خمس سادات؛
- (۱۱) رساله حرمت نوروز (فارسی)؛
- (۱۲) تخریج الآیات (فارسی)؛
- (۱۳) رساله ابانه در مضاهره صحابه (عربی)؛
- (۱۴) تعلیقه بر شرح میر عبد الوهاب (عربی)؛
- (۱۵) شرح تبصره فقه علامه (عربی)؛
- (۱۶) تعلیقه بر شرح مبادئ الاصول علامه؛
- (۱۷) جُنَّة واقیه در عقاید، جلد اول؛
- (۱۸) جنة باقیه در فروع دین، جلد دوم.

متعلق تفسیر لوامع التنزیل علامه مفسر

و اما مشهورترین تصنیفات این مفسر علامه علیه الرحمة تفسیر لوامع التنزیل سواطع التأویل است که از قاف تا قاف شهره آفاق گردیده است. این تفسیر، جامع علوم عقلیه و نقلیه اصلیه و فرعیه است. در این تفسیر از قرائت و اشتقاق و لغت و شان نزول و تفسیر و تنزیل و تاویل و ترتیل و ناسخ و منسوخ و محکم و متشابه و خاص و عام و مقید و مفصل و رجال و درایه و روایه و اصول و فقه و کلام و





حکمت و فلسفه و اقوال مفسرین و تردید مخالفین باجمله ادله و ابین براهین بحث کرده می‌شود، از آن است که حجم این تفسیر از سی الی چهل جزو بسیط می‌گردد. تفسیر مذکور به همین حجم سی مجلد از سی پاره قرآن مجید رب الحمید خواهد شد انشاء الله تعالی.

در این سیزده صد [۱۳۰۰] سال هیچ تفسیری در هیچ فرقه چنین جامع العلوم معدن فنون به جز این تفسیر تصنیف نشده است. حق آنست که به وجود این تفسیر ضرورت تفاسیر و کتب حدیث باقی نمی‌ماند. تقریظات جماهیر مجتهدین حجاز و مصر و قسطنطنیه و عراق و مشاهیر اعلام ایران و هندوستان و آفاق از شیعه و سنی که بر این تفسیر بی‌نظیر نوشته‌اند، در دو مجلد طبع شد و ان شاء الله جلد ثالث از تقریظات عنقریب طبع خواهد شد. مگر حیف که مفسر علامه علیه الرحمه در مقصد خود کامیاب نشد و دوازده مجلد تفسیر از دوازده پاره قرآن مجید به تکمیل رسانیده، به حکم: ﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّاتِي﴾^(۱) داعی حق را لبیک گفت و به تاریخ ۱۴ محرم الحرام سنه ۱۳۲۴ هجری از دار فانی به دار جاودانی انتقال فرمود. ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾^(۲)

ذکر بعض خصایص مفسر علامه علیه الرحمه

خصایص مفسر علامه بسیارند اما به ذکر دو خاصه اکتفا کنیم:

اول: در امور شرعیه هرگز رعایت احدی نمی‌کردند، اگرچه اولاد و اخوان و امرا و شهزادگان بوده‌اند. در مجلس عام تنبیه و تحذیر به ایشان فرمودند و گاهی از عیب کسی اغماض و چشم و پوشی نکردند بلکه در حین مواعظ اسماً همان شخص را مخاطب گرفته عذاب و عقاب را بیان می‌فرمودند.

ثانی: هرگاه گاهی از کسی رنجیدند قلب و سینه را از غصه و کینه وی گنجینه نساختند فوراً تقصیر او را نسیاً منسیا می‌فرمودند و از خاطر محو می‌کردند.

۱- سوره فجر (۸۹) آیت: ۳۰-۳۲

۲- سوره بقره (۲) آیت: ۱۵۶

ذکر بعض مفید عام وصایای مفسر علامه (ره) (کیفیت وصیت و وفات حسرت آیات علامه علیه الرحمه)

بدانکه مفسر علامه علیه الرحمه یک ماه پیشتر از وفات، تارک تصنیف شده بودند و می فرموده اند که به وقت قلم به دست گرفتن آثار تشنج در انگشتان پدید آید و اکثر در این ایام آخر می گفتند که آثار و علامات موت بر من ظاهر شده می رود، انتظام سفر آخرت می باید کرد. چنانچه در اواخر ماه ذی الحجه الحرام سنه ۱۳۲۳ فقیر حقیر را حسب ذیل وصیت فرمود:

اول؛ آنکه ای فرزند مردن بر حق است، برای خیر عواقب امور همیشه دعا باید کرد. ثانی؛ توصل ارحام امری است ضروری همیشه مدنظر باید داشت، چه در این منافع دین و فواید دنیا به کثرت می باشند.

ثالث؛ مذهب برحق طریقه حضرات ائمه طاهرين عليهم السلام است، خود را و اولاد و انسال و اسلامیان را همیشه تلقین همین باید کرد.

رابع؛ زهد و تقوی من الله باید داشت، چه انما يتقبل الله من المتقين.

خامس؛ همیشه تزکیه نفس و تصفیه قلب به پابندی اکل حلال و اجتناب از حرام باید کرد چه خیانت نفس و لقمه حرام را اثر شقاوت باشد.

سادس؛ دین را همیشه بر دنیا مقدم باید داشت که در همین صلاح دنیا و فلاح دین متصور است و بس.

سابع؛ بر میت من مثال جهال عوام الناس گریه نباید کرد بلکه تسبیح و تهلیل و تحمید رب المجید و صلوات بر محمد و آل او باید خواند.

ثامن؛ کفن کربلای معلی ممسوس ضریح مبارکه حسینی و برد یمانی ممسوسه ضریحه مقدسه نبوی مرا باید به پوشانید و در کربلاء یعنی امام باره نتهی شاه دفن باید کرد.

تاسع؛ بعد غسل ثلاثه در آب کر تطهیر جسد من باید کرد.

عاشر؛ کتب خانه را ضایع نباید کرد.

حادی عشر؛ از این دوازده مجلد تفسیر مصنفه من شش جلد مطبوعه را به اهلهش باید داد و در انطباع شش مجلد سعی بلیغ باید کرد لعل الله يحدث بعد ذلك امراً.



ثانی عشر؛ تمامی همت خود را در تصنیف و تالیف باقی هیجده مجلد همین تفسیر صرف باید کرد چه این مشغل بهترین مشاغل دین و دنیا است، موجب ثواب جمیل رب جلیل و باعث هدایت هر ضلیل ذلیل الی یوم القيامة است. این بود مختصری از وصایای مفسر علامه علیه الرحمة که تقریباً یک ماه از انتقال خود پیش‌تر به خاکسار وصیت فرموده [بود].

بیان کشف و کرامت مفسر متعلق وفات

همین که هفتم ماه محرم الحرام سنه ۱۳۲۴ هجری رسید با وجود صحت ظاهره، فرزند رشید سید ابوالفضل رضوی القمی را - که خلف ثانی مفسر علامه است - به حضور جماعتی از مومنین فرمود: فرزند در این ایام از حال من بی‌خبر ماندن خطا باشد. پرسید: سبب چیست؟ فرمود: گمان نمی‌کنم که این هفته بیشتر زندگی کنم. این پیشین‌گویی را البته از کرامات الصالحین توانیم شمرد زیرا که بعد از هفتم محرم الی سیزدهم محرم برابر یک هفته زنده بوده‌اند و چهاردهم محرم انتقال فرمودند و در این ایام یک هفته تا سیزدهم محرم الحرام به صحت تمام و عافیت ما لا کلام به سر بردند و حسب معمول در خانه خود در مجالس عزای عشره مشارکت فرمودند و سیزدهم محرم الحرام در مبارک حویلی نواب جلالت مآب حسب معمول شریک مجلس بودند.



ذکر رؤیای صادق صادق متعلق وفات مفسر

چون شب چهاردهم محرم شد، حقیر فقیر در رویای صادق صادق جلالت مآب جناب نواب ناصر علیخان مرحوم مغفور را می‌بیند کانه در پالکی از کربلای معلی مراجعت می‌فرمایند و اندرون پالکی نواب جلالت و مفسر علامه علیهما الرحمة را دراز کشیده می‌بینم. از خواب بیدار شدم و متردد گردیدم. فوراً خبر رسید که طبیعت مفسر علامه علیه الرحمة از جعده اعتدال منحرف گشته برای عیادت آنجناب حاضر شدم. معلوم شد که بعد از فراغت نماز صبح بغتةً به عارضه شدید دوران سر مبتلا شدند و دو ساعت بعد آثار سرسام هویدا گشت.

ظهور کرامت مفسر وقت احتضار

ساعت هشت از شب گذشته همین که وقت احتضار شد و حضار جمیعاً مشغول صلوات و دعا و استغفار بودند حسب ذیل کرامت عجیبه از مفسر علامه ظاهر گشت که وارد شده است جناب امیر علیه السلام فرموده است یا حارث همدان من یمت یرنی غالباً همان وقت مجیء جناب امیر علیه السلام بود سرکار جلالت مآب کربلائی نواب محمد علی خان در مجمع عام مومنین و مخلصین در آن وقت موجود بودند که مفسر علامه نفس آخرین خواست بگیرد البته برای تعظیم و استقبال مولی المومنین امام المتقین علیه السلام سر مبارک آن جناب تا کمر تقریباً نیم ذرع از سریر بلند شد. اکثر حضار شبهه کردند که شاید مرحوم مغفور اراده نشست و مومنین فوراً برخاستند لکن از مشاهده معلوم شد که در همان حال بلند شدن، نفس مطمئنه منقطع گردید و بعد از آن دیگر نفسی نگرفت ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَیْهِ رَاجِعُونَ﴾^(۱)

بیان کیفیت تجهیز و تدفین مفسر مرحوم (نبذی از حالات تدفین مفسر علامه علیه الرحمه)

در وقت انتقال پر ملال مفسر علامه علیه الرحمه جناب جلالت مآب عامل السنة و الكتاب البالغ في طيب ذاته ومحامد صفاته إلی حد النصاب صدر الأركان ویدر الاعیان آمین الملة والإیمان آتربیل حاجی نواب فتحعلی خان قزلباش الملقب من سلطنة البرطانیة - سی - آئی - ای - والی ریاست علی رضا آباد لاهور و تعلقه دار علی آباد نواب گنج بهرایج بوجه ممبری لیجسلیتو کونسل حضور وایسرای گورنر جنرل هند در کلکته تشریف فرما بودند و از آنجا بنابر اظهار تاسف و ملال بر سییل تعزیه پرسی و اظهار همدردی حسب ذیل تلغراف ارسال فرمودند که «امروز افسوس رکن دین شکست و شمع اسلام در ملک پنجاب خاموش گشت موحوم را در ریاست علیرضا آباد یا در کربلائی لاهور دفن سازند - دستخط فتح علی قزلباش -

اما ابن عمه و اخیه الأصغر جناب تقدس مآب جلالت انتساب قدوة الاطیاب زبدة الانجاب رفیع الشان منیع المكان عظمة مدار جلالت آثار عزت شعار کربلائی نواب





محمد علی خان قزلباش به معیت سایر ممبران خاندان جلیل‌الشان قزلباشیه از شروع مرض تا آخر روز فاتحه خوانی حق آنست که حقیقت ابوت روحانی را ادا نمودند. یوم السبت بعد از نصف النهار جنازه مفسر علامه برداشته شد. مدارس اسلامی همه رخصت شدند. عموم اسلامیان دکانین نکشودند. ملازمین دفاتر و مطابع رخصت حاصل نموده در تشییع جنازه شریک بودند. متعدد علم‌های سیاه جلو جنازه می‌بردند. مردم عموماً سیاه پوش و در تسبیح و تهلیل و استغفار و صلوات مشغول بودند و در امام باره گاهی شاه بیرون بهاتی دروازه بلده لاهور بعد از نماز جنازه در احاطه جانب شرقی حسب الوصیت دفن کرده شد:

فَاللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَاغْفِرْ لَهُ وَاحْشِرْنَا وَاحْشِرْهُ مَعَ اَجْدَادِهِ الْمُعْصُومِينَ الْمُطَهَّرِينَ وَاجْعَلْ كَذَلِكَ عَوَاقِبَ اُمُورِنَا خَيْرًا.

تبصره: اصل آن است که وقوع این همه وقایع وابسته به توجهات خاصه امراء و روساء ملت و مذهب است. از عنایات خاصه الهیه و اتفاقات حسنه بود که در چنین زمانی همچو رئیسی با معرفت و بصیرت و همچو عالمی زاهد عابد در چنین ملکی مملو از جهالت و ضلالت، خداوند عالمیان جمع فرمود که به مساعی جمیله جلیله این دو بزرگوار ظلمت ضلالت را به نور هدایت مبدل گردانید: ﴿يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَهِهِمْ وَيَأْتِي اللَّهُ إِلَى آلِ الْأَنفِ يَتِمُّ نُورُهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾^(۱)

پس به هر حال این مختصر سوانح حضرت مفسر علامه بلکه این بعض حالات نواب جلالت مآب علیهما الرحمة برای انبای جنس، نه محض یادگار است بلکه اعلی ترین تعلیم است که از این می‌باید سبق حاصل کرد.

تنبيه: چون عارف به مقامی رسد که گاه نظرش به حق باشد و گاهی به خود پس می‌باید که همچو ایشان علیهم الرحمة و الغفران همت بگمارد و اصلاً نظر به خود ننماید و از خود غایب شود و از غیر حق تعالی مانند ایشان رحمهم الله المنان فانی مطلق گردد و ملاحظه و التفاتش مخصوص به جناب قدس عزّ اسمه باشد و پس و

اگر گاهی ملاحظه خود کند نه از این جهت که ذات خود را صاحب چنین رتبتی و زینتی بیند و چون عارف به این مقام رسد هر آئینه به حق وصول رسیده باشد.

بلغني الله و جميع طالبي الحق الي ذلك المقام بجرمة حبيبه محمد المبعوث الي ساعة القيام وبركة آله الطاهرين عليهم السلام.

یزدان پاک به حرمت سید لولا که ما را و سایر احباب اطیاب و تمامی مومنان و دوستان را توفیق علم و عمل عطا فرماید و تحت لوای آل محمد علیهم السلام محشور گرداند.

فالحمد لله أولاً و آخراً والشكر له ظاهراً وباطناً علي آلائه الشاملة وأنعامه الكاملة في الدنيا والدّين بالإيمان واليقين والصّلوة علي أول العدد وصاحب الامد نور الأحد الذي قهر به غواسق العدم وظهور الصمدي الذي بهر به بواسق الظلم سيد العرب والعجم فخر البطحاء و الحرم باعث ايجاد عالم محمد خاتم النبيين سيد المرسلين الذي كان نبياً وآدم بين الماء والطّين والسلام علي آله الطّاهرين الطّيبين أبد الأبدین و دهر الداهرين ألي قيام يوم الدّين.

مختلف ماده‌های تاریخ وفات حسرت آیات حجت الاسلام و المسلمین نصیر الملت و الدین مرجع الأعلام والمجتهدین جناب الحاج السید أبو القاسم الرضوی القمی مفسّر تفسیر لوامع التنزیل سواطع التأویل اعلی الله مقامه:

بدانکه ماده‌های تواریخ اگرچه به کثرت از اطراف و جوانب رسیده‌اند که هرگاه خواهیم احصاء همه آنها کنیم شاید برابر دو جزو مثل این خواهد شد اما بر سبیل یادگار در این مقام باندراج چند ماده قابلہ اکتفا نماییم.^(۱)





ترجمہ سوانح فتاحی

مؤلف: آیت اللہ سید علی حائری رضوی لاہوری
مترجم: سید حرمت علی مرحوم

﴿هَلْ يَتَعْلَمُونَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾^(۱) الحمد لولہ والصلوٰۃ علی محمد نبیہ وآلہ۔

اما بعد سید حرمت علی داروغہ کتب خانہ مولانا سید علی حارری مجتہد العصر لاہور ملک پنجاب حضرات مومنین کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ بعد از وفات حسرت آیات جناب حجۃ الاسلام قبلۃ الانام و کعبۃ الخواص والعوام رئیس الشیعہ ومنہاج الشریعہ سراج الطریقہ نصیر الدین والملہ سلطان المفسرین سید المحققین سند الممدققین امام المجتہدین مولانا الحاج السید ابو القاسم الرضوی اقمی لاہوری علیہ الرحمۃ والرضوان وخصہ اللہ بدرجات الفضل والاحسان کے عموماً مومنین اور خصوصاً مقلدین مرحوم مغفور کی یہ دلی تمنا تھی کہ آنجناب غفران مآب کی مفصل اور جامع سوانح عمری تالیف کی جاوے۔ کیونکہ غفران مآب کی شب وروز خونریزی اور جانفشانی کا یہ نتیجہ ہے۔

جو آج یہ ملک سندھ اور پنجاب دارالاسلام اور ایمان نظر آ رہا ہے اگرچہ مرحوم و مغفور خلد آشیان علیہ الرحمۃ والرضوان مختلف علوم میں اپنی کثیر التعداد تصنیفات چھوڑ جانے کی وجہ سے قیامت تک زندہ ہیں۔ جس سے کوئی اور چیز زیادہ بہتر یادگار نہیں ہو سکتی۔

لیکن تاہم خاکسار دلی تمنا رکھتا تھا کہ بعض خاص خاص باتیں جو غفران مآب علیہ الرحمۃ نے محض بغرض ترویج دین و نشر آئین اس ملک سندھ اور پنجاب میں عموماً اور لاہور میں خصوصاً جاری کیں ہیں ان کو جمع کر کے شائع کروں۔ کیونکہ ان حالات کا پڑھنا بھی ایک عمدہ تعلیم ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی خیال ہوا۔ کہ آج کل عموماً طویل اور بے فائدہ باتوں اور قصوں کو جمع کر کے سوانح عمری سے موسوم کیا جاتا ہے اور بسیط کتاب کی صورت میں اس کو شائع کر دیتے ہیں جس سے نہ تو کوئی فائدہ دین حاصل ہوتا ہے اور نہ فائدہ دنیا۔

جو علاوہ یادگار ہونے کے ابنائے جنس کے تہذیب اور تعلیم کا باعث ہو اور زمانہ اس سے سبق حاصل کرے۔ خاکسار اسی خیال میں تھا کہ شمس الاسلام، مرجع الانام، نائب الامام، رئیس الاعلام، امین الملة و الايمان، مجتہد العصر و الزمان، مولانا ابوتراب السید علی الحارثی لاہوری قبلہ متع اللہ المسلمین بطول بقائہ چونکہ بعد انتقال پر ملال اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے باصرار علماء اعلام تصنیف تفسیر لوامع التنزیل میں مشغول تھے۔

غفران مآب مفسر حجۃ الاسلام بارہ جلدیں بارہ پارہ قرآن کی مکمل تصنیف فرما چکے تھے۔ لہذا مجتہد العصر مولانا حارثی قبلہ مدظلہ تیرہویں جلد ”تفسیر لوامع التنزیل“ لکھ رہے تھے جو خاکسار نے عرض کیا، حضور اگر مناسب ہو تو خاتمہ مجلد ہذا میں غفران مآب حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کی مختصر سوانح عمری درج فرما دیجاوے قبلہ و کعبہ کا ارشاد یہ تھا کہ بیشتر سے میرا بھی یہی خیال ہے کہ مناسب اور ضروری حالات ضبط کروں۔ چنانچہ ماہ شوال ۱۳۲۲ھ میں بحمد اللہ ومنہ تعالیٰ وہ تیرہویں جلد تفسیر لوامع کی مکمل تصنیف ہو چکی۔ اور حسب الوعدہ مجتہد ناو مولانا قبلہ مدظلہ نے نہایت ضروری اور مفید حسنات زندگی مفسر حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کے ضبط کر دیئے۔ جب احباب اور مومنین کو سوانح حجۃ الاسلام کے لکھے جانے کا حال معلوم ہوا تو اکثر مومنین نے حضور قبلہ و کعبہ مدظلہ سے درخواست کی کہ ہم مقلدین کی دلی آرزو ہے کہ سوانح عمری حضرت حجۃ الاسلام کا اردو ترجمہ ایک علیحدہ رسالہ کی صورت میں با محاورہ کیا جاوے۔

اسی اثنا میں سیادت پناہ، نجابت و سنگاہ، جناب سید مرتضیٰ صاحب سب انسپکٹر تھانہ جوہ تحصیل دیپالپور شریاب حضور قبلہ و کعبہ مدظلہ ہوئے اور عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو ہندہ اس سوانح عمری کو بدل و جان طبع و شایع کرے۔ حضور مجتہد نا حارثی مدظلہ نے انطباع و اشاعت کی واسطے سب انسپکٹر صاحب موصوف کو اجازت دی اور خاکسار کو یہ شرف و افتخار بخشا۔ کہ خاتمہ تفسیر لوامع جلد تیرہویں سے سوانح حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کو سلیس اردو زبان میں ترجمہ کروں اور سوانح قاسمی سے موسوم کرنا موزوں ہے چنانچہ حسب الارشاد خاکسار نے حسب ذیل ترجمہ سوانح کا کیا اور بعض جگہ القاب و اسماء مبارکہ میں تغیر و تبدل کیا گیا ہے۔

گر قبول افتد زہی عز و شرف



الرضوی القمی اللہاوری اعلیٰ اللہ مقامہ
منہاج الشریعہ، صاحب تفسیر لوامع التنزیل سرکار مرحوم المغفور فخر الحاج والزارین مولانا سید ابو القاسم

سلسلہ شجرہ نسب مفسر علام حجۃ الاسلام

مرحوم موصوف منقول از کتاب ”سیادۃ السادۃ“ حسب ذیل ہے:

أبو المحاسن سید رضی الرضوی ابن ابو تراب سید علی الحائری وأخوه ابن
المبارک زین العابدین المعروف سید أبو الفضل ابني حجة الإسلام أبو المكارم
المعروف مولانا سید أبو القاسم ابن سید حسین ابن سید تقی ابن سید حسین ابن
سید علی ابن سید أبي الحسن ابن الحاج سید محمد المدفون في قرية أحمد پوره ابن
سید حسین القمی بن سید محمد بن سید أحمد بن سید منہاج بن سید جلال بن
سید قاسم بن سید علی بن سید حبیب بن سید حسین بن ابی عبد اللہ سید أحمد
تقیب القم بن ابی علی سید محمد الاعرج بن ابی المکارم السید أحمد بن ابی جعفر
سید موسی المبرقع بن الإمام الھمام أبي جعفر محمد تقی علیہ السلام بن امام علی
رضا علیہ السلام بن الإمام موسی الکاظم علیہ السلام بن الإمام جعفر صادق
علیہ السلام بن الإمام محمد الباقر علیہ السلام بن الإمام زین العابدین علیہ السلام
بن الإمام أبي عبد الله الحسين علیہ السلام بن الإمام امیر المومنین علی ابن أبي
طالب علیہ السلام و امهم البتول فاطمة سيدة النساء العالمین بنت محمد المصطفی
رسول رب العالمین خاتم النبیین بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبدالمناف.

بیان ولادت وصغر سنی مفسر حجۃ الاسلام مرحوم موصوف

جد امجد مرحوم مغفور خلد آشیان حضرت مفسر حجۃ الاسلام جو کہ آقا سید حسین قمی کے نام سے موسوم
تھے۔ مملکت علیہ ایران بلدہ معصومہ قم سے ملک کشمیر میں تشریف فرما ہوئے۔ اور اس جگہ سکونت اختیار
کی جو بغرض تجارت پشیمینہ شہر کشمیر سے ہر سال دار السلطنت لکھنؤ میں آیا جایا کرتے تھے۔ چنانچہ دربار شاہ
ہند میں ان کا بڑا رسوخ ہو گیا تھا انھیں ایام میں مفسر حجۃ الاسلام شہر فرخ آباد واقع ۱۲۴۹ھ میں پیدا ہوئے

انہیں ایام میں حضرت اقدس مفسر حجۃ الاسلام نے لاہور میں ”مدرسہ امامیہ“ جاری فرمایا اور اسکے تمام مصارف و مخارج مثلاً تنخواہ معلمین، وظائف طلباء و اعطاء کتب کا سب خرچ نواب جلالتماب نے اپنے ذمہ لیا۔ اس کا یہاں تک شہرہ ہوا کہ گرد و نواح سے اکثر طلباء بغرض تعلیم دین آیا کرتے تھے ان کے لئے بسفارش مفسر حجۃ الاسلام حضرت نواب جلالتماب کی طرف سے طعام و مکان کا کافی انتظام ہو جاتا تھا۔ وہ طلباء جو اعلیٰ درجہ کی لیاقت علمی بہم پہنچا لیتے تھے مفسر حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حدیث و اصول فقہ و کلام و تفسیر وغیرہ کے درس میں مشغول ہوا کرتے تھے۔ الحمد للہ ان میں سے اکثر فضلا ملک پنجاب کے اکثر شہروں میں ہدایت و تعلیم خلق میں مشغول ہیں۔

[تحریک بنامساجد]

اس کے علاوہ مفسر حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ نے جناب نواب جلالتماب کو اس بات پر محرک کیا کہ شہر لاہور میں مسجد جامع امامیہ بناء کی جاوے۔ چنانچہ نواب جلالتماب نے حسب الایماء ریاست علی رضا آباد اور شہر پشاور وغیرہ شہروں میں ایک ایک مسجد تعمیر کی اور شہر لاہور میں متعدد مسجدیں بناء کیں موچی دروازہ میں مسجد جامع امامیہ کی بنیاد ڈالی گئی اور اسی زمانہ سے یہاں نماز جمعہ و نماز عیدین و نماز خمسہ یومیہ بجماعت مفسر حجۃ الاسلام ادا ہونے لگی حتیٰ کہ افطاری ماہ صیام اور تمام مصارف و مخارج روشنی و طعام کا حسب الایماء مفسر حجۃ الاسلام نواب جلالتماب نے کافی انتظام کر دیا اور اسی زمانہ سے احیاء لیالی اور ایام متبرکہ ہر ماہ کا رواج ہوا۔ الحمد للہ کہ یہ سلسلہ تاحال برابر جاری ہے۔

تاریخ بناء مسجد جامع حسب ذیل ہے:

بنا کرد مسجد ز الطاف یزدان

چو نواب حاجی نواز ش علیخان

تذکرہ خطہ پنجاب میں ترویج مذہب اہل بیت علیہم السلام کے لیے شیعوں کا یہ پہلا مدرسہ ہے جو مفسر حجۃ الاسلام کی سرپرستی میں جاری ہوا۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس کا ذکر کوئی نہیں کرتا اور حتیٰ کہ لاہور سے شائع ہونے والی امامیہ مدارس کی ڈائریکٹری میں بھی اس کا تذکرہ نہیں ہے۔



- (۳) برہان التبعہ، فارسی
- (۴) کتاب البشری شرح مودۃ القرنی ہمدانی در دو جلد، فارسی
- (۵) حقائق لدنی شرع خصائص امام نسائی، فارسی
- (۶) حج العروج، عربی
- (۷) شق القمر، عربی
- (۸) سیادۃ السادہ، فارسی در علم نسب
- (۹) تجرید المعبود در شبہ یہود فارسی
- (۱۰) ابطال تنازع، فارسی
- (۱۱) جواب لاجواب، اثبات تعزیه داری فارسی
- (۱۲) خیر خیر پوری اجوبہ سنیان، فارسی
- (۱۳) رسالہ نفی الجبر، فارسی
- (۱۴) رسالہ نفی رویت اللہ، فارسی
- (۱۵) اجوبہ زاہرہ جواب سنیان، فارسی
- (۱۶) جواب بالصواب اور طعام اہل کتاب عربی
- (۱۷) جواب العین در وجہ کسوفین، فارسی
- (۱۸) ارکان خمسہ در فقہ، اردو
- (۱۹) ہدایت الغالیہ در جواب غالیہ، فارسی
- (۲۰) برہان البیان تحقیق آیہ استخلاف، فارسی
- (۲۱) انوار خمسہ در فقہ، فارسی
- (۲۲) ہدایت الاطفال، بعلم عقاید در فارسی
- (۲۳) تکلیف الکفین حصہ اول، در عقاید فارسی
- (۲۴) تکلیف الکفین حصہ دوم، در فروع دین فارسی
- (۲۵) ارض العتاق در اباحہ زمین کربلا، فارسی

(۲۷) رسالہ ابراز در اعجاز علی بوقت خلافت، فارسی

(۲۸) رسالہ تعبد بالابدوجہ سجدہ کردن بطرف کعبہ، فارسی

(۲۹) رسالہ غروب الشمس، فارسی۔

مصنفات غیر مطبوعہ موجودہ از مفسر حجۃ الاسلام حسب ذیل ہیں:

(۱) خلاصۃ الاصول در اصول فقہ عربی

(۲) تذکرۃ علماء الاعلیٰ در کلام نماز

(۳) براہین اللعنہ، عربی

(۴) زبدۃ العقائد، فارسی

(۵) تعلیقہ بر شرح شیخ مقداد بر فصول ملوسی

(۶) تعلیقہ بر شرح تجرید علامہ، عربی

(۷) تعلیقہ بر تہذیب الاصول علامہ عربی

(۸) صیانت الانسان، فارسی

(۹) اجوبہ اسئلہ نصاریٰ: تعلیقہ بر شرح باب حاوی عشر، عربی

(۱۰) رسالہ خمس مساوات

(۱۱) رسالہ حرمت نوروز، فارسی

(۱۲) تخریج الآیات، فارسی

(۱۳) رسالہ ابانہ در مصاہرہ صحابہ

(۱۴) تعلیقہ بر شرح میر عبد الوہاب، عربی

(۱۵) شرح تبصرۃ فقہ علامہ، عربی

(۱۶) تعلیقہ بر شرح مبادی الاصول علامہ

(۱۷) جنتہ واقعیہ در عقائد جلد اول

(۱۸) جنت باقیہ در فروع دین جلد ثانی



واشاعت میں مفسر حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ نے اپنی تمام عمر صرف فرمائی۔

مصنف مرحوم کی مشہور تصانیف میں سے تفسیر لوامع التنزیل سواطع التاویل ہے جو کہ شہرہ آفاق ہے۔ یہ تفسیر بزبان فارسی جامع العلوم عقلیہ و نقلیہ اصلہ و فرعیہ اور قرأت و اشتقاق و لغت و شان نزول و تفسیر و تنزیل و تاویل و ترتیل و نسخ و منسوخ و محکم و متشابہ و خاص و عام و مقید و مفصل و حدیث و رجال و درایہ و روایہ و اصول فقہ و کلام و حکمت و فلسفہ ہے۔ اس میں براہین عقلیہ اور ادلہ نقلیہ متفقہ فریقین سے اقوال مفسرین و تردید مخالفین میں کافی و شافی بحث کی جاتی ہے۔ اس سبب سے اس تفسیر کی ہر جلد کا حجم چالیس جزو سے بھی متجاوز ہے تفسیر مذکور اسی حجم میں انشاء اللہ تیس جلدوں میں تصنیف اور طبع ہوگی۔ ایسی تیرہ سو سال میں کوئی تفسیر کسی فرقہ میں جامع العلوم معدن فنون سوائے تفسیر ہذا کے نہیں لکھی گئی۔

حق تو یہ ہے کہ اس تفسیر کے ہوتے تفاسیر و کتب حدیث کی ضرورت نہیں رہتی۔ تقریظات جماہیر مجتہدین حجاز و قسطنطنیہ و عراق اور مشاہیر اعلام ایران و ہندوستان شیعہ اور سنی سب نے اس تفسیر بینظیر کی بابت تحریر کی ہیں دو جلدوں میں طبع ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ جلد ثالث بھی عنقریب طبع ہو جائے گی۔ مگر افسوس ہے کہ مفسر حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ بارہ پاروں کی صرف بارہ جلدیں تفسیر کی تکمیل کو پہنچائیں اور بحکم: ﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ، اذْجِیْ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً، فَادْخُلِي فِي عِبَادِي﴾ داعی حق کو لبیک کہا اور بتاریخ چودہ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ۔ کو دار فانی سے راہی ملک جاودانی ہوئے۔ ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾^(۱)

بعض مفید خصائص حجۃ الاسلام کا بیان

خصائص مفسر حجۃ الاسلام بے شمار ہیں لاکن یہاں صرف دو امر کا ذکر کیا جاتا ہے:



ہوں، اور سر یہیہ میں ہر رات میں دعا کرتے کہ وہ اولاد کو پابھن، صاحبزادوں میں سے ہو یا امراء میں سے سر مجلس اس کے تیسرے تنبیہ کر دیا کرتے تھے اور کسی کے عیب سے انماض نہ کرتے تھے بلکہ اثنائے وعظ میں اسی شخص کو مخاطب کر کے عذاب و عقاب کو بیان فرماتے تھے۔

دویم: اگر کسی سے رنجش ہو جاتی تو کینہ کو دل میں جگہ نہ دیتے تھے فوراً اس کی تقصیر کو نسیانیا کر دیتے تھے۔

کیفیت وصیت و وفات حسرت آیات مفسر حجۃ الاسلام

ایک ماہ کامل وفات سے پیشتر ہی مفسر حجۃ الاسلام نے سلسلہ تصنیف و تالیف بند کر دیا تھا۔ اور فرماتے تھے کہ قلم کو پکڑتے وقت میری انگلیوں میں تشنج سا پیدا ہو جاتا ہے اور اکثر فرماتے تھے کہ موت کے آثار اب مجھ پر ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ سفر آخرت کا انتظام کرنا چاہیے چنانچہ ماہ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۳ ہجری کے اوایل میں اپنا کفن اور کافور و سدر کو جو کربلائے معلیٰ سے ضریح مبارک حضرت امام مظلوم علیہ السلام سے منس کر کے ہمراہ لائے تھے ملاحظہ فرمایا اور اس کے نقصان کو پورا کیا اور پھر اواخر میں اسی ماہ مذکور کے اپنے فرزند اکبر، جانشین مسند شریعت، شمس الاسلام مجتہد العصر حضرت ”مولانا سید علی حارّی“ مدظلہ العالی کو حسب ذیل وصیت فرمائی:

اول: اے ہمارے فرزند مرنا برحق ہے خبر عواقب امور کے لئے ہمیشہ دعا کرنی چاہیے۔

ثانی: تو صل ارحام ضروری امر ہے اس کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہیے مگر... کیونکہ اس میں منافع دین اور فواید دنیا بکثرت ہیں۔

ثالث: مذہب برحق طریقہ حضرات آئمہ طاہرین علیہم السلام ہے اپنے تیس اور اولاد اور جمیع مسلمانوں کو اسی کی تلقین کرنی چاہیے۔

چوتھے: زہد و تقویٰ من اللہ رکھنا چاہیے انما تقبل اللہ من المتقین۔

پانچویں: ہمیشہ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب بہ پابندی اکل حلال ہو و حرام سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ خباثت نفس اور لقمہ حرام موجب شقاوت بنے۔

چھٹی: دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھنا چاہیے۔

لائیں اور صلوات کو اپنا شعار گردانیں۔

آٹھویں: کفن کر بلائے معلیٰ جو کہ مَس شدہ ضریح مہدک امام حسین علیہ السلام ہے بمعہ بردیمانی جو کہ ضریح مقدس نبوی سے مَس کی گئی ہے پہنایا جاوے بعدہ کر بلا یعنی امام بارہ گائے شاہ لاہور میں دفن کرنا چاہیے۔
نویں: بعد غسل ثلاثہ آب کر میں تطہیر جسد کیا جاوے۔

دسویں: کتب خانہ ضائع نہ ہونے پائے۔

گیارہویں: بارہ مجلد تفاسیر جو کہ میں نے تصنیف کی ہیں اس کی باقی چھ جلدیں غیر طبع ہیں ان کے انطباع میں سعی بلیغ کو عمل میں لاویں۔

بارہویں: اپنی تمام ہمت کو باقی اٹھارہ مجلد کے تصنیف و تالیف میں صرف کرنا چاہیے کیونکہ یہ دین و دنیا کے بہترین مشاغل میں سے ہے اور تاقیامت موجب ثواب جمیل رب جلیل و باعث ہدایت گمراہان ہے۔
یہ مفسر حجت الاسلام علیہ الرحمہ کی مختصر و صیتیں ہیں جن سے حضرت شریعت مدار فاضل حائری کو انتقال سے ایک ماہ پیشتر مطلع کیا ہے۔

کیفیت بیماری و اختصار اور ظہور بعض کرامات مفسر حجت الاسلام

جونہی کہ ۱۳۲۴ھ۔ ماہ محرم الحرام کی ساتویں تاریخ آئی باوجود صحت ظاہری کے اپنے فرزند رشید عالی جاہ آقائے آقا سید ابوالفضل رضوی القمی کو جو کہ آپ کے فرزند ثانی ہیں متعدد مومنین کے سامنے ارشاد فرمایا بیٹا یہ میری زندگی کے آخری دن ہیں میری خبر ضرور لیتے رہا کرو کہا کیا فرماتے ہیں؟ جواب دیا مجھے گمان نہیں کہ ہفتہ عشرہ تک بھی زندہ رہوں۔

اس کرامت کو البتہ کرامت صالحین میں شمار کر سکتے ہیں، کیونکہ محرم کی ساتویں تاریخ کے بعد صرف ایک ہفتہ تک آپ زندہ رہے اور چودہ کو انتقال فرمایا۔ حالانکہ اس ہفتہ میں آپ کو صحت کلی تھی اور کسی قسم کی ظاہری شکایت علالت نہ تھی۔ حسب معمول مجالس عزاء میں جو کہ اپنے یہاں منعقد کیا کرتے تھے شریک ہوتے رہے اور تیرہ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ۔ مذکور کو مبارک حویلی سرکار نواب جلالت مآب قزلباش میں حسب دستور شریک مجلس سویم حضرت امام ہمام علیہ السلام ہوئے جب محرم کی چودہویں رات آئی تو



مغفور کر بلائے معلیٰ سے پاکی میں واپس آرہے ہیں اور ان کے ہمراہ مفسر حجت الاسلام بھی لیٹے ہوئے ہیں بیدار ہونے کے بعد نہایت متحیر و متردد ہوئے۔

فوراً خبر پہنچی کہ مفسر حجت الاسلام کی طبیعت کسی قدر ناساز ہو گئی ہے اور جناب کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے معلوم ہوا کہ بعد فراغت نماز صبح یکا یک دوران سر میں مبتلا ہوئے دو گھڑی بعد سر سام کے آثار نمودار ہوئے اور آٹھ بجے رات کے جو نبی اختصار کا وقت آپہنچا اور حضار صلوات و دعا و استغفار میں مشغول تھے مفسر حجت الاسلام سے مندرجہ ذیل کرامت ظاہر ہوئی، وارد ہوا ہے کہ جناب امیر علیہم السلام نے فرمایا: یا حارث ہمدان من یمت یرنی غالباً وہی وقت جناب امیر علیہم السلام کی تشریف آوری کا تھا۔

سرکار جلالت مآب کربلائی ”نواب محمد علی خان“ صاحب قزلباش تمام مومنین و مخلصین کے مجمع میں اس وقت موجود تھے مفسر حجت الاسلام علیہ الرحمۃ نے جب کہ نفس آخرین لی البتہ واسطے تعظیم و استقبال مولیٰ المومنین و امام متقین علیہم السلام کے سر مبارک جناب کا کمر تک تقریباً نصف ذرع سریر سے بلند ہوا اکثر حضرات نے شبہ کیا کہ شاید مرحوم مغفور ارادۃً بیٹھے ہیں، بہت سے مومنین فوراً کھڑے ہو گئے لکن مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ مرحوم کا طائر روح غلہ بریں کی طرف پرواز کر چکا ہے۔ ﴿إِنَّا يَدُّهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾^(۱)

صرف ایک دن کے عارضہ سر سام اور ایک ساعت اختصار کے بعد فوراً راہی فردوس ہوئے۔ سبحان اللہ کیا پاک نفس تھے جو زیادہ تکلیف میں نہ تو خود مبتلا رہے اور نہ بیمار داروں کو تکلیف دی۔ اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے واقعاً بڑی بھاری دینی خدمت کو انجام دیا تھا، پچاس سال کی شب و روز خون ریزی اور جانفشانی جس نے دن کا آرام اور رات کا چین صرف اپنے پروردگار کی خشنودی کے واسطے دین اور قرآن کی ترویج میں وقف کر دیا ہو، اگر ایسے کرامات اور آسائش موت کا مستحق نہیں تو اور کون ہے۔ من کان لله کان الله له کی یہ واقعہ پوری تصدیق کرتا ہے، کہ بے شک اس طیب النفس اور پاک طینت مفسر نے جس طرح خدا کے



بیان کیفیت اظہار ہمدردی نوابین عالمین و باقی ممبران خاندان قزلباشیہ

بوقت انتقال پر ملال مفسر حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ، جناب مستطاب عامل السنۃ والکتاب، البالغ فی طیب ذاتہ و محمد صفاتہ الی حد النصاب صدر الارکان و بدر الاعیان امین الملئ و الایمان آنریبل حاجی ”نواب فتح علی خان“ بہادر قزلباش الملقب من سلطنت البرطانیہ (Q.A) والی ریاست علی رضا آباد لاہور پنجاب و تعلقہ دار علی آباد نواب گنج بہرائچ، ملک اودھ، بوجہ ممبری لیجسلیٹو کونسل، حضور وایسراے، گورنر جنرل بہادر ہند کلکتہ میں تشریف فرما تھے۔ اس جگہ سے اظہار تاسف و ملال پر بطریق اظہار ہمدردی حسب ذیل ٹیلی گراف ارسال فرمائی و ہو ہذا ”سخت افسوس کہ رکن دین اور شمع اسلام، ملک پنجاب میں خاموش ہو گیا، مرحوم کو ریاست علی رضا آباد یا، کربلائے لاہور میں دفن کریں۔“

”فتح علی قزلباش“۔ اما ابن عم و اخی الا صغر، جناب تقدس مآب، جلالت انتساب قدوة الاطیاب، زبدۃ الانجاب، رفیع الشان، منبع المکان سرکار کربلائی، نواب محمد علی خان قزلباش، نے بمعیت تمامی ممبران خاندان جلیل الشان قزلباشیہ، خصوصاً عالیجاہ رفیع پاکگاہ سرکار ”سردار علی حسین خان“ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج و عالی جناب رفیع الشان سرکار ”سردار رضا علی خان“ صاحب بہادر و غیر ہما شروع مرض سے تا آخر روز فاتحہ خوانی حقیقت ابوت روحانی کو ادا کیا۔

مختصر کیفیت تشییع جنازہ اور حالات تدفین مفسر حجۃ الاسلام

بروز شنبہ بعد از نصف یوم مفسر حجۃ الاسلام کا جنازہ اٹھایا گیا، مدارس اسلامیہ کو رخصت ہو گئی عام مسلمانان لاہور نے اس دن دوکانیں نہ کھولیں، ملازمین دفاتر و مطابع سے رخصت حاصل کر کے تشییع جنازہ میں شریک ہوئے۔ عموماً مختلف مذاہب میں سے ہر طبقہ کے لوگ اعلیٰ و ادنیٰ شریک تھے علم ہائے سیاہ جنازہ کے آگے آگے تھے، آدمی عموماً سیاہ پوش اور تشییع و تہلیل و استغفار و صلوات میں مشغول تھے غرض یہ کہ بعینہ عاشورہ کا سامان نظر آ رہا تھا۔ پھول اس قدر جنازے مرحوم پر چڑھائے گئے کہ بغیر پھول کے کچھ



والمحمد لله رب العالمین۔
 مجالس فاتحہ خوانی متعدد قائم فرمائیں۔ «اللہم احشرہ مع أجداده الطاہرین وسلام علی المرسلین

قطعات تاریخات متضمن وفات حسرت آیات

مفسر حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ بہ زبان عربی و فارسی و اردو شعر اماندار نے بکثرت لکھے ہیں جن میں سے بعض مستقل مرثیے علیحدہ رسالہ کی صورت میں طبع اور شائع ہو چکے ہیں اور بعض قطعات مختلف اخباروں میں و قافوق شائع ہوتے رہے ہیں لیکن اس جگہ وہ قطعات درج کئے جاتے ہیں جو پیشتر شائع نہیں ہوئے۔
 قطعہ تاریخ وفات مصیبت سامت از کلام نجیف

مادہ تاریخ از کلام بلاغت نظام جناب المولوی بخشش علی صاحب نجیف متوطن اسد رہ ضلع بارہ بنگی اودھ
 وا حسرتا ز گردش گردون کج خرام
 دنیادنی است نیست وفا در سرشتا و
 آن را کہ داد شربت آبی بہ صبحگاہ
 امروز ہر کسی کہ در آشی کشود
 گامی دل پسر ز غم باب خون کند
 در وی نیافت چون شہ مردان نشان مہر
 ہر چند کس نرست ز دست جفای او
 ہابیل را بین کہ ز قابیل بر سرش
 نوح و خلیل و صالح و یحیی کلیم و ہود
 زینہا یکی ندید در خرمی بہ دہر
 دردی کہ دید سید لولاک و آل او
 یاقوت رنگ شد در دندان بضر ب سنگ
 شیر خدا بہ خانہ معبود شد شہید
 کز کید او ندید کسی صورت مرام
 در الفتش میار بدل آرزوی خام
 ز دہر غم بساغر عمرش بہ حین شام
 فرہا کشید تیغ ہی قتلش از نیام
 گامی ز ہجر پور پر اگندہ ہوش مام
 سہ تا طلاق گفت موبد بشد حرام
 بر نیکوان ولی است عنادش بحد تام
 سنگ جفا رسید اجل را بشد پیام
 جرجیس دانیال سرائیل نیک نام
 مانند مبتلا بہ غم جانگزا ملام
 روشن چو مہر و ماہ بود بر جہان تمام
 کامد بہ مصطفی ز کف فرقہ لیام
 از جور ابن ملجم غدار در صیام





پوشیده نیست آنچه به عاشور جور دید
 یک سو سنان به سینه همشکل مصطفی
 یک سمت خلق اصغر نادان جریح تیر
 پیر نجات امت و خوشنودی خدا
 جز صبر و شکر هیچ نیاورد بر زبان
 روداد انبیاء و ائمه به اختصار
 کیفیتی جدید غمی گوش کن که برد
 شمس الهدی جناب أبو القاسم آنکه بود
 رونق فزای مسند دین محمدی
 در دینیه علوم تصانیف او کثیر
 تفسیر او مفسر احکام جزو و کل
 از هند تا عراق ز تأثیر وعظ او
 لاهور خاص مسکن آن آسمان جناب
 دردا درین زمانه ز رنج وفات او
 کیفیتی مرض چو کنم شمه بیان
 حمای سخت عارض حال شریف شد
 ضعف قوی بمملکت جسم تاخت زد
 روز سویم ز قتل حسین شهید بود
 لیک گفت و دار فنا را وداع کرد
 تشریف رحمت صمدی یافت در جنان

نور نگاه فاطمه شیر تشنه کام
 یکسو قلم دو شانه عباس از حسام
 یکسو به ناله زنب و کلثوم در خيام
 هر بار غم کشید شه عرش احتشام
 بلغ علیه ربّ کثیراً من السلام
 در سلک التماس در او رد مستهام
 صبر و شکیب را ز کف اهل دین زمام
 در علم و فضل و حسن بیان نامی اتمام
 در ملک شرع قبله حاجات خاص و عام
 فقه و اصول فقه حدیث و ادب کلام
 هر حرف ز ا دلیل ره احسن الکلام
 دین خدا گرفت کما حقه نظام
 اجداد ماجدین ورا ارض قم^(۱) مقام
 دیوار و درب شرع قرین شد بانهدام
 تش زند ز سوز جگر در زبان و کام
 خون رعاف برد شرانین ز انتظام
 تاب نشست و خواست در آمد بانعدام
 کآورد پیک مرگ برش از قضا پیام
 فی الفور زد بجانب عرش عظیم گام
 تاج شرف به فرق و بر مصطفی مقام

۱- بلده معصومه قم که در مملکت علیه عالیّه ایران است، وطن اصلی اجداد مفسر است.

گردد جنازه واحسنا وا حسين گوی
هر چار سو ز ناله جانکاه مرد و زن
خونین سرشک بود ز هر دیده روان
تاریخ رحلتش زسروشی نحیف خواست
بار دیگر بگفت ز شش حرف نقطه دار
بر طرز نو چو خواست ز پیر خرد نحیف
بر ضعف اسم ذات بنه تاج دین بر است

با مومنین گروه ملک کرده ازدحام
آثار رستخیز در آمد به کوی و بام
آمد یاد کیفیت کربلا و شام
گفته مقیم خلد شده سید الهمام^(۲)
ثالث عشر ز ماه عزای سوم امام
گفته که فکر چیست مربع کن ارتسام
از چار بیت منظر هجریست ده مقام

۳۲۳ ۳۲۷
۳۳۵ ۳۲۹
۳۲۸ ۳۳۲
۳۳۸ ۳۲۶

۳۳۲ ۳۳۴
۳۳۶ ۳۲۲
۳۲۵ ۳۳۹
۳۳۳ ۳۲۷

سنه ۱۳۲۲ هـ

یا رب مقام سید مرحوم بلد خلد
ابنای آنجناب و عزیزان همه بُوتند
تقدشکیب و صبررمد در کف حصول

دایم بر شفیع اسم و آله الکرام
محفوظ از مصایب دوران علی اللوام
باشند بر و ساده اعزاز شادکام

قطعه تاریخ وفات حسرت آیات از کلام کلیم

ماده تاریخ از نتیجه فکر سید الشعراء جناب میر موسی شاه صاحب المختص به کلیم لاهوری

در جهان شد مصیبتی بر پای
کاسمان باز جامه زد در نیل
ای دریغا که رفت زین عالم
عالم فاضل و جلیل و نیل



آن شریعت مدار علّامی
او به هفتاد و پنج سال حیات
شغل او بود در همه اوقات
بود گلزار جعفری مذهب
امر معروف و نهی منکر را
حال زهد و محاسن خلقتش
در بیان صفات ذاتی او
او به ترویج شرع مصطفوی
از تصانیف اوست در تفسیر
نور عرفان طبع صافی او
جزو ثانی عشر نموده تمام
شده سی پاره دل از این که نداد
لیلۃ البدر از محرم بود
شمس ملت به برج خالی یافت
پیر کردان بروی خاک فگند
صبح زین رو درید جامه که شد
مومنین را درین مصیبت و غم
سال فوتش رقم نمود کلیم

زین جهان کرد ناگهان ترحیل
حامی شرع بود بی تعطیل
نشر اخبار هادیان سیل
زو پروتق چو بوستان خلیل
بود عامل برای اجر جزیل
کی توان شرح داد بالتفصیل
شد لسان قلم به عجز کلیل
کرد خوش زاد آخرت تحصیل
یادگارش لوامع التزیل
شد عیان از سواطع الثاویل
گشت فائز به قرب رب جلیل
اجلش مهلت از پی تکمیل
کرد نجم العلی چو قصد رحیل
شب شنبه به امر حق تحویل
در فراقش ز فرق خود اکلیل
روز عشرت به شام غم تبدیل
باد یا رب نصیب اجر جمیل
عازم خلد شد فقیه جلیل^(۱)

ماده تاریخ از شاعر بی عدیل جناب میرزا محمد ابراهیم خان قزلباش المتخلص به خلیل لاهوری

باز افکند فلک ماتم عظمی یاران	باز گردید سیه پوش چرا اهل جهان
منکسف گشت چرا شمس عزیزان امروز	ماه گردید چرا از نظر خلق نهان
رحلت شخص بزرگبست که باشد زن و مرد	گاه در ندبه و گه گریه و گه سینه زنان
فخر سادات ملک رتبه ابو القاسم شاه	حاکم شرع شریف شه دین در دوران
بود در حلم چو مقداد و به علم عبد الله	بود در زهد ابوذر به ورع چون سلمان
مانده از فیض علومش چو لوامع تفسیر	روشن از نور ضمیرش چو سواطع برهان
نیست در فقه نظیر و نه عدایش بحديث	داشت در سینه بی کینه بسی علم عیان
حاجی بیت خدا زایر پیغمبر و آل	حافظ شرع نبی ناصر دین و ایمان
پانزده پنج چو از عمر گرامیش گذشت	پیک حق آمد و آورد پیام جانان
پس از آن راحله بر رفرف اعمال به بست	شد ده و چار محرم بره دوست روان
سال تاریخ چو از پیر خرد جست خلیل	داد پاسخ که شنو غلقله ماتمیان
حامل وحی بگفتا شب شنبه آمد	سید پاک ابو قاسم فاضل بچنان

۱۳۲۴ هجری

وله ایضاً فی وفات مفسر العلامة علیه الرحمة

فخر سادات ملک رتبه ابو القاسم شاه	آنکه در شرع نبی بود چو ماه تابان
شب شنبه بله و چار محرم گردید	جانب حضرت معبود بصد شوق روان
تاج الحمد بسر آمد و گفت ابراهیم	سید الخلق ابو القاسم عامل بچنان

قطعه تاریخ وفات مصیبت سمات از افادات جناب میرزا محمد هادی

صاحب المتخلص به عزیز ساکن لکهنو نخاس جدید

سمی ختم رسل مولوی ابو القاسم که در دیار شریعت بیود شاهنشاه



ز رحلتش دل عالم در اضطراب بماند
چه طرفه واقعه الحذر زد در فلک
بروز سیزدهم از مه عزاء صد حیف
خصوص خطه پنجاب شد خراب و تباه
عجیب حادثه لا اله الا الله
پرید طایر روحش سوی جنان ناگاه

عزیز مصرع تاریخ رحلتش بنوشت

بمرد مجاهد العصر و الزمان صد آه^(۱)

قطعه تاریخ وفات از کلام عزیز (و له ایضاً فی وفاته علیه الرحمة)

سیدی مولوی ابو القاسم
فی حسب آنکه شجره پاکش
حیف صد حیف از این سرای سپنج
شد تزلزل به عرش شرع نبی
ای خوشا ماتمش که گشت سهیم
سال تاریخ او نوشت عزیز
فائد المثل زیده الفضلاء
مستهی گشت با امام رضاء
بست رخت سفر به ماه عزا
رخنه در دین قتاد و استفا
در غم قتل سید الشهداء
در جنان گشته سید الفقهاء^(۲)

قطعه تاریخ از کلام احمد (قطعه تاریخ وفات از نتیجه فکر جناب

میرزا سلطان احمد جان قزلباش کابلی حال ساکن دارالحکومت لاهور)

رستخیز طرفه بین کاین ساحت غبرا گرفت
انقلابات عظیمی گشت یکسو آشکار
بید معجون گشت در باغ و شگوفه بار بست
شور بلبل نوحه شد، عشق گلش از یاد رفت
دهر را بنگر سراسر شورش عظمی گرفت
نگهت از گل رفت و رنگ و نشه از صہبا گرفت
فاخته در جامه‌ی خاکستری ماوا گرفت
عندلیب از فرط غم در بوستان غوغا گرفت

۱- ۱۳۲۴ هجری.

۲- ۱۳۲۴ هجری.

عالم فاضل بشد از دهر و محشر شد پیا
 مجتهد العصر قاسم شاه کز فرط علوم
 حاکم شرع شریف و حامی دین نبی
 چونکه از عمر گرامی طی نمود هفتاد و پنج
 در شب شنبه ده و چار از محرم چشم بست
 سال فوتش مصرع کامل نمود احمد رقم

سید عالی نسب گویا ره عقبی گرفت
 کلکش از نشر لوامع خود بد بیضا گرفت
 مذهب صادق به هند از جهد او احیا گرفت
 از ندای ارجمی ره جانب بالا گرفت
 چشم دل شوق لقای حضرت مولا گرفت
 سیدی الحاج یو القاسم به جنت جا گرفت

قطعه تاریخ از نتایج افکار جناب شهزاده حاجی سلطان علی خان درآنی المتخلص به سلطان لاهوری

ندانم بهالم چه روداد غم
 درینا که شد فاضل بی عدیل
 ابو القاسم آن سید نامور
 ز علم و کمالات آن ذی شرف
 ز عمرش بسر برد هفتاد و پنج
 به تفسیر قرآن لوامع نوشت
 باظهار عرفان قلب منیر
 بلاهور غیر از ضلالت نبود
 بشبه خرامید سوی جنان
 الهی باعزاز اجداد وی
 بما صبر ده اندرین رنج و غم
 پی سال ترحیلش آمد ندا
 ز اعدا بکن فرق سلطان مگو

که هر کس ز راحت افتاده به دور
 مدار بقا زین سرانی غرور
 بپهر کس از و داشت قبض و فور
 بیان کی توان کرد طبع جسور
 سنین را بطاعات رب غفور
 ز تحریر او یافت قرب حضور
 سواطع چو خورشید درخنده نور
 از او نور حق یافت هر جا ظهور
 به مانند موسی سر کوه طور
 دمی اجر او را بفلمان و حور
 که باشیم نزد تو عبد شکور
 ز هاتف که ای پر خرد ذی شعور
 ز دار فنا شد بدار سرور





قطعه تاریخ از جناب المولوی میر علی نقی الحائری پیش نماز

احمد آباد گجرات علاقه بمبئی

حضرت سید ابو القاسم فرید	از جهان سوی جنان صد حیف رفت
قبله دین کعبه اهل یقین	رهبر پیر و جوان صد حیف رفت
خضر راه شرع ختم المرسلین	هادی گم گشتگان صد حیف رفت
کاشف اسرار قرآن و حدیث	سید روشن روان صد حیف رفت
در شب قتل شهید تشنه لب	یادگار تشنگان صد حیف رفت
مومنین گریان و نالان و حزین	پیشوای مومنان صد حیف رفت
واصل غمگین بگفت از روی درد	آه میر عالمان صد حیف رفت

قطعه تاریخ وفات از کلام احقر

قطعه تاریخ انتقال از نتیجه فکر جناب حکیم شهاب الدین

[المتخلص به احقر] صاحب ساکن گوجران واله

این چه شور است آنکه در عالم فتاد	این چه سوز است آنکه در دل داغ داد
منخسف گردید ماه آسمان	منکسف شد مهر و آمد در سواد
گفت دل این ماتم علامه است	آنکه بد او بر همه مخلوق هاد
نائب آخر زمان مهدی دین	مجتهد العصر هادی العباد
مفتی شرع نبی و آل او	قاضی دین از ره صدق و سداد
شه ابو القاسم رئیس اهل فضل	حجة الاسلام و کهنه دین و داد
پنج و هفتاد از شمار سال عمر	بر فراز مستند فیض و رشاد
چون گذشت از راه تسلیم و رضا	گفت پس دنیای دوزخ را خیر باد
روز شنبه چارده ماه عزا	در محاق آن ماه عالم اوفتاد
بر پیام ارجعی لیک گفت	خوش قدم در جنت الماوی نهاد

گفت هاتف مصرع سال وصال کرده خالی جایگاه اجتهاد

قطعه تاریخ وفات مصیبت سالت از کلام فرخ

تاریخ انتقال از نتایج فکر جناب نواب شاه پسند خان فرقه جلیله جوانشیر
المتخلص به فرخ لاهوری

شد دوباره در محرم ماتم و غم در جهان
جامع تفسیر قرآن بی نظیر دهر بود
واقف راه حقیقت معرفت را ره نما
هادی راه هدایت در هدایت فیض او
عادل و منصف مزاج و پیشوای مومنین
ماهابت ملک هند خورشید در پنجاب بود
سید عالی نسب حاجی ابو القاسم بنام
شاه حسین از نسل سادات امام هشتمین
صد هزار افسوس زین دار فنا رخت سفر
این قدر رنج و الم شد در میان خاص و عام
آه و حسرت از دل سوزان مردم شد برون
بی پدر گشتیم و ما را راهنمای دین بود
گرچه از دنیا برفت و ظاهراً از چشم ما
جانشینش حضرت سید علی الحائری
حجّه الاسلام گرچه از میان برخواسته
دائماً این حجّت حجت به ما حجت بود
سایه‌اش از لطف بر ما پرتوی گر افکند
میر ابو الفضل است او را از دل و جان جانتار

از وفات حجّه الاسلام میر شعیان
در شریعت نیست همچو حاکمی در این زمان
در طریقت بی مثال و ره نمای گمراهان
بود جاری در میان که و مه اندر جهان
ظاهراً همچو دگر کس نیست در هندوستان
شد غروب از حادثات چرخ گردون این زمان
بود از سادات قمی شاه حسین بد جانشان
حضرت سلطان رضا آن پیشوای انس و جان
بست و در جنت روان شد سرور کل مومنان
زین مصیبت مرد و زن نوحه کثان سینه زنان
وای بر ما آفتاب دین و ملت شد نهان
رهبری از لطف بر ما می نمود آن مهربان
جانشینی بهر ما بگذاشت آن والا نشان
جامع علم علوم حق امیر نکته دان
حجت دیگر به ما بسپرده میر مسلمان
جملگی هستند داعی و ثنا خوانش ز جان
حل مشکلاتها شود ما را یقین در آن وفان
ارجمند و هم برادر تابع حکمش بدان





سال تاریخ وفات حجة الاسلام ما
چارده ماه محرم یازده ساعت ز شب
حق ورا بخشید و بخشید از برای اهل بیت
آه و صد افسوس گشته این دلم پر خون زغم
دست خود بردار و کن فرخ دعا هر روز و شب

سیزده صد بست و چارم از سن هجری بدان
طائر روحش پرید از این جهان سوی جنان
ز آنکه او حق بین بود و حق شناس و مهربان
بر که من اظهار سازم زین الم ای دوستان
حجة الاسلام ما باشد سلامت در جهان

ماده تاریخ از نتایج فکر جناب مولوی ظهیر احمد صاحب
المتخلص به ظهیر ساکن بدایون

داخل	الجنة	مولانا	القاسم	قاید	القوم	رشید	الامجدی
ارخ	الفکر	ظهیر	المسکین	رحل	الشیخ	ممجد	الزهادی



الحمد لله که مختصر سوانح قاسمی ختم ہوئی، منقول و ماخوذ از جلد سیزدهم "تفسیر لوا مع التنزیل سوانح
التاویل" مصنفه حضور حجۃ الاسلام والمسلمین آیت الله فی العالمین نصیر الملت والدین محبتہ العصر والزمان
حضرت مولانا سید علی الحارثی لاہوری قبلہ مدظلہ، ماہ شوال ۱۳۲۲ھ، بمقام مبارک حویلی لاہور، خاکسار
حرمت علی دار و ندۂ کتب خانہ مولانا حارثی۔

فاضل ہندی سید ابوالقاسم لاہوریؒ

کچھ از قلم: سید رضی فرزند سید علی حائریؒ لاہوری

اگرچہ علامہ سید ابوالقاسم رضوی الحائریؒ کے حالات زندگی پر تذکرہ نگاروں نے بہت کچھ لکھا ہے لیکن ان میں سے دو تحریریں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ جسے ان کے بیٹے اور ان کے پوتے نے تحریر کیا۔ ایک رسالہ ”سوانح قاسمی“ ہے جسے علامہ سید ابوالقاسم کے فرزند علامہ سید علی حائریؒ نے تحریر کیا۔ یہ رسالہ اس سے پہلے بھی چھپ چکا ہے اور اس خصوصی شمارے میں بھی شامل ہے۔

اس کے علاوہ سید علی حائریؒ کے فرزند ارجمند سید محمد رضی نے بھی اپنے دادا سید ابوالقاسم الحائریؒ پر ایک رسالہ لکھا جو اب تک منظر عام پر نہیں آسکا۔ ادارہ مآب حائرین کے اس خصوصی شمارے میں اس رسالہ کو ہدیہ ناظرین کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

اس حوالے سے ہم نہایت شکر گزار ہیں آیت اللہ سید علی حائریؒ کے پوتے سیادت مآب جناب سید قاسم رضوی دامت برکاتہ کے کہ جنہوں نے یہ نوادر خطوط اور مخطوط تحریرات کا کس لینے کی اجازت دی تاکہ اس شمارہ میں ہم انہیں احیاء کر سکیں، اس کے علاوہ رضوی ہمارے ساتھ لاہور کے ان تمام مقامات پر گئے جہاں جہاں پر ان کے اجداد کے نقش پا کسی بھی حوالہ سے موجود تھے اور ان مقامات کی فوٹولی۔ (ادارہ مآب)

شجرہ نسب:

سید محمد رضی بن أبو تراب سید علی الحائری ابن مولینا سید أبو القاسم
ابن سید حسین ابن سید تقی ابن سید حسین ابن سید علی ابن سید امی الحسن
ابن الحاج سید محمد المدفون فی قریہ أحمد پورہ ابن سید حسین القمی، ابن سید
محمد بن سید احمد بن سید منہاج بن سید جلال بن سید قاسم بن سید علی بن
سید حبوب بن سید حسین بن اُبی عبد اللہ سید احمد نقیب القم، بن اُبی علی
سید محمد الأعرج بن اُبی المکارم السید احمد بن اُبی جعفر سید موسی المبرقع،

بن الامام جعفر صادق بن الامام محمد الباقر بن الامام زین العابدین بن الامام
 اُبی عبد اللہ الحسین بن الامام امیر المومنین علی بن اُبی طالب و امہم البتول
 فاطمۃ سیدۃ النساء العالمین بنت محمد المصطفیٰ (ص) رسول رب العالمین خاتم
 النبیین بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف

ولادت:

جد امجد آقا سید حسین قمی کے نام سے موسوم تھے۔ مملکت علیہ ایران بلدہ معصومہ قم سے ملک کشمیر
 میں تشریف فرما ہوئے اور اسی جگہ سکونت اختیار کی جو بغرض تجارت ہر سال دار السلطنت لکھنؤ میں آیا
 جایا کرتے تھے چنانچہ دربار بادشاہ ہند میں ان کا بڑا رسوخ ہو گیا تھا۔ انہیں ایام میں مفسر حجۃ الاسلام شہر فرخ
 آباد واقع ۱۲۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔^(۱)

فخر المجتہدین آیت اللہ فی العالمین الملقب سلطان العلماء آقا سید محمد مجتہد اعلیٰ [در زمان حکومت] حضرت
 واجد علی شاہ بادشاہ اودھ سے تحصیل علم کیا اور بعد تکمیل سلطان العلماء علیہ الرحمۃ کی جانب سے فاضل ابو
 القاسم کے نام سے مشہور ہوئے بزمانہ مروج الایمان سرکار جلالت آثار نواب علی رضا خان قزلباش علیہ
 الرحمہ و الرضوان بمعیت والدین و برادران ارجمند ان آقا سید احمد و آقا سید محمد وارد شہر لاہور ہوئے۔ جلالت
 مآب مرحوم نواب صاحب نے جب ان کے علم و فضل و کمال کا شہرہ سنا تو اہل شہر لاہور کی ہدایت کے واسطے
 مصر ہوئے اور توقف کے لئے مجبور کیا۔ آنریبل سر حاجی نواب نوازش علی خان کے۔ سی۔ آئی۔ ای مع انبیہ
 الاصفہ نواب ناصر علی خان عازم حج بیت الحرام و زیارات عتبات عالیات ہوئے توجہ الاسلام کو بغرض تعلیم
 ارکان و مناسک حج ہمراہ لیا۔

بعد از حج عراق روانہ ہوئے اسی جگہ نائب امام علیہ السلام مفتی حلال و حرام جناب شیخ مرتضیٰ انصاری جو
 کہ مذہب شیعہ کے رئیس تھے مجلس درس میں حاضر ہوتے رہے اور نیز مرجع المجتہدین علامہ اردکانی علیہ

۱۔ ہم نے سوانح قاسمی میں اس اشتباہ کی نشاندہی کی ہے کہ جو صاحب قم سے کشمیر تشریف لائے وہ سید حسین قمی اول متوفی ۸۷۱ ہجری
 ہے اور جو صاحب مفسر بزرگوار کے والد ہیں وہ سید حسین قمی دوم ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ۶۰۰ سال کا فاصلہ ہے۔

خلافت، فارسی۔ رسالہ تعبد مالا بد وجہ سجدہ کردن بطرف کعبہ، فارسی۔ رسالہ غروب الشمس، فارسی۔ خلاصۃ الاصول، در اصول فقہ عربی۔ تذکرۃ علماء الاعلیٰ، در کلام نماز۔ براہین اللغہ، عربی۔ زبدۃ العقائد، فارسی۔ تعلیقہ بر شرح شیخ مقداد بر فصول طوسی۔ تعلیقہ بر شرح تجرید علامہ، عربی۔ تعلیقہ بر تہذیب الاصول علامہ صیانیۃ الانسان، فارسی۔ اجوبہ مسئلہ نصاریٰ۔ تعلیقہ بر شرح باب حادی عشر، عربی۔ رسالہ خمس سادات۔ رسالہ حرمت نوروز، فارسی۔ تخریج الآیات، فارسی۔؟؟؟ در مصاہرہ صحابہ۔ تعلیقہ بر شرح میر عبد الوہاب، عربی۔ شرح تبصرۃ فقہ علامہ، عربی۔ تعلیقہ بر شرح مبادئ الاصول علامہ۔ جنتہ واقعیہ در عقاید جلد اول۔ جنت باقیہ در فروع دین جلد ثانی۔ مشہور شہرہ آفاق تصنیف تفسیر لوامع التنزیل سوا طبع التاویل زبان فارسی بارہ جلدیں پارہ اول سے پارہ بارہ تک مکمل اور جلد ۱۳ پارہ ۱۳ جزوی۔

وفات:

وفات بمقام لاہور چودہ محرم الحرام سن ۱۳۲۴ ہجری مدفن کربلا گامے شاہ لاہور آپ کے والد محترم آقائے سید حسین رضوی القمی کا مدفن بھی کربلا گامے شاہ لاہور میں ہے۔

شاگردان

مدرسہ میں کئی طالبان علم درس حاصل کرتے رہے مشہور یہ ہیں:
حجت الاسلام مولانا سید حشمت علی صاحب قبلہ خیر اللہ پوری مجتہد اعلیٰ اللہ مقامہ
مولانا مولوی سید محسن علی شاہ صاحب سبزواری
مولانا مومن علی، ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ امرتسری (اہل حدیث)
مولوی محمد فضل الدین ایڈووکیٹ لاہور

اولاد ذکور:

ابو تراب علامہ سید علی الحارثی مجتہد؛
سید زین العابدین المعروف بہ آغا سید ابوالفضل؛





آیت اللہ سید ابوالقاسم حائری لاہوری تذکرہ نگاروں کی نظر

کچھ ترتیب و تدوین: حجت الاسلام مولانا طاہر عباس اعوان



آیت اللہ سید ابوالقاسم لاہوریؒ بر صغیر کی مایہ ناز شخصیت ہیں۔ افسوس کہ ایسی عظیم ہستی سے بر صغیر کے اکثر لوگ کما حقہ آشنا نہیں ہیں لیکن ہندو پاک اور عراق و ایران کے دانشوروں، تذکرہ نگاروں اور مورخین کے نزدیک آپ کا بڑا مقام و مرتبہ ہے۔ اس لئے اپنی جانب سے آپ کی شخصیت پر روشنی ڈالنے کے بجائے علماء اسلام مورخین اور تذکرہ نگاروں کی کتابوں سے عین عبارت نقل کرتا ہوں تاکہ آپ خود مطالعہ کر سکیں اور آپ کو دیگر کتابوں کی مراجعہ کی ضرورت نہ پڑے۔ شاید تمام تذکرہ نگاروں کا منبع اور ماخذ ایک ہو اور کوئی نیا مطلب نہ ملے لیکن آپ کی شخصیت اور آثار پر علماء و مورخین کے تبصرے اہمیت کے حامل ہیں جو علامہ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔



”سوانح قاسمی“ آپ کے حالات زندگی پر لکھی گئی سب سے پہلی اور مستقل کتاب ہے جو آپ کے فرزند علامہ سید علی حائریؒ کی تالیف ہے صحیح بات یہ ہے کہ آیت اللہ ابوالقاسم حائریؒ کے حوالہ سے یہی کتاب یا دوسری کتب میں اس سے اقتباس شدہ مطالب تمام تذکرہ نگاروں کا ماخذ ہے۔ سید علی حائریؒ کے فرزند ارجمند سید محمد رضیؒ نے بھی اپنے دادا سید ابوالقاسم الحائریؒ پر ایک رسالہ لکھا جو پہلی بار اس خصوصی شمارے میں منظر عام پر آ رہا ہے۔ اس رسالہ میں وہی مطالب ہیں جو رسالہ قاسمی میں ہیں۔ ان دور رسالوں کے علاوہ جن تذکرہ نگاروں نے علامہ ابوالقاسم لاہوریؒ کا ذکر کیا ہے۔ ان کی کتابوں کے تراشے بغیر کسی تصرف کے قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ تذکرہ بی بہا

(۷۳)

سید حسین نوگائویؒ اپنی معروف کتاب ”تذکرہ بی بہا“ میں آیت اللہ سید ابوالقاسم رضویؒ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

مولانا ابوالقاسم رضوی قمی لاہوریؒ (۱۲۴۹-۱۳۱۳ محرم ۱۳۲۲ھ-ق)



مناظرہ؛ ۱۳۔ رسالہ نئی انجیر [فارسی]؛ ۱۴۔ رسالہ نئی رویۃ اللہ [فارسی]؛ ۱۵۔ اجوبہ زاہرہ در مناظرہ
[فارسی]؛ ۱۶۔ جواب باصواب در طعام اہل کتاب [عربی]؛ ۱۷۔ جواب العین در وجہ کسوفین [فارسی]؛
۱۸۔ ارکان خمسہ در فقہ [اردو]؛ ۱۹۔ ہدایۃ الغالیہ در جواب غالیہ [فارسی]؛ ۲۰۔ برہان البیان در آیہ
استخفاف [فارسی]؛ ۲۱۔ انوار خمسہ در فقہ [فارسی]؛ ۲۲۔ ہدایۃ الاطفال در عقائد [فارسی]؛ ۲۳۔ تکلیف
المکلفین حصہ اول در عقائد [فارسی]؛ ۲۴۔ تکلیف المکلفین حصہ دوم در فروع دین [فارسی]؛ ۲۵۔ ارض
العقاق در اباحت زمین کربلا [فارسی]؛ ۲۶۔ حکمۃ الایلام در اثبات ابتلاء [فارسی]؛ ۲۷۔ رسالہ ابراز و اعجاز علی
بوقت خلافت [فارسی]؛ ۲۸۔ رسالہ تعبد مالا بدو جہ سجدہ کردن بطرف کعبہ [فارسی]؛ ۲۹۔ رسالہ غروب
الشمس [فارسی]۔

اور غیر مطبوعہ [تصانیف] یہ ہیں:

۱۔ خلاصۃ الاصول در اصول فقہ [عربی]؛ ۲۔ تذکرہ ملا علی در کلام [فارسی]؛ ۳۔ براہین اللغۃ^(۱) [فارسی]،
۴۔ زبدۃ العقائد [فارسی]؛ ۵۔ تعلیقہ بر شرح شیخ مقداد بر فصول طوسی؛ ۶۔ تعلیقہ بر شرح تجرید علامہ
۶۔ تعلیقہ بر تہذیب الاصول علامہ ۷۔ صیانتہ الانسان [فارسی]؛ ۸۔ اجوبہ اسئلہ نصاریٰ؛ ۸۔ تعلیقہ بر شرح
باب حادی عشر [عربی]؛ ۹۔ رسالہ خمس سادات، ۱۰۔ رسالہ نوروز [فارسی]؛ ۱۱۔ رسالہ تخریج الآیات
[فارسی]؛ ۱۲۔ رسالہ ربانہ در مصاہرہ صحابہ [فارسی]؛ ۱۳۔ تعلیقہ عربی بر شرح میر عبد الوہاب، ۱۴۔ شرح
تبصرہ علامہ [عربی]، تعلیقہ بر شرح مہادی الاصول علامہ، ۱۵۔ جنۃ الوافیہ جلد اول در عقائد، ۱۶۔ جنۃ الوافیہ
جلد دوم در فروع دین،

تفسیر لوامع التنزیل کی ۱۲ جلدیں چھ مطبوعہ و چھ غیر مطبوعہ ایسی جامع تفسیر آج تک نہیں ہوئی اس پر
علمائے عرب و ایران و ہند کے توثیقات ہیں۔

۱۔ علامہ کے آثار میں لغت پر کوئی کتاب نہیں ان کی ایک کتاب کا نام ”براہین اللغۃ“ ہے جو کاتب کی غلطی سے یہاں ”براہین اللغۃ“
ہو گیا۔ اس کتاب کا کئی نسخہ مرکز کتاب میں موجود ہے۔

[آپ] مسائل دینیہ میں کسی کی رعایت نہ کرتے اور کسی سے رنج ہو جاتا تو کینہ نہ رکھتے رحلت سے ایک ماہ پہلے اپنا کافور و کفن جو مشاہد مقدسہ سے مس کیا تھا اس کو ملاحظہ فرما کر حاضری صاحب کو وصایا فرمائے اور گامے شاہ کے لام باڑے میں دفن کرنے کو فرمایا ۱۳ محرم کی مجلس میں نواب صاحب کے شریک ہوئے شب ۱۴ میں حاضری صاحب نے خواب دیکھا کہ نواب ناصر علی خاں صاحب مرحوم پاکی میں کر بلائے معلیٰ سے آئے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے مفسر حجۃ الاسلام ہیں خواب سے بیدار ہوئے خبر پہنچی کہ طبیعت ناساز ہے حاضری صاحب فوراً عیادت کو حاضر ہوئے اور بعد نماز صبح فوراً دوران سر عارض ہو کر سر سام کا دورہ پڑا اختصار کے وقت درود و استغفار میں مشغول تھے کہ ق ۱۴ محرم ۱۳۲۴ھ کو انتقال فرمایا جب جنازہ اٹھا تو علم سیاہ آگے آگے مومنین اذکار خدا کرتے ہوئے اور پھول جنازے پر بکثرت چڑھائے گئے حاضری صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی تین روز فاتحہ خوانی رہی حاضری صاحب آپ جانشین قرار دیئے گئے جا بجا مجالس فاتحہ خوانی ہوئیں شعرا نے مرثی و تارینخیں نظم فرمائیں سید موسیٰ شاہ کلیم لاہوری کا مادہ تاریخیہ ہے۔

عازم خلد شد فقیہ جلیل

آپ نے دو فرزند ایک مولوی سید علی حاضری جن کا ذکر جدا ہو گا اور دوسرے سید ابوالفضل صاحب یا دگار چھوڑے۔^(۱)

۲۔ نزہۃ الخواطر

عبد اللہ بن فخر الدین الحسینی ندوی حنفی ”نزہۃ الخواطر“ میں علامہ سید ابوالقاسم رضویؒ کے حالات لکھتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:

السید ابو القاسم اللاہوری

السید الفاضل أبو القاسم بن الحسين بن النقي بن أبي الحسن بن محمد القمي الكشميري ثم اللاهوري، أحد علماء الشيعة الإمامية، كان من نسل موسي المبرقع. عليه وعلي جده السلام. ولد بفرخ آباد سنة تسع و أربعين و مئتين بعد الالف، و اشتغل بالعلم من صباه، و قرأ بعض الكتب الدرسية علي



اہل عصرہ، تم لازم دروس السید محمد بن دلداری علی النصیر آبادی المجتہد بلکھنؤ، و أخذ عنه الفقه و الاصول و الکلام و الحدیث، و أجازہ السید محمد المذكور و ابن أخیه السید تقی، ثم سافر للحج و زیارة، فلما وصل الی لاهور سکن بها عند النواب علی رضا خان الشیعی اللاہوری، و أقام بها زماناً، ثم سافر الی الحجاز فحج و زار، و سافر الی العراق، و حصلت له الاجازة عن الشیخ مرتضی الانصاری و العلامة الاردکانی و جمع کثیر من العلماء، ثم رجع الی «لاهور» و تصدر للاجتہاد.

له مصنفات کثیرة، منها: «کتاب البشري شرح مودة القري» للهمدانی، و «حقائق لدني شرح خصائص النسائي»، و «سیادة السادة» فی الانساب، و أشهر مصنفاته «لوامع التنزیل و سواطع التأویل» فی تفسیر القرآن الکریم بالفارسی فی اثني عشر مجلداً، و زیادة الی قوله تعالی: «بینی اذهبوا فتحسسوا من یوسف و أخیه»، الخ.

مات لاریع عشرة خلون من محرم سنة أربع و عشرين و ثلاث مئة و ألف ببلدة لاهور.^(۱)

سر معجم المؤلفین

عمر رضا کمالہ اپنی کتاب ”معجم المؤلفین“ میں سید ابوالقاسم حارثی کے متعلق یوں تحریر کرتے ہیں:

ابو القاسم الرضوی (کان حیا ۱۲۹۶ ہجری ۱۸۷۸ میلادی)

ابو القاسم الرضوی فاضل من آثاره: حجج العروج علی أهل اللجوج، و رد الشمس و انشقاق القمر.^(۲)

۱۔ علامہ الشریف عبدالحی بن فخر الدین حسینی، الاعلام فی تاریخ الهند، ج ۳، ص ۱۱۶۶۔ دار ابن حزم بیروت، لبنان ۱۹۹۹م مطابق ۱۴۲۰ھ۔

۲۔ عمر رضا کمالہ، معجم المؤلفین تراجم مصنفی الکتب العربیہ، ج ۸، ص ۹۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان۔

سید محسن امین عالمی آیت اللہ سید ابوالقاسم رضوی کے متعلق اپنی معروف کتاب ”اعیان الشیعہ“ میں تحریر فرماتے ہیں:

المولوی السید ابو القاسم بن الحسین بن النقی الرضوی النقیوی الیزدی القمی الحائری الہندی الکشمیری اللاہوری (رہ)

ولد بکشمیر^(۱) و توفي في لاهور ۱۴ محرم سنة ۱۳۲۴. كان عالماً فاضلاً فقیهاً مفسراً من مشاهیر علماء الهند له عدة مؤلفات كلها فارسیة أو بلسان اوردو و سوی کتاب برہان القمر:

(۱) تکلیف المکلفین (فارسی) مطبوع في مجلدين أحدهما في الاصول و الآخر في الفروع.

(۲) برہان شق القمر و رد النیر الاکبر ألفه للنواب ناصر علی خان سنة ۱۲۹۶ و طبع سنة ۱۳۰۱ و ليس له کتاب عربي سواه.^(۲)

(۳) لوامع التنزیل و سواطع التاویل في التفسیر فارسی کبیر و جمع ولده السید علی المتم لتفسیر والده في جزئین تقریظات المشاهیر علی لوامع التنزیل.

(۴) البشرى الحسنی في شرح رسالة السید علی بن شهاب الدین الهمدانی فارسی مطبوع.

(۵) تخریج الآیات و الاحادیث في اثبات امامة الاثنی عشر (فارسی).

(۶) الاصابة في تحقیق حال بعض الصحابة.

(۷) تذكرة الملا الاعلی في الکلام (فارسی).

(۸) زبدة العقائد و عمدة المقاصد في بعض المسائل الكلامية.

(۹) الاجوبة الزاهرة.

(۱۰) ازالة الغین عن بصره العین باثبات شهادة الحسين (ع) (فارسی) مطبوع.

۱۔ علامہ کی ولادت کشمیر میں نہیں ہوئی بلکہ ہندوستان کے شہر ”فرخ آباد“ میں ہوئی ہے جیسا کہ سوانح قاسمی میں ذکر ہے۔

۲۔ علامہ سید ابوالقاسم کی عربی کتب کی تعداد ۱۰ کے قریب ہے۔ جن کا ذکر متعدد دفعہ اسی جملہ میں کیا گیا ہے۔



- (۱۱) برہان البیان فی الخلافة والامامة وتفسیر اية الاستخلاف بلغة اورد ومطبوع۔
- (۱۲) برہان المتعة۔
- (۱۳) الإيقان فی الجواب عن مسئلة الاجتهاد و الکتمان۔
- (۱۴) تجرید المعبود فی جواب شبه النصاري و اليهود۔
- (۱۵) رسالة لا تدركه الابصار فی نفی رؤيته تعالی و تقدس۔
- (۱۶) معارف الملة فی شرح افتراق الامة و تعیین الناجي منهم۔
- (۱۷) الابانة عن سبب مصاهرة بعض الصحابة (فارسي)۔
- (۱۸) ابطال التناسخ او ابطال او بطلان النسخ و المسخ مطبوع بلاهور۔^(۱)

۵۔ الکنی واللقاب

شیخ محمد عباس قمی (۱۲۹۳ھ - ۱۳۵۹ھ) "الکنی واللقاب" مفسر بزرگوار کے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں:

ابن الحسین الرضوي القمي اللاهوري، كان عالما جليلا مفسرا متبحرا، له عدة مصنفات منها: كتاب برهان شق القمر ورد النير الاكبر كتبه للنواب ناصر علي خان سنة ۱۲۹۶ و منها لوامع التنزيل في التفسير فارسي كبير الى غير ذلك.^(۲)

۶۔ مصنفی المقال فی مصنفی علم الرجال^(۳)

آیت اللہ بزرگ تهرانی اپنی کتاب مصنفی المقال میں آیت اللہ سید ابو القاسم حارّی کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:

۱۔ سید محسن الامین، اعیان الشیعة، ج ۳، ص ۴۶۲، دار التعارف للمطبوعات، طبع: نجف، ۱۳۱۹ ہجری مطابق ۱۹۹۸ عیسوی۔

۲۔ حاج شیخ عباس قمی، الکنی واللقاب، ج ۱، ص ۱۳۱، مکتبہ الصدر، چاپ: نجف، تہران ۱۳۶۸ شمسی۔

۳۔ علامہ آقا بزرگ تهرانی نے اپنی تین کتابوں میں علامہ ابو القاسم کا تذکرہ کیا ہے کتاب "الذریعة إلی تصانیف الشیعة" میں بعض تصانیف کا ذکر ملتا ہے اور کتاب "مصنفی المقال فی مصنفی علم الرجال" علامہ کی جانب مختصر اشارہ اور رجال سے متعلق ان کی ایک کتاب کا ذکر ہے لیکن "نقباء البشر فی القرن الرابع عشر" کے جزء اول کے پہلے حصہ میں نسبت تفصیلی حالات اور تصنیفات کے نام ملتے ہیں۔ یہاں مذکورہ دونوں کتابوں کے مطالب ذیل میں بلا کم و کاست نقل کئے جاتے ہیں۔

(الحاج السيد...) ابن حسين بن النقي المتوفي بلاهور (۱۳۲۴) له كتاب «الاصابة» في تحقيق حال بعضي الصحابة. حكاہ بعض المطلعين علي فہرس تصانیفہ^(۱).

۷۔ طبقات اعلام الشیعہ

اسی طرح آقاى بزرگ تہرانى اپنى دوسرى كتاب طبقات اعلام الشیعہ آیت اللہ سید ابو القاسم حارّی کے ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں:

السید ابو القاسم اللاهوري (ره)

«هو السيد أبو القاسم بن الحسين بن النقي الرضوى القمي اللاهوري الهندي عالم جليل ومصنف مكثّر وتقي صالح - ولد في كشمير^(۲) وتوفي في لاهور في (۱۴ محرم ۱۳۲۴) له تصانيف كثيرة جلها فارسية منها تفسيره الكبير الموسوم به (لوامع التنزيل) خرج منه مجلدات لكل جزء من القرآن مجلد والحق به ولدزه السيد علي مجلدات اخر وله (البشرى) في مجلدين و(ناصر العترة) و(برهان المتعة) و(سيادة السادة) و(رسالة الابرار) و(ابطال التناسخ) او بطلان المسخ و(النسخ) وتجريد المعبود و(رسالة النور) و(جواب لاجواب) و(خير خير پورى) و(ازالة الغين) في رؤية العين و(نفي الاجبار) و(عصمة الأنبياء) و(نفي الروية) و(الأجوبة الزاهرة) و(الجواب بالصواب) و(الحقايق المدنية) و(برهان البيان) و(الأنوار الخمسة) و(الإركان الخمسة) ترجمة للأنوار بالاردوية و(زبدة المعارف) و(جواب العين) وحكمة الايلام و(أرض العتاق) و(برهان شق القمر) و قد طبع

۱۔ شیخ بزرگ طہرانی، مصنفی المقال فی مصنفی علم الرجال، ص ۳۷، طبع دوم ۱۳۰۸ ہجری، دارالعلوم للتحقیق والطباعة والنشر والتوزیع، بیروت۔ لبنان۔

۲۔ علامہ کے بارے میں یہ تحریر کناک ان کی ولادت کشمیر میں ہوئی ہے، اشتباہ ہے۔ یہ بات قطعی ہے کہ آپ کی ولادت ہندوستان کے شہر ”فرخ آباد“ میں ہوئی ہے۔ آقاى محسن عالمی اور آقاى بزرگ تہرانى نے یہ کشمیر میں ولادت والی بات کہاں سے نقل کی ہے اب تک معلوم نہیں ہو سکا۔

هذه التصانيف جلها المغفور له النواب نوازش علي خان الكابلي نزيل لاهور
وناصر علي خان المروج للمذهب الجعفرى هناك وهو الذى طلب نزول
المترجم له إلي لاهور منزلها وتمكن من تأليف هذه الكتب بتأييد النواب المذكور
جزاهما الله و العالمين لوجه الله خير جزاء المحسنين»^(۱)

۸۔ علماء معاصر

عالم ربانی مرزا علی واعظ خراسانی اپنی کتاب ”علماء معاصر“ میں تحریر فرماتے ہیں:

آیت الله سید ابو القاسم قمی لاهوری (ره) (ق. ۵۰)

صاحب الکتنی و الانقلاب می نویسد:

«أبو القاسم بن حسين رضوی قمی لاهوری عالم جلیل، مفسر
متبحری بود مصنفات عدیده دارد، من جمله کتاب برهان شق القمر و
رد النیر الاکبر که آن را برای نواب ناصر علی خان سنه ۱۲۹۶ نوشته و
از آن جمله «لوامع التنزیل» در تفسیر فارسی و کتاب کبیری است الی
غیر ذلک»^(۲)

صاحب الذریعة إلی تصانيف الشيعة می نویسد:

«برهان شق القمر و رد النیر الاکبر تألیف مولوی سید ابو القاسم قمی
لاهوری صاحب لوامع التنزیل (متوفی در ۱۴ محرم سنه ۱۳۲۴ هجری)
و لوامع التنزیل سنه ۱۳۰۱ هجری) طبع شده و برهان عربی بر خلاف
تصانيف فارسیه و اوردویه اوست و مرتب است بر مقدمه و دو مقصد
و خاتمه، و در آن کتاب اثبات کرده اعجاز شق القمر و رد شمس دو
مرتبه برای امیر المومنین و تکلم شمس را با آن جناب به آن نحوی
که در احادیث شریفه وارد شده است»^(۳)



۱۔ شیخ آقا بزرگ تهرانی، نقباء البشر فی القرن الرابع عشر، ج ۱ ص ۶۶، رقم ۱۵۲، دارالمرقئی للنشر، مشهد.

۲۔ حاج شیخ عباس قتی، الکتنی و الانقلاب، ج ۱، ص ۱۳۵.

۳۔ شیخ بزرگ طهرانی، الذریعة إلی تصانيف الشيعة، ج ۳، ص ۹۶.

مؤلف گوید:

تفسیر لوامع التنزیل و سواطع التأویل تفسیر مفصل مبسوطی است مشتمل بر سی مجلد^(۱) و محتوی بر تحقیقات شریفه و مطالب مهمه و اقوال علماء و اخبار آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام و در تضاعیف مطالب و بیانات بہ تألیفات خود اشارہ فرمودہ، منها کتاب ناصر العترة الطاهرة و کتاب معارف الملة الناجية والتاریة در صفحہ ۲۴، و کتاب صراط المستقیم صفحہ ۶۶ و رسالہ نفی الاجبار عن الفاعل المختار صفحہ ۸۶ در مجلد اول ذکر کردہ است.

نقل دو کلمہ از تفسیر لوامع

دو قسم بودن باران (ص ۱۲۵) گوید:

«در درّ مشور مروی است کہ بارانی کہ از آسمان است، از آن گیاه می‌روید و آنچه از دریای شور را بر می‌دارد حرکت آن و ابر و رعد و برق شیرین می‌سازد و از آن سبزه نمی‌روید.»

مروارید شدن آب از باران آسمان گوید:

«در کتاب المطر ابو الدنیا از ابن عباس دو روایت کردہ کہ خدا می‌آفریند مروارید را در اصداف از باران آسمان، دانه بزرگ از قطره بزرگ و دانه کوچک از قطره کوچک می‌باشند.»^(۲)

۹۔ نقوش لاہور نمبر ۲

مجتہد العصر مولانا سید ابوالقاسم

۱۔ اکثر تذکرہ نگاروں نے تصریح کی ہے کہ "تفسیر لوامع التنزیل و سواطع التأویل" کی کل ۲۷ جلدیں ہیں جس میں صرف دس جلدیں چاپ ہوئیں۔ باقی نسخہ خطی کی صورت میں ہیں۔ چاپ شدہ دس جلدوں کے عکسی نسخے ادارہ مآب میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے مکمل خطی نسخے قم میں آیت اللہ مرعشی نجفی کے کتابخانے میں موجود ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے اسی شمارہ میں موجود مقالہ بعنوان "فہرست نسخہ‌های خطی لوامع التنزیل و سواطع التأویل" کی طرف رجوع کریں۔ کتابخانہ عمومی حضرت آیۃ اللہ مرعشی نجفی، ج ۷، ص ۱۳۲۹۵۔

۲۔ حاج میرزا علی واعظ خیابانی، علمای معاصر، ص ۱۳۹۔ چاپ اول، دفتر نشر نوبہ اسلام، قم ۱۳۸۲۔



”یہ ایک تھمیری الاصل فاضل اور شیعہ صاحبان کے مشہور مجتہد تھے۔ معقول و منقول پر کافی عبور رکھتے تھے۔ ممالک اسلامیہ کی بھی آپ نے سیاحت کی تھی اور ہر جگہ سے فیض حاصل کیا تھا۔ آپ نے لاہور میں شیعہ طلباء کے لیے مدرسہ امامیہ جاری کیا جو عرصہ تک بڑی کامیابی سے چلا رہا۔ قرآن کریم کی ایک نہایت مفصل تفسیر آپ نے لکھنے کا ارادہ کیا تھا جس کے متعلق خیال تھا کہ ۳۰ جلدوں میں ختم ہوگی۔ مگر ابھی بارہ جلدیں لکھی گئی تھیں کہ پیغام اجل آگیا اور آپ نے ۱۴ محرم ۱۳۲۴ھ کو انتقال فرمایا۔ مولانا سید علی حائری آپ ہی کے فرزند ارجمند تھے۔“ (۱)

۱۰۔ مشاہیر علماء ہند

سید العلماء علامہ سید علی نقی النقیویؒ (۱۳۲۳-۱۴۰۸ھ۔ ق) اپنی کتاب ”مشاہیر علماء ہند“ جو حال ہی میں پہلی مرتبہ نجف اشرف سے چھپی ہے۔ اس کتاب میں آیت اللہ سید ابوالقاسم رضویؒ کے حالات لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

السید ابو القاسم بن الحسین الرضوی القمی اللاہوری

مکانته: کان من مشاہیر علماء الہند، مرجعا فی بلادہ.

اساتذتہ: قرا علی: (۱) سلطان العلماء السید محمد، و علی ۲. ممتاز العلماء

السید محمد تقی .

دورہ فی بلادہ: فرجع الی بلدۃ لاہور ، و عاضدہ النواب نوازش علی

خان الکابلی، فاشتغل بترویج الشریعۃ الغراء.

مولفاته: لہ من التصانیف: ۱. لوامع التنزیل فی تفسیر القرآن؛ فارسی ہرز

منہ ثلاثۃ عشر مجلدا ضخاما، (۲) و لو تم لکان ثلاثین مجلدا. ۲. سیادۃ السادۃ. ۳.

۱۔ نقوش ۹۲، لاہور نمبر ۲، ص ۹۱۴، ادارہ فروغ اردو، لاہور، فروری ۱۹۹۲ عیسوی۔

۲۔ آیت اللہ سید ابوالقاسم رضویؒ فقط بارہ (۱۲) جلدیں مکمل کی تھیں ابھی تیرہویں جلد شروع کی اور ۸۰ صفحہ تک پہنچے تھے کہ پیغام اجل

آگیا۔ اس کے بعد اس جلد کو آپ کے فرزند علامہ سید علی حائری رضویؒ نے مکمل کیا۔

برهان شق القمر و رد النير الاكبر. ٤. برهان المتعة. ٥. معارف الملة الناجية و النارية. ٦. زبدة العقائد و عمدة المقاصد. ٧. عصمة الأنبياء والملائكة. ٨. تخريج الآيات والاحاديث في أثبات الائمة الاثني عشرة: يقرب من أربعين كراسا. ٩. وقاية الإنسان عن تلبس شياطين الإنس والجان. ١٠. ناصر العترة الطاهرة. ١١. نفي رؤية الله. ١٢. هداية الأطفال. ١٣. تكليف المكلفين. في مجلدين. ١٤. حجج العروج: في إثبات معراج النبي (ص). ١٥. الأنوار الخمسة. ١٦. الجنة الواقعة والجنة الباقية: في إثبات مشروعية زيارة المعصومين (ع) وكيفيتها، و الفاظها. ١٧. حاشية علي شرح الفصول. ١٨. للفاضل المقداد الحلبي في الكلام. ١٩. الإنابة في علة مصاهرة بعض الصحابة. ٢٠. ضياء النسمة. ٢١. الأركان الخمسة. ٢٢. غار بنجكانه. ٢٣. الصيام الواجبة. ٢٤. هداية الغالية. ٢٥. خلاصة الأصول. ٢٦. تذكرة الملا الأعلي في الكلام. ٢٧. الاصابة في تحقيق حال بعض الصحابة. ٢٨. الإيقان في جواب مسألة الاجهار والكتمان. ٢٩. رسالة الخلافة. ٣٠. البشري بالحسني: في شرح رسالة المودة في القربي للسيد علي الهمداني من العامة. ٣١. براهين اللعنة علي أعيان الملائعة. ٣٢. التذكرة في شرح النبصرة. ٣٣. لآية الله العلامة الحلبي. ٣٤. حاشية علي شرح التجريد للعلامة. ٣٥. حاشية علي شرح التجريد للقوشجي. ٣٦. لاتدركه الابصار في نفي رؤية الله بالانظار. ٣٧. بطلان النسخ و المسخ. ٣٨. نفي الاجبار عن الفاعل المختار. ٣٩. ازالة الغين في رؤية العين. ٤٠. جواب لاجواب. ٤١. تجريد المعبود. ٤٢. الأجوبة الزاهرة. ٤٣. الجواب بالصواب. ٤٤. الخصائص اللدنية: في شرح الخصائص العلوية للنسائي. ٤٥. برهان البيان. ٤٦. زبدة المعارف. ٤٧. جواب العين. ٤٨. حكمة الايلام. ٤٩. أرض العناق. وغير ذلك.

وفاته: توفي في العشر الثاني من المائة الحاضرة من الهجرة.

عقبه: وخلف ولده العالم السيد علي الحائري اللاهوري الآتي ذكره ان شاء الله.^(١)

حجۃ الاسلام مولانا الحاج مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ صدر الافاضل ”لہنی کتاب“ ”مطلع انوار“ میں تحریر فرماتے ہیں:

ابوالقاسم حارّی (۱۲۴۹ھ / ۱۸۳۳ء / ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء)

لاہور میں فقہی اور علمی سرگرمیوں کے محرک اول جناب مولانا ابوالقاسم حارّی تھے۔ مولانا موصوف کشمیری الاصل ور ضوی النسل بزرگ تھے۔ موصوف ۱۲۴۹ھ / ۱۸۳۳ء فرخ آباد (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سید حسین قم سے کشمیر منتقل ہوئے^(۱) اور پشینہ کلار و باد کرنے لگے۔ وہ تجارت کے لیے لکھنؤ جایا کرتے تھے۔ مولانا ابوالقاسم بن سید حسین اسی زمانے میں بمقام فرخ آباد پیدا ہوئے اور لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی۔ ان کے اساتذہ میں سلطان العلماء سید محمد صاحب اور سید العلماء مولانا سید حسین^(۲) صاحب کے نام سے مشہور ہیں۔

مولانا ابوالقاسم، نیک، پرہیزگار، وسیع النظر، قادر البیان عالم تھے ان کی قابلیت و تقویٰ سے متاثر ہو کر نواب علی رضا خاں فزلباش اپنے ساتھ لاہور لے آئے۔^(۳) ابوالقاسم صاحب نے لاہور کو دینی و علمی مرکز بنانے میں بڑا کام کیا۔ موچی دروازے میں مسجد و مدرسہ کی تاسیس ہوئی، جمعہ و جماعت کا قیام ہوا۔ مدرسے کے اخراجات اور طلبہ کا قیام و طعام نواب صاحب قزلباش برداشت کرتے تھے، بلکہ اس سلسلے میں وقف بھی قائم کیا۔ مولانا خود درس بھی دیتے



۱۔ ہم نے سوانح قاسمی اردو میں اس جگہ حاشیہ لکھتے ہوئے تفصیل کے ساتھ اس بات کا ذکر کیا ہے کہ سید حسین قمی اول ۸۲۱ھ میں قم سے کشمیر منتقل ہوئے یہ بزرگ ہستی سید ابوالقاسم کے جدِ اعلیٰ ہیں نہ کہ والد، علامہ کے والد سید حسین قمی دوم کشمیر میں پیدا ہوئے اور لاہور میں مدفون ہیں۔

۲۔ اکثر کتب حتیٰ کہ سوانح قاسمی میں بھی سید العلماء کے بعد سید تقی کا نام لکھا ہوا ہے جو بعد کے علماء کے لیے وجہ تشویش ہے کیونکہ سید تقی ممتاز العلماء سے ملقب ہیں نہ سید العلماء سے۔ اس لیے ندوی سلطان العلماء کے بعد ابنِ انبیہ لکھا ہے اور سید العلماء علامہ سید علی نقی نے مشاہیر علماء ہند میں سلطان العلماء کے ممتاز العلماء سید تقی کی تصریح کی ہے۔
۳۔ یہ بات قابلِ تحقیق ہے کہ قزلباش صاحب کہاں سے علامہ کو اپنے ساتھ لائے۔

تھے اور عطا بھی فرماتے تھے۔ ان کے فیوض سے پنجاب میں شیعہ علوم و فنون، حدیث و تفسیر، فقہ و عقائد کے چرچے ہوئے۔ مولانا کو قرآن مجید سے بے حد عشق تھا۔ انہوں نے ملکی رجحانات و ضروریات کے مطابق مفصل تفسیر لکھنا شروع کی۔ اس وقت شیعوں پر چاروں طرف سے حملے اور اعتراض ہو رہے تھے۔ لہذا تفسیر میں اس پہلو پر زیادہ زور دیا گیا۔ مولانا نے نادر اور قیمتی کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا تھا، جس میں تفسیر کا مجموعہ بہت زیادہ تھا۔

مولانا ابوالقاسم حائری نے اپنے علم و تقدس سے لاہور کے اپنے بیگانے ہر ایک کو اپنا گردیدہ بنالیا۔ وہ فارسی زبان میں بے تکلف گفتگو کرتے اور لکھتے تھے۔ ان کے تمام تالیفات فارسی ہی میں ہیں۔^(۱) مولانا ابوالقاسم حائری نے حج و زیارات کا سفر کیا، اس سفر میں وہ شیخ مرتضیٰ انصاریؒ اور علامہ اردکانی وغیرہ کے درس میں حاضر ہوئے اور ان سے اجازت لے لی۔ پچاس سال کے لگ بھگ لاہور میں مساجد، جماعت، عز خانے، مجالس اور علمی حلقے قائم ہو گئے۔ چونکہ مولانا بہت بااخلاق، خوش مزاج، سیرت و صورت میں کشش رکھتے تھے۔ اس لیے نیچری، عیسائی، آریہ، یہود، اور مختلف فرقے اور مختلف عقیدے کے افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور اپنے شبہات دور کرتے تھے۔ مولانا کی وفات ۱۴ محرم ۱۳۲۴ھ کو ہوئی (کافور و کفن جو مشاہد مشرف سے مس کر کے ساتھ رکھتے تھے اسی سے حنوط و کفن دیا گیا) اور گامے شاہ کی کربلا میں سپرد لحد ہوئے۔

اولاد: مولانا سید علی حائری۔ مولانا سید ابوالفضل۔

تصانیف: مولانا کی قلمی کوششیں پنجاب کی علمی تاریخ اور فارسی زبان کی خدمات کے سلسلے میں ہمیشہ قدر کی نظر سے دیکھی جائیں گی لیکن ان کی تفسیر لوامع التنزیل: بر صغیر کی تفسیر نویسی میں مایہ ناز کتاب ہے۔ مطالعہ و تحقیق و مباحث عقائد و استدلال کے بہترین



حوالے موجود ہیں۔ اس کی زبان سادہ اور رواں ہے۔ اس کی بحث دل کش اور مفید ہے۔ ہر پارے کی ایک جلد اور ہر جلد کے ساتھ ساتھ علماء کی رائے چھپی ہے۔ (مولانا ابوالقاسم نے بارہ جلدیں لکھی ہیں) لوامع التنزیل کے علاوہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کی ایک مختصر فہرست یہ ہے۔ شرح تہرہ علامہ حلی (عربی) قلمی حاشیہ۔ بر شرح مہادی الاصول قلمی۔ تعلیقہ بر شرح میر عبدالوہاب قلمی۔ جنتہ الواقعہ دو جلد (عقائد و فروع) قلمی۔ معارف ملت ناچہ (فارسی) ناصر السعۃ الطاہرہ (فارسی) برہان التہ (فارسی) البشری شرح مودۃ القرنی ۲ جلد (فارسی) حقائق نسائی (فارسی) حج العروض (عربی) سیادۃ السادہ در انساب۔ تجرید المعجود (فارسی) ابطال تنازع (فارسی) جواب لا جواب (اثبات عزتواری، فارسی) خیر خیر پوری مناظرہ۔ نفی الجبر مناظرہ۔ نفی رویت اللہ مناظرہ۔ اجوبہ زائرہ مناظرہ۔ جواب باصواب در طعام اہل کتاب (عربی) جواب العین در وجہ کسوفین (فارسی)۔ ارکان خمسہ (فقہ) اردو۔ ہدایۃ الغالیہ (فارسی) برہان البیان در آیہ استخلاف (فارسی) انوار خمسہ فقہ (فارسی) ہدایۃ الاطفال (فارسی) تکلیف الکفین حصہ اول عقائد۔ دوم فروع (فارسی) حکمتہ الایلام۔ ارنادو اعجاز علی بوقت خلافت۔ بعد مالا بد بحث قبلہ۔ غروب الشمس۔ خلاصہ الاصول در اصول فقہ (عربی قلمی) ہند کرہ ملا علی (کلام) فارسی، قلمی۔ راجین اللعنہ (عربی) قلمی۔ زبدۃ العقائد (فارسی قلمی) تعلیقہ بر شرح مقداد بر فصول طوسی۔ تعلیقہ بر شرح تجرید علامہ تعلیقہ بر تہذیب الاصول علامہ۔ صیانت الانسان (فارسی) اجوبہ اسئلہ نصاری۔ رسالہ نوروز (فارسی) تخریج الآیات۔ ابانہ در مصاہرت صحابہ (عربی) ^(۱)

۱۲۔ تذکرہ علماء امامیہ پاکستان^(۱)

سید عارف حسین نقویؒ اپنی کتاب ”تذکرہ علماء امامیہ پاکستان“ میں تحریر فرماتے ہیں:

نام: مولانا سید ابوالقاسم الحارثی مرحوم

ولدیت: سید حسین مرحوم

ولادت: ۱۲۴۹ھ

وفات: ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ شب شنبہ بمعارضہ سرسام

مدفن: کربلا گامے شاہ، لاہور

مولانا سید ابوالقاسم الحارثی کے جد امجد سید حسین القمی، قم سے کشمیر تشریف لائے تھے، آپ کی چوتھی پشت میں سید حسین ایک قابل تاجر تھے۔ مولانا سید ابوالقاسم الحارثی ۱۲۴۹ھ میں فرخ آباد میں پیدا ہوئے۔ والد کی خواہش تھی کہ تجارت کی طرف متوجہ ہوں مگر وہ علوم دین کی طرف راغب ہو گئے۔^(۲)

لکھنؤ میں جناب سلطان العلماء اور سید العلماء کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اور مقدمات فقہ، عقاید و اصول فقہ و تفسیر اور حدیث کی سند فراغت یہیں سے حاصل کی، کچھ عرصہ لاہور قیام رہا جب جناب نوازش علی خان اور نواب ناصر علی خان نے حج کا ارادہ کیا تو آپ کو ہمراہ لیا۔

بعد اداۓ حج برائے زیارت عتبات عراق تشریف لائے۔ حضرت شیخ مرتضیٰ انصاری اور علامہ اردکانی مرحوم سے کافی استفادہ کیا اور فاضل ہندی کا خطاب ملا اور اجتہاد کے اجازت نامے بھی ملے۔ علمائے شیعہ از قم، کرمان، اصفہان اور مشهد سے فیض اٹھاتے ہوئے واپس لاہور تشریف لائے اور ایک

۱۔ جناب سید حسین عارف نے شیعہ قوم پر یہ عظیم احسان کیا ہے کہ برصغیر کے علماء کے حالات اور ان کا تعارف اپنی کتب میں لکھ کر قوم کی ہدایت کے لیے سرمایہ فراہم کیا ہے۔ اس مجلہ کی تدوین کے لیے سید بزرگوار نے ہی ”سوانح قاسمی“ کی تصانیف ہی کی تھی کہ جامعۃ المنتظر لاہور کی لائبریری میں موجود ہے۔ لیکن افسوس کہ جب یہ مجلہ تیار ہوا تو سید ہم میں موجود نہیں ہیں۔ قارئین سے سید بزرگوار کے بلندی درجات کے لیے سورہ فاتحہ کی پیکل کی جاتی ہے۔



مدرسہ جاری فرمایا جس کے جملہ مصارف نواب صاحب مرحوم برداشت کیا کرتے تھے۔ آپ کی تحریک سے نواب صاحب نے پشاور اور لاہور میں شیعوں کے لئے مساجد بنوائیں۔^(۱)

آپ کی مجالس میں حنفی، اہل حدیث، نئے تعلیم یافتہ، آریہ اور عیسائی سبھی شریک ہوتے تھے۔ آپ نے اپنے وفات کی پیش گوئی ایک ہفتے قبل کر دی تھی۔ عالم احتضار سے پہلے اپنے فرزند علامہ سید علی حارّی کو بلا کر حسب ذیل وصیتیں کیں:

- ۱۔ اے فرزند! مرنا برحق ہے، خیر عواقب امور کے لئے ہمیشہ دعا کرنی چاہیے۔
- ۲۔ زہد و تقویٰ من اللہ رکھنا چاہیے۔
- ۳۔ ہمیشہ تزکیہ نفس، تصفیہ قلب بہ پابندی اکل حرام سے اجتناب لازم ہے۔
- ۴۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہیے۔
- ۵۔ میری میت پر جہاں عوام الناس کی طرح گریہ وزاری نہ ہونی چاہیے بلکہ تسبیح و تحلیل و تحمید رب المجید اور صلوٰۃ سے کام لیں۔
- ۶۔ کتب خانہ ضائع نہ ہونے پائے۔
- ۷۔ بارہ مجلدات میں جو چھ غیر مطبوعہ ہیں ان کے انطباع کی کوشش کی جائے اور اپنی باقی عمر کو اس تفسیر کی ۱۸ جلدوں کے مرتب کرنے میں صرف کر دو۔

آپ کا انتقال ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ کو ہوا، علامہ سید علی حارّی نے نماز جنازہ پڑھائی آپ کے لئے جاہجا مجالس فاتحہ خوانی ہوئیں۔ شعراء نے مرثی و تارنخیں نظم فرمائیں، سید موسیٰ کلیم لاہوری کا مادہ تاریخ یہ ہے۔

عازم خلد شد فقیہ جلیل^(۲)

آپ کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ عربی، فارسی، اردو تصانیف کی تعداد ۶۲ بتائی جاتی ہے جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں:

۱۔ مولانا سید محمد حسین نوگانونی، تذکرہ بیہا فی تاریخ العلماء، ص ۳۹۔

۲۔ مولانا سید محمد حسین نوگانونی، تذکرہ بیہا فی تاریخ العلماء، ص ۴۰۔

۱۔ تفسیر لوامع التنزیل (۱۲ مجلدات) ۲۔ البشری شرح مودۃ القرنی، دو مجلدات ۳۔ معارف ملتہ ناجیہ
 ۴۔ ناصر العترة الطاهرة ۵۔ برہان المتع ۶۔ حقائق لدنی شرح خصائص امام نسائی ۷۔ حج العروض (عربی) ۸۔
 شق القمر، عربی ۹۔ سیادة السادة ورنساب ۱۰۔ تجرید المعبود ۱۱۔ ابطال تناخ ۱۲۔ جواب لاجواب در اثبات
 عزاداری ۱۳۔ خیر خیر پوری، مناظرہ ۱۴، رسالہ نفی الجبر ۱۵۔ نفی رویۃ اللہ ۱۶۔ اجوبہ زائرہ، مناظرہ ۱۷۔
 جواب باصواب در طعام اہل کتاب ۱۸۔ جواب العین در وجہ کسوفین ۱۹۔ ارکان خمسہ در فقہ اردو ۲۰۔ ہدایۃ
 الغالیہ در جواب غالیہ ۲۱۔ برہان البیان در آیۃ اختلاف ۲۲۔ انوار خمسہ در فقہ، اردو ۲۳۔ ہدایۃ الاطفال در
 عقاید ۲۴۔ تکلیف الکفین حصہ اول در عقائد ۲۵۔ تکلیف الکفین حصہ دوم در فروع دین ۲۶۔ ارض العتاق
 در اباحت زمین کربلا ۲۷۔ حکمت الایلام در اثبات ابتلاء ۲۸۔ رسالہ ابراز و اعجاز علی بوقت خلافت ۲۹۔ رسالہ
 تعبد المابد و وجہ سجدہ کردن بطرف کعبہ ۳۰۔ رسالہ غروب الشمس^(۱)

مندرجہ ذیل کتب ابھی طبع نہیں ہوئیں:

۱۔ خلاصۃ الاصول در اصول فقہ، عربی ۲۔ تذکرہ ملائے اعلیٰ ۳۔ براہین اللغہ، عربی ۴۔ زبدۃ العقائد
 ۵۔ تعلیقہ بر شرح شیخ مقداد بر فصول طوسی ۶۔ تعلیقہ بر شرح تجرید علامہ ۷۔ تعلیقہ بر تہذیب الاصول
 علامہ ۸۔ صیان الانسان ۹۔ اجوبہ اسولہ نصاریٰ ۱۰۔ تعلیقہ بر شرح باب حادی عشر، عربی ۱۱۔ رسالہ خمس
 سادات ۱۲۔ رسالہ نوروز ۱۳۔ رسالہ تخریج الآیات ۱۴۔ ربانہ در مصاہرہ صحابہ ۱۵۔ تعلیقہ بر شرح میر عبد
 الوہاب، عربی ۱۶۔ شرح تبصرہ علامہ، عربی ۱۷۔ جنۃ الوافیہ جلد دوم در فروع دین ۱۸۔ تعلیقہ بر شرح مہادی
 الاصول علامہ ۱۹۔ جنۃ الوافیہ جلد دوم در فروع دین ۲۰۔ الحقائق المدنیہ ۲۱۔ برہان البیان ۲۲۔ عصمۃ الانبیاء
 ۲۳۔ زبدۃ المعارف ۲۴۔ برہان شق القمر^(۲)

۱۔ محمد الدین فوق، مشاہیر کشمیر، ص ۱۰۸۔

۲۔ براہین اللغہ نامی مفسر علامہ کی کوئی کتاب نہیں ہے، بلکہ اس کا نام ”براہین اللغۃ“ ہے، اس کا قلمی نسخے کا عکس ”کتابخانہ مرکز احیاء آثار
 برصغیر“ میں موجود ہے۔

۳۔ مولانا سید محمد حسین نوگافوی، تذکرہ میں مہاتمی تاریخ العلماء، ص ۳۰؛ آغاز درگ طہر فی حقیقت اعلام الشیعہ تہذیب البشریت، ص ۶۷۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ مولانا سید ابو القاسم الحائری اور ان کے صاحبزادے حضرت علامہ سید علی الحائری اعلیٰ اللہ مقامہانے پنجاب و سندھ میں مذہب حقہ کی خوب خدمت کی ہے، مولائے کریم اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے۔ ضروری ہے کہ ان کی وہ کتب جو ابھی تک زیور اشاعت سے آراستہ نہیں ہو سکیں انہیں جلد از جلد چھپوا کر محفوظ کر لیا جائے۔^(۱)

۱۳۔ فہرس التراث

محمد حسین الحسینی الجلالی دامت برکاتہ اپنی کتاب ”فہرس التراث“ میں تحریر فرماتے ہیں:

ابو القاسم الرضوی اللاہوری (۱۳۲۴)

الحاج السيد ابو القاسم بن الحسين النقي الرضوي القمي الحائري اللاهوري كذا ذكره شيخنا العلامة، ولكن جاء في سيادة السادة أن نسب المؤلف هكذا:

«ابو تراب السيد علي و ابو المحاسن زين العابدين ابني ابي القاسم المعروف بالقاسم بن الحسين بن النقي بن الحسين بن علي بن ابي الحسن بن محمد المدفون قريباً من أحمد پوره، ابن السيد حسين القمي بن محمد بن أحمد بن منهاج بن جلال بن قاسم بن علي بن حبيب بن حسين بن أحمد تقيب قم، بن آغا علي محمد الأعرج بن أحمد بن موسي المبرقع بن الامام النقي بن الإمام علي بن موسي الرضا عليه السلام.»

و مما قال شيخنا العلامة:

«عالم جليل ومصنف مكثرت وتقي صالح، ولد في كشمير^۲ وتوفي في لاهور في ۱۴ محرم ۱۳۲۴ هـ. ق. له تصانيف جلها فارسية، منها: تفسيره الكبير الموسوم بلوامع التنزيل، خرج منه مجلدات لكل جزء من القرآن مجلد، وألحق به ولده السيد علي مجلدات اخر» ثم عد له ۲۷ مصنف، منها: سيادة السادة ثم قال:

۱۔ سید حسین عارف نقوی تذکرہ علمای امامیہ پاکستان، ص ۱۸-۱۷، ناشر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ۱۳۰۳ ہجری مطابق ۱۹۸۳ عیسوی۔

۲۔ بل ولده «في فرخ آباد» من بلاد هند.

«وقد طبع هذه التصانيف النواب نوازش علي خان الكابلي نزيل لاهور وناصر علي خان المروج للمذهب الجعفري هناك، و هو الذي طلب نزول المترجم الي لاهور فنزلها».

من آثاره:

- (١) لوايع التنزيل و سواطع التأويل: طبع في مدينة لكهنؤ بالهند، (سنة ١٣٢٦. ق.)
- (٢) سيادة السادة: طبع في مطبعة السلطاني بلاهور الباكستان، بدون تاريخ، صورته من نسخة فريدة في مكتبة راجه محمود آباد، بكر بلاء.^(١)

١٣- اعلام الشيعة

شيخ ذا كثر جعفر المهاجر لپني جديد التاليف كتاب "اعلام الشيعة" میں لکھتے ہیں:

ابوالقاسم بن حسين الرضوى القمي اللاهوري الكشميري (١٢٤٩ - ١٣٢٤ هـ / ١٨٣٣ - ١٩٠٦ م) فقيه، مشارك في جملة علوم اسلامية، مصنف غزير القلم متعدد الاغراض بالعربية والفارسية والاردوية. ولد في مدينة فرخ آباد في كشمير.^(٢) درس في لكهنؤ علي السيد محمد و حسين ابني العلامة دلدار علي اللكهنؤي. شخص الي النجف، فدرس علي الشيخ محمد حسين الاردكاني، و حضر أبحاث الشيخ مرتضي الانصاري. و نال منهما اجازة بالاجتهاد. سكن مدداً متفاوتة في كرمان و شيراز و اصفهان و قم لغرض متابعة الدراسة. استقر في لاهور. و بني فيها مدرسة و جامعاً. توفي في لاهور.

له:

- (١) الابانة (فارسي) (٢) ابطال تناسخ (فارسي) (٣) اجوبة اسئلة النصاري (٤) الاجوبة الزاهرة (فارسي) ط. (٥) أرض العتاق لاهل النفاق (فارسي) ط. (٦) الأركان الخمسة اردو ط. (٧) ازالة الغين في رواية العين (فارسي). (٨) الاصابة في تحقيق حال بعض الصحابة. (٩) الأنوار الخمسة (فارسي) ط. (١٠) الايقان في الجواب عن مسألة الاجهار والكتمان. (١١) براهين

١- محمد حسين حسيني جلالى، فہرس التراث، ج ٢، ص ٢٣٨۔

٢- فرخ آباد في الهند لا في كشمير.





اللعنة. ١٢) برهان البيان اردو ط. ١٣) برهان شق القمر و رد التير الاكبر ط. ١٤) برهان
المنفعة (فارسي) ط. ١٥) البشرى بالحسنى (فارسي) ط. ١٦) تجريد المعبود (فارسي) ط. ١٧)
تخريج الآيات والاحاديث في اثبات امامة الائمة الاثني عشر (فارسي). ١٨) التذكرة في
شرح التبصرة للعلامة الحلي. ١٩) تذكرة الملا الاعلي (فارسي) ٢٠) تعبد ما لا بد. ٢١) تعلية
علي الانوار الجلالية للمقداد السيوري. ٢٢) تعلية علي تهذيب الاصول للعلامة الحلي. ٢٣)
تعلية علي شرح التجريد للقوشجي. ٢٤) تعلية علي شرح الباب الحادي عشر ٢٥) تعلية
علي شرح التجريد للعلامة الحلي. ٢٦) تقليد المقلد اردو ط. ٢٧) تكليف المكلفين (فارسي)
ط. ٢٨) اللجنة الواقية واللجنة الباقية (فارسي - عربي) ط. ٢٩) الجواب بالصواب في حكم
طعام اهل الكتاب ط. ٣٠) الجواب العين في تحقيق الكسوفين (فارسي) ط. ٣١) جواب
لاجواب (فارسي) ط. ٣٢) حجة الله البالغة علي الخاصة والعامة (فارسي) ط. ٣٣) حجج
العروج علي اهل اللجوج (فارسي) ط. ٣٤) حقائق لدني (فارسي) ط. ٣٥) حكمة الايام
رحمة الانام (فارسي) ط. ٣٦) خلاصة الاصول. ٣٧) الخلافة. ٣٨) خير خير يورى اوردو
ط. ٣٩) رسالة خمس السادات. ٤٠) رسالة نور (فارسي) ط. ٤١) زبدة العقائد و عمدة
المقاصد. ٤٢) سراج العبادة ط. ٤٣) سيادة السادة (فارسي) ط. ٤٤) الصيام الواجب اردو ط.
٤٥) ضياء النسمة (فارسي) ط. ٤٦) عصمة الانبياء والملائكة. ٤٧) غروب الشمس (فارسي)
ط. ٤٨) لا تدركه الابصار في نفي رؤية الله تعالى بالانتظار (فارسي) ط. ٤٩) لوايح التنزيل
وسواطع التأويل (فارسي) ط. ٥٠) معارف الفرقة الناجية (فارسي) ط. ٥١) ناصر العترة
الطاهرة ط. ٥٢) نفي الاجبار عن الفاعل المختار (فارسي) ط. ٥٣) نماز پنجگانه اردو ط.
٥٤) هداية الاطفال (فارسي) ط. ٥٥) هداية الغافلين ط. ٥٦) وقاية الانسان عن تلبس
شياطين الانس و الجان (فارسي).^(١)

ريحانة الادب : ٥ / ١٢١ - ٢٢ الكني و الالقاب:

شیخ محمد حسین نجفی دامت برکاتہ لہنی معروف کتاب ”احسن الفوائد فی شرح العقائد“ کے مقدمہ میں چودویں صدی ہجری کے متکلمین کے حالات لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

سید ابو القاسم ابن سید حسین الرضوی القمی الالہوری۔ بہت بزرگ مرتبہ عالم و متکلم تھے پنجاب میں ان کی علمی خدمات سنہری حروف کے ساتھ لکھے جانے کے قابل ہیں مرحوم نے علاوہ تفسیر وغیرہ کے علم کلام میں بہت سے کتب در رسائل تصنیف فرمائے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل کتب خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

محارف الناحیہ والناریہ ربان التحد، عشرہ کلد۔ شرح تجرید

علاوہ راس ان کی تفسیر بے نظیر (لوامع التنزیل تیرہویں پارے تک ابھی مباحث کلامیہ

کالیکٹ عمدہ شاہکار ہے۔ قرن چہار دہم ۱۳۲۲ھ۔^(۱)

سید علی ابن سید ابو القاسم معروف بہ علامہ حارّی۔ آپ مولانا ابو القاسم رضوی کے خلف رشید ان کے علم و عمل کے صحیح وارث اور بہت بلند پایہ عالم جلیل و متکلم نبیل تھے مرحوم سید بڑے حرفی القول تھے۔ دین کے معاملے میں بہت سخت تھے اور کسی قسم کی لومہ لائم کی پروا نہیں کرتے تھے۔ پنجاب میں اب جو کچھ علمی چہل پہل ہے اس فضا کے بنانے میں مرحوم حارّی کی مساعی جلیلہ کی بہت کچھ دخل ہے۔ انہوں نے علم کلام کی بڑی خدمت کی اور اس میں گر انقدر آثار باقیہ چھوڑے جیسے غایۃ المقصود فی احوال المہدی الموعود چادر جلد موعظہ مباہلہ۔ فتاویٰ حارّی منہاج السلامۃ بشارات احمدیہ وغیرہ۔

ان کے علاوہ ان کی تفسیر بے نظیر لوامع التنزیل جو کہ ان کے والد ماجد کی تفسیر کی تنہیم و تکمیل ہے اور بجائے خود سورہ قمر تک لکھی گئی ہے بھی جہاں کتب تفسیر میں ایک بہت بلند اور ممتاز مقام رکھتی ہے بلکہ جامعیت و اتادیت میں تمام کتب تفسیر پر گونے سبقت لے گئی ہے وہاں مباحث کلامیہ کا بھی اس میں ایک سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آتا ہے لیکن افسوس کہ قوم کی بے حسی اور ناقدر دانی کی وجہ سے آج تک

یہ پوری تفسیر بے نظیر منظر عام پر نہ آ سکی اور یہ بے نظیر علمی ذخیرہ لاہور کے اندر مرحوم کے صاحبزادہ جناب سید ابوالفضل صاحب رضوی زید مجددہ حقوق طباعت مفت دینے پر تیار ہیں بشرطیکہ کوئی قابل وثوق آدمی اس کی طباعت کے فرائض اپنے ذمے لے لے شامد:

مردی از غیب آید کاری بکند

والله الموفق والمعین

۱۶۔ معجم طبقات المتکلمین

آیت اللہ جعفر سبحانی دامت برکاتہ کی زیر نظر لکھی جانے والی کتاب ”معجم طبقات المتکلمین“ میں آیت اللہ سید ابوالقاسم حائریؒ کے بارے میں یہ عبارت ملتی ہے:

ابو القاسم بن الحسين بن النقي الرضوي الكشميري، اللاهوري، أحد مجتهدین الامامية، ومن اجلاد علمائهم - ولد في مدينة فرخ آباد^(۱) (بکشمیر) سنة تسع وأربعين ومائتين والفا و قرا بعض الكتب الدراسية علي اهل عصره وتلمذ في مدينة لكهنو علي السيد محمد بن دلدار علي النقوي ولازمه في الفقه والاصول والكلام والحديث وعلي اخيه السيد الحسين بن دلدار علي. وسافر إلى العراق فحضر علي مرتضي الانصاري، الحسين بن محمد اسماعيل الاردكاني. وتوجه إلى ايران فتنقل في بعض مدنها.

ورجع إلى بلاده واستقر بمدينة لاهور فابدي نشاطا علميا ودينيا ومذهبا واسعا، حيث عكف علي التأليف في شتي الموضوعات، وعلي بث المعارف والعلوم الإسلامية والعقائد الجعفرية كما انشا مدرسة ومسجدا في المدينة. و كان غزير الانتاج ومع أكثر من خمسين مؤلفاً باللغات الثلاث (العربية والفارسية والاردوية)، منها: حجة الله البالغة علي الخاصة و العامة (ط) بالفارسية في العقائد، زبدة العقائد وعمدة المقاصد بالعربية، عصمة الانبياء و الملائكة بالفارسية، رسالة لا تدركه الأبصار في نفي روية الله بالانتظار (ط) بالفارسية، رسالة نفي الإجماع عن الفاعل المختار (ط) بالفارسية، رسالة هداية الغافلين (ط) بالعربية في أجوبة عدة مسائل كلامية، وقاية الإنسان عن



۱۔ ولد في مدينة فرخ آباد من مدن هند لا في كشمير۔

تلييس شياطين الإنسا و الجان بالفارسية في النبوة الخاصة، رسالة نور بالفارسية في الرد علي شبهات المسيحين، خير خير يوري بالأردوية وهي مناظرة في العقائد، برهان البيان بالأردوية في اهم مباحث الخلافة، والإمامة مع تفسير آية الإستخلاف، أبطال التناسخ (ط) بالفارسية، أجوبة اسئلة النصاري، الأجوبة الزاهرة (ط) بالفارسية في العقائد، تعلية علي (الأنوار الجلالية في شرح الفصول النصيرية) في علم الكلام للفاضل المقداد السيوري الحلبي، تعلية علي شرح (الباب الحادي العشر) في اصول الدين للعلامة الحلبي، تعلية علي شرح القوشجي (تجريد الاعتقاد) للمحقق نصير الدين الطوسي، تجريد المعبود (ط) بالفارسية في الرد علي شبهة النصاري واليهود، تكليف المكلفين (ط) بالفارسية في الأصول والفروع، خلاصة الأصول بالعربية في أصول الفقه، ضياء النسمة (ط) بالفارسية في الفقه، لوامع التنزيل و سواطع التأويل (ط. اكثر مجلداته) بالفارسية في تفسير القرآن المجيد لم يتم، والأنوار الخمسة (ط) بالفارسية في سيرة المعصومين عليهم السلام توفي بمدينة لاهور سنة أربع و عشرين و ثلاثمائة و الف.^(١)

۱۷۔ موسوعة طبقات الفقهاء

آیت اللہ جعفر سبحانی دامت برکاتہ کی نظارت علمی میں لکھی جانی والی کتاب ”موسوعة طبقات الفقهاء“ میں قرن ۱۴ کے فقہاء و مجتہدین کے ضمن میں آیت اللہ سید ابو القاسم رضویؒ کے بارے میں ہمیں یہ عبارت نظر آتی ہے:

ابو القاسم بن السيد حسين بن النقي (النقي) الرضوى الكشميرى ، اللاهورى كان فقيها اماميا مجتهدا مفسرا، مصنفا. ولد في مدينة فرخ آباد (بكشمير) سنة تسع واربعين ومائتين والف. واقام في لكهنؤ، متلمذا علي السیدین: الحسين (سيد العلماء) ومحمد (سلطان العلماء) ابني دلداری علي النقوي اللکهنوي. وارتحل إلي العراق، فاختلف إلي حلقات درس مرتضي بن محمد امين الانصاري الدزفولي النجفي، وحسين بن محمد اسماعيل الاردكاني



الحائري، وحصل علي اجازة الاجتهاد منهما وسافر إلى ايران، وتنقل في عدة مدن فيها مثل
شيراز وقم وكرمان واصفهان ومشهد.

وعاد إلى بلده، فسكن لاهور، وتصدي بها للبحث والتدريس وبث المعارف الإسلامية،
وبني مدرسة ومسجدا. والف كتب ورسائل باللغات الفارسية والاردوية والعربية، منها: التذكرة
في شرح التبصرة. اي تبصرة المتعلمين في الفقه للعلامة الحلبي. بالعربية، رسالة فتوائية بالاردوية
سماها تقليد المقلد (مطبوع)، الجواب بالصواب في حكم طعام اهل الكتاب (مطبوع) بالفارسية
تعليقه علي (تهذيب طريق الوصول إلى علم الأصول) في أصول الفقه للعلامة الحلبي، خلاصة
الأصول بالعربية الأصابة في تحقيق حال بعض الصحابة بالعربية، تفسير كبير بالفارسية سماه
لوامع التنزيل وسواطع التأويل (مطبوع، أكثر مجلداته) ناصر العترة الطاهرة (مطبوع) في
الحديث بالعربية والفارسية، هداية الإطفال (مطبوع) في العقائد بالفارسية، هداية الغافلين
(مطبوع) في أجوبة عدة مسائل كلامية بالعربية، تجريد المعبود (مطبوع) في الرد علي شبه
اليهود والنصارى بالفارسية، الأنوار الخمسة (مطبوع) في سيرة المعصومين عليهم السلام
بالفارسية، أبطال تناسخ (مطبوع) في مجلدين بالفارسية، وغير ذلك توفي في لاهور سنة أربع
وعشرين وثلاثمائة و الف.^(۱)

۱۸- اعلام الهند

محقق معاصر جناب طرمی زید عزه لینی کتاب "اعلام الهند" میں رقمطراز ہیں؛

ابو القاسم بن الحسين اللاهوري (۱۲۴۹، ۱۳۲۴ھجری / ۱۸۳۳، ۱۹۰۹ م)

السيد أبو القاسم بن الحسين بن النقي بن أبي الحسن بن محمد الرضوي القمي الكشميري

اللاهوري الهندي، عالم جليل مفسر متبحر و مصنف مكثر و زاهد تقى.

ولد في (فرخ آباد) في ۱۴، محرم ۱۲۴۹هـ، و اشتغل بالعلم منذ صباه، ولازم السيد محمد بن

دلدار علي النصير آبادي، وأخذ عنه الفقه والأصول والكلام والحديث واجازه السيد المذكور

^۱ موسوعة طبقات الفقهاء، ج ۱۳، ص ۴۴، شماره ۷۴۴۷.

و ابن أخيه السيد تقي، ثم سافر للحج والزيارة وبعدها زار العراق وجعلت له الإجازة من الشيخ مرتضى الأنصاري والأردكاني وغيرهم وبعدها قصد لاهور وتصدر للإجتهد هناك وقد دعاه إليها النواب نوازش علي خان الكابلي نزيل لاهور وناصر علي خان احد المستغلين للمذهب الجعفري هناك وقام النواب المذكور بطباعة جل كتب المترجم له وهذه قائمة بما وصل إلينا من عناوينها:

(١) برهان شق القمر و در النيز الاكبر كتبه للنواب ناصر علي خان سنة ١٢٦٩ و طبع سنة ١٣٠١ هجرى.

(٢) لوامع التنزيل و سواطع التأويل؛ (في التفسير) باللغة الفارسية لكل جزء من القرآن الكريم مجلد، و جمع ولده السيد علي المثم لتفسير والده في جزئين تقریضات الكتاب وسمها «تقریضات المشاهير علي لوامع التنزيل».

(٣) البشري بالحسني في شرح رسالة مودة القربي؛ تأليف: السيد علي بن شهاب الدين الهمداني (في مجلدين).

(٤) تخريج الآيات والأحاديث في إثبات امامة الاثني عشر. فارسي؛

(٥) الإصابة في تحقيق حال بعض الصحابة؛

(٦) تذكرة الملا الأعلي في الكلام. فارسي؛

(٧) زبدة العقائد وعمدة المقاصد في بعض المسائل الكلامية؛

(٨) الأجوبة الزاهرة؛

(٩) ازالة الغين عن بصارة العين بإثبات شهادة الحسين عليه السلام؛

(١٠) الايقان في الجواب عن مسألة الاجتهاد و الكتمان؛

(١١) ناصر العترة؛

(١٢) برهان المتعة؛

(١٣) سيادة السادة؛

(١٤) رسالة الابرار؛

(١٥) ابطال التناسخ او بطلان المسخ و النسخ؛





- (۱۶) تجرید المعبود؛
- (۱۷) رسالة النور؛
- (۱۸) جواب لاجواب؛
- (۱۹) خیر خیر پور؛
- (۲۰) الجواب بالصواب؛
- (۲۱) نقي الاجبار؛
- (۲۲) عصمة الانبياء؛
- (۲۳) نقي الروية؛
- (۲۴) برهان البيان؛
- (۲۵) الانوار الخمسة؛
- (۲۶) الاركان الخمسة؛ (ترجمة لكتابه الأنوار الخمسة باللغة الاردية)
- (۲۷) زبدة المعارف؛
- (۲۸) جواب العين؛
- (۲۹) حکمة لا یرام؛
- (۳۰) ارض العناق؛
- (۳۱) حقائق الدني شرح خصائص الامام علي للنسائي؛
- توفي في ۱۴ محرم سنة ۱۳۲۴ بلاهور.^(۱)
- ۱۹۔ سیادة السادة

نسبہ معاصر جناب سید مہدی رجائی دامت برکاتہ مفسر علام کی کتاب ”سیادة السادة“ کے مقدمہ پر
مؤلف کے حالات زندگی کے بارے میں اس طرح شرح دیتے ہیں:

نام و نسب

سید ابو القاسم الرضوی القمی اللاحوری الهندی بن الحسین بن النقی بن الحسین بن علی بن السید ابی الحسن بن الحاج السید محمد المدفون در قریه احمد پوره بن السید حسین القمی بنا لسید محمد بن السید احمد بن سید منهاج بن السید جلال بن السید قاسم بن السید علی بن السید حبیب بن السید حسین بن ابی عبد الله السید احمد نقیب قم بن ابی علی السید محمد الاعرج بن ابی المکارم السید احمد بن ابی جعفر السید موسی المبرقع بن الامام الهمام ابی جعفر محمد الثقی بن الامام علی الرضا بن الامام موسی الکاظم بن الامام جعفر الصادق بن الامام محمد باقر بن الامام زین العابدین بن الامام ابی عبد الله الحسین بن الامام امیر المومنین علی بن ابی طالب.

توصیف ایشان

علامه شیخ آقای بزرگ طهرانی در حق ایشان فرموده : عالم جلیل ، و مصنف مكثر و تقی صالح.

و علامه سید محسن عاملی فرموده : ایشان عالم فاضل، و فقیه مفسر، و از مشاهیر علماء هند می باشند .

و جناب سید حسین عارف نقوی درباره ایشان چنین می نویسد سید حسین قمی جد امجد مولانا سید ابو القاسم حائری جد چهارم ، از قم به کشمیر آمد:

وصیت نامه ایشان

آثار تألیفی ایشان

مؤلف کتاب آثار بی شماری دارد ، و تمام آنها به زبان عربی و فارسی و اردو می باشد ، و تقریباً اکثر آنها به وسیله نواب نوازش علی خان کابلی نزیل لاهور . و همچنین به وسیله ناصر علی خان مروج مذهب جعفری در لاهور ، چاپ و نشر گردیده، و آثار ایشان عبارت است از:

۱. الابانة عن سبب مصاهرة بعض الصحابة، به فارسی؛ ۲. رساله ابراز و اعجاز علی علیه السلام به وقت خلافت؛ ۳. ابطال تناسخ، او بطلان مسخ و نسخ، در لاهور به چاپ رسیده است؛ ۴. اجوبه اسئله نصاری؛ ۵. الاجوبة الزاهرة، مناظره؛ ۶. ارض العتاق در اباحت زمین کریلا؛ ۷. ارکان خمس، در فقه ترجمه انوار باردو؛ ۸. ازالة الغین فی



دیگری را ملحق نموده، و همچنین فرزند ایشان تقریظ‌هایی که مشاهیر علمای عصر بر این تفسیر نوشته‌اند در چهار رساله جمع آوری نموده است؛ ۴۹. معارف ملت ناجیه، در شرح افتراق امت و تعیین ناجی از آنها؛ ۵۰. ناصر العترة الطاهرة؛ ۵۱. نفی جبر؛ ۵۲. نفی روية الله؛ ۵۳. رسالة النور؛ ۵۴. رساله نوروز؛ ۵۵. هداية الإطفال در عقاید؛ ۵۶. هداية القالية در جواب غالية.^(۱)

۲۰۔ موسوعه مؤلفی الامامیه

مجمع فکر الاسلامی کی لجنہ مؤلفین کی قلم سے تحریر کی جانے والی کتاب ”موسوعه مؤلفی الامامیه“ میں مفسر علام کے بارے میں تحریر ملتی ہے:

السيد ابو القاسم بن حسين القمي الرضوي النقوي الحائري (١٢٤٩ - ١٣٢٤ هـ)

فقيه مجتهد، و مفسر له مؤلفات كثيرة في العلوم الاسلامية. ولد في مدينة فرخ آباد بکشمير.^(۲) درس العلوم الدينية في لکهنو عند السيد محمد «سلطان العلماء» والسيد حسين «سيد العلماء» حضر في النجف حلقات درس الشيخ مرتضي الانصاري والشيخ محمد حسين الفاضل الاردكاني، وحصل علي إجازة الاجتهاد منهما. تنقل بين عدة مدن ايرانية كشيراز، کرمان، قم، اصفهان، مشهد لمواصلة دراسته.

أدى خدمات دينية وعلمية كثيرة في مدينة لاهور، منها: بناؤه مدرسة و مسجد و تصديّة للتدريس. توفي بتلك المدينة.

الآثار:

- (١) الابانة (فارسي / السيرة النبوية) في سبب مصاهرة بعض الصحابة. (٢) ابطال تناسخ (فارسي / عقائد) طبعاة: لاهور، ١٣١٤ هـ. ق. (٣) أجوبة أسئلة النصاري (... / عقائد) (٤) الأجوبة الزاهرة (فارسي / عقائد) مطبوع. (٥) أرض العتاق لأهل النفاق (فارسي / معارف دينية

۱۔ رسالة السادة و البدر المشعشع، ابو القاسم بن حسين رضوي قمی فی سیادة السادة در احوال ذرية موسى المبرقع محدث مرزا حسين نوری طبرسی تحقیق سید محمدی رحمانی ص ۹۳۔

۲۔ ہم نے مکرر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ”فرخ آباد“ یوپی ہند کے شہروں میں سے ایک شہر ہے نہ کہ کشمیر میں۔



— فقه) في خصائص كربلاء و إباحة ممارسة الاعمال العبادية علي أرضها طبعاته: لاهور. ١٦
الأركان الخمسة (أردو / سيرة المعصومين عليهم السلام) ترجمة عن الفارسية لكتاب «الانوار
الخمس» تأليف المترجم له، مطبوع. ٧) إزالة الغين في رؤية العين (فارسي / ... ٨) الاصابة
في تحقيق حال بعض الصحابة (عربي/ رجال) ٩) الانوار الخمسة (فارسي/ سيرة
المعصومين عليهم السلام) طبعاته: لاهور، ١٨٨٧م، رقعي، ١٠٨ ص. ١٠) الايقان في الجواب
عن مسألة الاجهار و الكتمان (عربي/ فقه) ١١) براهين اللغة^(١) (عربي/ لغة) ١٢) برهان
البيان (اردو/ عقائد) أهم مباحث الخلافة و الامامة، مع تفسير آية الاستخلاف، طبعاته: الهند.
١٣) برهان شق القمر و رد النير الاكبر (عربي/ سيرة المعصومين عليهم السلام) إثبات لمعجزة
شق القمر ورجوع الشمس لامير المؤمنين علي عليه السلام مرتين، و حديثها معه. آلفه لنواب
ناصر علي خان سنة (١٢٩٦ هـ. ق.) طبعاته: لاهور، ١٣٠٠ هـ. ق. ١٤) برهان المتعة
(فارسي/ فقه) بحث جامع عن مسألة المتعة في باين، الاول: مشروعيته، والثاني: أحكامها.
آلفه سنة (١٢٩٥ هـ. ق.) طبعاته: لاهور، ١٨٨٢م، البشري بالحسني (فارسي/ معارف دينية)
شرح لرسالة «مودة القربي» تأليف السيد علي بن شهاب الدين الهمداني مجلدان، طبعاته:
لاهور، ١٢٩٥ هـ. ق. ١٦) تجريد المعبود (فارسي/ الفرق و المذاهب) رد علي شبهة النصاري
واليهود، طبعاته: لاهور، ١٣١٥ هـ. ق. ١٧) تخريج الآيات والأحاديث في إثبات إمامة
الاثني عشر (فارسي/ عقائد) يقرب من (٤٠ جزءاً ١٨) التذكرة في شرح التبصرة (عربي/
فقه) ١٩) تذكرة الملأ الأعلي (فارسي/ عقائد ٢٠) تعبد ما لا بد (عربي/ فقه) بحث عن القبلة.
٢١) تعلية علي الانوار الجلالية (عربي/ عقائد) و «الانوار الجلالية» شرح الفاضل المقداد ل
«الفصول النصيرية» التي ترجمها الي العربية المولي ركن الدين محمد بن علي المجرجاني. ٢٢)
تعلية علي تهذيب الاصول (عربي/ اصول الفقه) تعلية علي «تهذيب طريق الوصول الي
علم الاصول» للعلامة حسن بن يوسف الحلبي. ٢٣) تعلية علي شرح الباب الحادي عشر
(عربي/ عقائد) ٢٤) تعلية علي شرح التجريد (عربي/ عقائد) و «الشرح» لعلي بن محمد



زبدة العقائد وعمدة المقاصد (عربي / عقائد) في بعض المسائل الكلامية. عليه تقریظات من بعض علماء العراق. (٤٥) سراج العبادة (.... /) طبعاته: لاهور، ١٨٧٥ م، ٥٥ ص. (٤٦) سيادة السادة (فارسي / أنساب) طبعاته: لاهور، ١٣٠٧ هـ. ٤؟؟؟ ٢٠٤ ص. (٤٧) الصيام الواجب (اردو / فقه) رسالة في الصوم. طبعاته: الهند. (٤٨) ضياء النعمة (فارسي / فقه) في الطهارة والصلاة والصوم والذبايح. طبعاته: الهند. (٤٩) عصمة الانبياء والملائكة (فارسي / عقائد) (٥٠) غروب الشمس (فارسي / فقه) طبعاته: الهند. (٥١) لاتدرکه الابصار في نفي رؤية الله بالأنظار (فارسي / عقائد) كتبه في (١٢٩٥ هـ). طبعاته: لاهور، ١٣٠٢ هـ. ٣١ ص. (٥٢) لوامع التنزيل وسواطع التأويل (فارسي / تفسير القرآن) تفسير كبير في عدة مجلدات، كل مجلد اختص بجزء من القرآن. توقف عند اول المجلد (١٣) و واصل ولده السيد علي تأليفه الي المجلد (١٨)^(١) و لم يكمل بقية الاجزاء. مخطوطاته: المرعشي / قم ٧ / ٢٩٥ (٢٧٣٣) - (٣١٧ و)، مج ٦. المرعشي / قم ٧ / ٢٩٥ (٢٧٣٤) - (٤٠٣ و)، مج ٧. المرعشي / قم ٧ / ٢٩٦ (٢٧٣٥) - (٣٦٤ و)، مج ٨. المرعشي / قم ٧ / ٢٩٦ (٢٧٣٦) - (٢٣٠ و)، مج ١٠. طبعاته: لاهور، ١٣٢٠ - ١٣٣٠ هـ. رحلي، اكثر مجلداته. (٥٣) معارف الفرقة الناجية (فارسي / معارف دينيه) بيان لافتراق الامة بعد وفاة النبي (ص) الي عدة فرق، و تعيين الناجية منها. طبعاته: لاهور، ١٢٩٦ هـ. علي هامش «تبصرة العوام في معرفة مقامات الأنام» (٥٤) ناصر العترة الطاهرة (عربي - فارسي / حديث) أحاديث نبوية منتخبة من كتب الصحاح الأربعة في حق أهل البيت عليهم السلام. طبعاته: لاهور، ١٢٩٥ هـ. ١٤٨ ص. (٥٥) نفي الاجبار عن فاعل المختار (فارسي / عقائد) اثبات لنفي الجبر بالادلة العقلية و النقلية المروية عن الشيعة واهل السنة. طبعاته: لاهور، ١٣٠٢ هـ. جيبی، ٣٤ ص. (٥٦) نماز پنجگانه (اردو / فقه) طبعاته: عديدة في الهند. (٥٧) هداية الأطفال (فارسي / عقائد) طبعاته: عديدة منها: لاهور، ١٢٨٩ هـ و زيری، ٣٢ ص. لاهور، ١٨٧٥ م، رقمي، ٤٨ ص. (٥٨) هداية

^١ سبل الف سيد علي (ر) الي المجلد ٢٧ حتي يموت و لم يكمل بقية اجزاء ثلاثه.

الغافلين (عربي / عقائد) أجوبة عن عدة مسائل كلامية. طبعاته: لاهور، ۳۰ ص. ۵۹ وقایة الانسان عن تلبیس شیاطین الانس والجان (فارسي / عقائد) في النبوة الخاصة.^(۱)

۲۰۔ دائرۃ المعارف تشیع

بنیاد دائرۃ المعارف تشیع کی طرف سے چھاپ ہوئے والی کتاب ”دائرۃ المعارف تشیع“ میں مفسر علام کے بارے میں لکھا ہے:

مولانا سید ابو القاسم (۱۲۴۹ - لاهور ۱۳۲۴ ق) فرزند سید حسین مشہور بہ حایری از علمای شیعه مقیم لاهور بود. اجدادش از قم بہ کشمیر رفتہ بودند و خود او در فرخ آباد کشمیر ولادت یافت. برای تحصیل بہ لکھنؤ کہ مرکز تشیع در ہند است رفت و فقہ و اصول و حدیث و تفسیر و ادبیات عربی و فارسی را در آن شہر آموخت.

سپس بہ لاهور رفت و بساط تعلیم و ارشاد را در آن شہر بگسترد. بعد از چندی برای ادامہ تحصیل بہ نجف رفت و از مراجع بزرگ تشیع درجۂ اجتہاد گرفت. او را در نجف فاضل ہندی می خواندند. در راہ بازگشت چندی در ایران بہ سر برد و با علمای شیراز و قم و اصفہان و کرمان و مشهد دیدار نمود. او در شہر لاهور بہ ہزینۂ نواب ناصر علی خان یک مدرسہ بنا کرد و در آن بہ تدریس فقہ و اصول و ارشاد طلاب شیعه پرداخت. مساجدی ہم در لاهور و پشاور برای شیعیان ساخت. بہ اتفاق پسرش سید علی در ترویج مذهب تشیع در ہند نقش مؤثری ایفا کرد.

وی در لاهور وفات کرد و در قبرستان کربلا در آن شہر مدفون شد. از مولانا حائری سی کتاب و رسالہ بہ چاپ رسیدہ و بیست و چہار کتاب چاپ شدہ از او باقی است. تالیفاتش بہ فارسی و عربی و اردو در حدیث و تفسیر و فقہ و اصول و لغت و سایر علوم شرعی و ادبی است. معروف ترین کتابهای او تفسیر لوامع التنزیل در ۱۲ جلد، حقایق لدنی در شرح خصائص نسائی، ہدایۃ الاطفال در اصول عقاید، البشری در شرح رسالۃ مودۃ القربی، تخریج الآیات و الاحادیث فی اثبات امامۃ الاثنی عشر بہ زبان فارسی، ارض العتاق، در اباحت زمین کربلا، تذکرۃ الملاء الاعلیٰ بہ زبان



۲۱- دانشنامه زبان و ادب فارسی در شیخ قاره

ابو القاسم حائری لاهوری ملقب به مجتهد العصر و معروف به فاضل هندی (۱۲۴۹ - ۱۳۲۴ ق) از سادات، دانشمندان و فقهای برجسته امامیه شبه قاره هند که نسب به موسی المبرقع می برد.

جد چهارم او، سید حسین قمی از ایران به کشمیر مهاجرت کرد و در آنجا به تجارت پشم پرداخت. سید حسین پدر سید ابو القاسم نیز تاجری بزرگ بود که به قصد تجارت در اکناف هند سفر می کرد و در این سفرها با نواب لکهنو، واجد علی شاه و ارکان دولت او آشنا شد و سر انجام در همان دیار مقام گزید.

سید ابو القاسم در فرخ آباد زاده شد. از کودکی به علوم دینی گرایش داشت و به رغم میل پدر که اصرار داشت او نیز تجارت پیشه کند، به تحصیل علوم و معارف اسلامی پرداخت. از جمله استادان او سلطان العلماء سید محمد بن دلدار علی نصیر آبادی، مجتهد لکهنو بود که سید ابو القاسم را «اجازه حدیث» داد (حسنی، ۸ / ۱۰۰۹). همچنین نزد سید العلماء سید حسین (ظهور الدین احمد، ۵ / ۱۹۸) فقه و اصول و کلام خواند. (فوق، ۱۰۸)

سید ابو القاسم مدتی بعد همراه خانواده اش به لاهور رفت و در آنجا مهمان نواب علی رضا خان قزلباش شد و به سبب فضل و دانشش مورد توجه نواب علی رضا خان و وابستگان او قرار گرفت. چنان که وقتی دو تن از افراد خاندان حاکم یعنی نواب نوازش علی خان و نواب ناصر علی خان، عازم حج و زیارت کربلا شدند. سید ابو القاسم را نیز برای تعلیم مناسک حج همراه خود بردند. سید ابو القاسم در این سفر مدتی نیز در ایران و عراق ماند و از محضر دانشمندان و فقیهانی چون شیخ مرتضی



انصاری و علامه اردکانی استفاده کرد و به مباحثه علمی پرداخت. این مباحثه ها موجب معروفیت بسیار او شد چنانچه علامه اردکانی به او لقب «فاضل هندی» و اجازه اجتهاد داد.

افزون بر آن با دانشمندان و مجتهدین مشهد، شیراز، قم، کرمان و اصفهان ملاقات کرد و از درس آنان بهره مند شد.

چون سید ابو القاسم به لاهور بازگشت منزلتش فزونی گرفت و نوابان مذکور به کارهای او و نزدیکانش رسیدگی می کردند. او اولین مدرسه امامیه را در ۱۲۹۵ ق در لاهور بنا کرد و به سبب تلاشهای وی در این زمینه مساجد و مدارس امامیه در لاهور رونق گرفت و مجالس مرثیه و وعظ تشکیل شد. موعظه های او درباره احکام شرعی، حقایق و نکته های باریک قرآن کریم، بسیاری از مردم را به خود جلب می کرد و در مجالس وی طرفداران مذاهب و فرقه های مختلف حتی مسیحیان شرکت می کردند. (فوق، ۱۰۸-۱۱۲)

سید ابو القاسم از اوائل ذی الحجه ۱۳۲۳ ق بیمار شد، با این همه دست از تدریس و تصنیف و وعظ نکشید. او سر انجام در ۱۴ محرم سال ۱۳۲۴ ق چشم از جهان فرو بست. بنا به وصیتش او را در درگاه شاه^۱ لاهور به خاک سپردند. (محمد اسلم، ۴۰۵) اگرچه سید ابو القاسم، بعد از لکهنو، لاهور را به عنوان موطن خود برگزید و هیچ گاه به وطن پدریش کشمیر باز نگشت ولی اکنون نیز برخی خویشاوندان او مانند خاندان رضوی در کشمیر زندگی می کنند.

آثار:

سید ابو القاسم بیشتر از ۵۰ اثر در علوم مختلف اسلامی بیشتر فارسی و برخی به عربی و اردو نوشت که معروف ترین آنها عبارت اند از:

۱) تفسیر قرآن مجید به نام لوامع التنزیل و سواطع التاویل؛ در ۲۷ جلد که شهرت بسیار دارد و همه دانشمندان اقطار مختلف اسلامی این تفسیر را اثری ارزشمند شمرده

۱- معروف به کربلا گام شاه-





اند. (فوق، ۱۲۰) از این تفسیر ۱۲ جلد را خود وی تألیف نمود و بقیه جلد‌ها نوشته
پسرش سید ابو تراب علی است. (چاپ لاهور، ۱۳۰۱، ۱۳۰۳، ۱۳۱۲، ۱۳۱۸، ۱۳۲۵ ق)
۲. البشری شرح مودة القربی (دو جلد) (لاهور ۱۲۹۵ ق) در تحقیق حال بعض
الصحابه. ۳. معارف ملت ناجیه (لاهور ۱۲۹۶ ق) ۴. ناصر العترة الطاهر (لاهور ۱۲۹۵
ق)، ۵. برهان المتعة (لاهور ۱۲۹۵ ق، نیز نک، مشار ۷۵۸/۱)، ۶. سیادة السادة در انساب
(لاهور ۱۳۰۷ ق) ۷. تجرید المعبود در جواب شبهه نصارا و یهود (لاهور ۱۳۱۵ ق)،
۸. ابطال تناسخ (لاهور ۱۳۱۴ نک: مشار، ۴۳۵۸/۴)، ۹. جواب لاجواب در اثبات
عزاداری، ۱۰. خیر خیر پوری (مناظره اردو)، ۱۱. رساله لنفی الجبر، ۱۲. نفی رویت
(لاهور ۱۲۹۵ ق)، ۱۳. اجوبه زائره (به عربی)، ۱۴. جواب باصواب در طعام اهل کتاب
(عربی) که پسرش سید ابو تراب (وفات، ۱۳۶۰ ق) آن را به فارسی برگردانید، ۱۵.
جواب العین در وجه اسوفین، ۱۶. هدایة التعالیه در جواب غالیه، ۱۷. برهان البیان در
آیه استخلاف، ۱۸. هدایة الاطفال در عقاید (لاهور ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹)، ۱۹. تکلیف
المکلفین حصه اول در عقاید، (چاپ لاهور)، ۲۰. تکلیف المکلفین حصه دوم در
فروع دین (چاپ لاهور)، ۲۱. ارض العتاق در اباحت زمین کربلا (چاپ لاهور)، ۲۲.
حکمة الایلام در اثبات ابتلاء، ۲۳. رساله تعبد ما لایبد، وجه سجده کردن به طرف کعبه،
۲۴. رساله غروب شمس، (ظهیر الدین احمد، ۱۹۹/۵-۲۰۵) ۲۵. الایانة عن سبب
مصاهرة بعض الصحابه، ۲۶. ازالة الغین فی روية العین (چاپ لاهور)، ۲۷. انوار خمسة
در فقه (لاهور ۱۸۸۷ م)، ۲۸. تذکرة الملا الاعلی در علم کلام، ۲۹. تخریج الایات و
الاحادیث فی اثبات الامامة الائمة الاثنی عشر، ۳۰. جنة واقیه و خنة باقیه در زیارت
امامان، (مشار، ۱۵۸۵/۲) ۳۱. حجة البالغة علی الخاصة والعامة (چاپ لاهور ۱۸۷۲ م)
حقایق لدنی در شرح خصایص امام نسایی (لاهور ۱۳۱۱ ق/۱۸۹۸ م).^(۱)

۲۲- دانشنامه ادب فارسی در شبه قاره

ابو القاسم لاهوری

سید ابو القاسم بن حسین بن نقی بن حسین بن محمد قمی کشمیری لاهوری
 حائری، فرخ آباد ۱۲۴۹ - لاهور ۱۳۲۴ ق، عالم دینی و نویسنده شیعی شبه قاره. جد
 چهارم وی سید حسین قمی از قم به کشمیر کوچید و در آن جا به تجارت پرداخت و
 فرزندانش شغل وی را ادامه دادند. پدر سید ابو القاسم نیز برای تجارت از کشمیر به
 لکنو رفت و در آنجا رحل اقامت افکند. وی علاقه مند بود که پسرش به تجارت روی
 آورد، ولی ابو القاسم به تحصیل علوم دینی علاقه داشت و در لکنو نزد استادانی مانند
 سلطان العلماء سید محمد بن دلدار علی نصیر آبادی و سید العلماء سید حسین فقه و
 اصول و کلام و حدیث خواند و از سلطان العلماء اجازه حدیث گرفت. سپس به مکه
 سفر کرد و حج گزارد و در بازگشت در لاهور نشیمن گزید و نواب علی رضا خان
 قزلباش لاهوری برایش مسجد و مدرسه ای بنا کرد که وی در آن به وعظ و تدریس
 می پرداخت. پس از مدتی بار دیگر آهنگ سفر حج کرد و همراه نواب نوازش علی
 خان و نواب ناصر علی خان رهسپار حج شد.

پس از گزاردن حج، به عتبات رفت و از محضر شیخ مرتضی انصاری و علامه
 اردکانی بهره برد و علامه اردکانی به او لقب فاضل هندی اجازه اجتهاد داد. سپس به
 شیراز، قم، کرمان، اصفهان و مشهد سفر کرد و از محضر علمای آن شهرها استفاده نمود
 و به لاهور بازگشت و بقیه عمر خود را در آن شهر به تدریس و تالیف و تبلیغ گذراند.
 وی مؤلف کتاب های بسیار در موضوعات گوناگون دانش دینی به فارسی و عربی و
 اردو است. از آثارش:

الایانة عن سبب مصاهرة بعض الصحابة به فارسی، ابطال التناسخ / بطلان النسخ و
 المسخ به فارسی (لاهور ۱۳۱۴ ق)، ارض العتاق لاهل النفاق به فارسی در اباحت
 زمین کربلا (چاپ لاهور)، ازالة الغین فی رؤية العین به فارسی (چاپ لاهور)، انوار
 خمسة به فارسی در فقه (لاهور، ۱۸۸۷ م)، ارکان خمسة به اردو در فقه، الاجوبة الزاهرة
 در مناظره، برهان الیابان به عربی در تفسیر آیه ۱۴ سورة نور (لاهور، ۱۳۱۷ ق)، برهان
 شق القمر و رد النیر الاکبر به عربی (لاهور ۱۳۰۰ ق)، برهان المتعه به فارسی (لاهور،
 ۱۲۹۵ ق)، الاصابة فی التحقيق حال بعض الصحابة، البشرى بالحسنی فی شرح رسالة
 مودة القربى به فارسی (لاهور، ۱۲۹۵ ق)، رسالة الأبرار، تجريد المعبود فی جواب





شبهه النصری و اليهود به فارسی (لاهور، ۱۳۱۵ ق)، تذکرة الملا الاعلی به فارسی در علم کلام، تخریج الآیات و الأحادیث فی اثبات الامامة الاثنی عشر به فارسی، تکلیف المکلفین فی اصول و فروع الدین به فارسی (چاپ لاهور)، جنة واقیه و خنة باقیه به فارسی در زیارت امامان (چاپ لاهور)، الجواب بالصواب فی طعام اهل الکتاب به عربی (لاهور، ۱۳۱۶ ق) که پسرش سید ابو تراب علی (۱۲۸۸ - ۱۳۶۰ ق) آن را با عنوان لب اللباب به فارسی برگرداند، جواب لاجواب در اثبات عزاداری، جواب العین در وجه کسوفین به فارسی، حجة البالغة علی الخاصة و العامة به فارسی (لاهور، ۱۸۷۲ م)، حجج العروج علی اهل اللجوج به عربی (لاهور، ۱۲۹۶ ق) الحقایق المدینه، خیر خیر پوری به اردو در مناظره، حقایق لدنی به فارسی در شرح خصائص امام نسائی (لاهور، ۱۳۱۱ ق و ۱۸۹۸ م)، حاشیه کشف المراد علامه، حاشیه فصول نصیریة معریة فاضل مقداد، رساله نور به فارسی، در رد شبهات مسیحیان (لاهور، ۱۳۱۴ ق)، زیدة العقائد و عمدة المقاصد به فارسی در برخی مسایل کلامی، زیدة المعارف، سیادة السادة به فارسی در انساب (لاهور، ۱۳۰۷ ق)، صراط المستقیم، لوامع التنزیل و سواطع التأویل به فارسی در تفسیر قرآن در ۱۸ جلد که ۱۲ جلد آن و آغاز جلد ۱۳ تألیف سید ابو القاسم و بقیة جلدها نوشته پسرش سید ابو تراب علی است (لاهور، ۱۳۰۱، ۱۳۰۳، ۱۳۱۲، ۱۳۱۸، ۱۳۲۵ ق)، معارف الفرقة الناجیة و الناریة به فارسی (لاهور، ۱۲۹۶ ق)، ناصر العترة الطاهرة به فارسی (لاهور، ۱۲۹۵ ق)، نفی الأجبار عن الفاعل المختار به فارسی (لاهور، ۱۳۰۲ ق)، نفی الرؤیة الله/ لا تدركه الأبصار فی رؤیة الإنتظار به فارسی (لاهور، ۱۲۹۵ ق)، نماز پنجگانه به اردو، وقایة الإنسان عن تلبیس شیاطین الإنس و الجنان به فارسی، در اثبات نبوت خاصه، هدایة الاطفال به فارسی (لاهور، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹ ق)، رساله ابراز و اعجاز علی به وقت خلافت، رساله غروب الشمس، خلاصة الاصول به عربی، براهین اللغة به عربی، رساله نوروز، صیانة الإنسان.^(۱)

جناب اختر اپنی کتاب ”علماء پنجاب“ میں مفسر علام کے بارے میں اس طرح اظہار خیال کرتے ہیں:

مجتہد العصر سید ابو القاسم بن سید حسین بن سید نقی کے بزرگ سید حسین القمی ایران کے شہر قم سے ترک سکونت کر کے کشمیر آئے تھے۔ یہاں آکر پشینہ کا کاروبار کرنے لگے۔ ان کی چوتھی پشت میں مجتہد العصر کے والد سید حسین تھے جو اپنے خاندانی کاروبار کے سلسلہ میں لکھنؤ اور برصغیر کے دوسرے شہروں کا سفر کرتے رہتے تھے۔

مولانا سید ابو القاسم ۱۲۳۹ھ ۱۸۳۳ء میں فرخ آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین کی خواہش تھی کہ ان کا فرزند کامیاب تاجر ثابت ہو مگر ان کی طبیعت علم دین کی طرف راغب تھی چنانچہ تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے اور نوجوانی میں وہ نام پیدا کیا کہ لکھنؤ کے مجتہد اعلیٰ اور نامور عالم سلطان العلماء آقا سید محمد بن ولد ار علی نصیر آبادی نے ”فاضل ابو القاسم“ کے لقب سے پکارا۔

تحصیل علم کے بعد لاہور آگئے۔ سر حاجی نوازش علی خان کے سی۔ آئی، ای اور نواب ناصر علی خان بہادر منج بیت اللہ اور زیارت کربلا کے لئے روانہ ہو رہے تھے۔ انہوں نے مناسک و ارکان حج کی راہنمائی کے لئے سید ابو القاسم کو ہمراہ لے لیا۔ یہ سفر سید ابو القاسم کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔ عراق کے علماء مفتی شیخ مرتضیٰ انصاری اور علامہ اردکانی وغیرہ سے مباحث علمیہ کا موقع ملا اور تمام عراق میں ان کی شہرت ”فاضل ہندی“ کے نام سے پھیل گئی۔

عراق و عرب کے سفر میں براستہ ایران واپسی اور ایران کے مراکز علمی میں جانے اور مجتہد ان وقت سے تبادلہ خیالات کا موقع ہاتھ آیا۔ مولانا ابو القاسم اپنے ساتھیوں سمیت واپس لاہور آئے تو ان کے قدر شناسوں نے انہیں کشمیر واپس جانے کے بجائے لاہور میں قیام کرنے پر مجبور کیا۔ سر حاجی نوازش علی خان نے ان کی مصروفیت کے لئے ”مدرسہ لامیہ“ کی بنیاد رکھی جس کے تمام اخراجات نواب موصوف اپنی گھر سے ادا کرتے تھے۔



۱۲۹۵ھ میں مسجد لہامیہ تعمیر ہوئی۔ علمی و دینی خدمات میں مصروف ۱۴ محرم ۱۳۲۴ھ ۷ فروری ۱۹۰۶ء کو وفات پائی۔ نماز جنازہ ان کے فرزند سید علی حارّی نے پڑھائی اور کربلا گامے شاہ لاہور میں دفنائے گئے۔

مولانا سید ابوالقاسم کو قرآن مجید سے گہری دلچسپی تھی اور اپنے دور کے بلند پایہ شیعہ عالم تھے محمد دین فوق نے ان کے مواعظ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

جن لوگوں نے مولانا کے مواعظ حسہ سنے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مولانا احکام شرع متین اور حقائق و دقائق قرآن مجید کمال تہذیب اور بے تعصبی سے بیان فرمایا کرتے تھے۔ ان کی مجلسوں میں حنفی اہل حدیث نئے تعلیم یافتہ بلکہ آریہ اور عیسائی بھی شامل ہوا کرتے تھے۔^(۱)

مولانا سید ابوالقاسم سے عربی، فارسی اور اردو میں ۶۲ کتب یادگار ہیں۔ جن میں سے حسب ذیل بہت اہم ہیں۔^(۲)

۱۔ کتاب البشریٰ شرح مودۃ القربی (ہمدانی)

۲۔ حقائق لدنی شرح خصائص النساء

۳۔ سیادة السادات فی الانساب

۴۔ لوامع التنزیل و سواطع التاویل تفسیر القرآن الکریم (فارسی) ۳۰ جلدوں میں تفسیر مکمل کرنے کا ارادہ تھا۔ ابھی بارہ جلدیں تا آیت مبنی اذ ہوا فتخسوا من یوسف و اخیہ لکھی تھیں کہ پیغام اجل آگیا۔ بعد میں ان کے فرزند علامہ سید علی الحارّی نے مزید پندرہ جلدیں لکھیں۔^(۳)



۱۔ مشاہیر کشمیر، ص ۱۱۰۔

۲۔ نزہت الخواطر، ج ۸، ص ۱۰۵۔

۳۔ اختر راہی، تذکرہ علماء پنجاب، ج ۱، ص ۵۱، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور چاپ دوم ۱۹۹۸ عیسوی۔

جوان محقق حجۃ الاسلام والمسلمین جناب سید محسن کشمیری زید عزہ اپنی کتاب ”دانشنامہ شیعیان کشمیر“ میں مفسر علامہ سید ابوالقاسم رضوی کے حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

سید ابوالقاسم رضوی (۱۳۲۴ھ)

السید ابوالقاسم الرضوی بن السید الحسین بن السید النقی بن السید علی بن السید ابی الحسن بن الحاج السید محمد بن السید حسین القمی.

فاضل ہندی علامہ سید ابی القاسم رضوی کا اصل وطن کشمیر تھا۔ ان کے والد سید حسین رضوی وادی کے ایک خوبصورت علاقہ احمد پورہ میں رہائش پذیر تھے اور اکثر پشینہ کی تجارت کے لیے لکھنؤ جاتے تھے۔ اسی زمانے میں فاضل ہندی ۱۲۴۹ھ میں فرخ آباد یوپی میں پیدا ہوئے۔^(۱) تعلیم کا آغاز گھر پر ہی کیا اور اپنی ذہانت اور محنت سے بہت لیاقت پیدا کر لی۔

یہاں تک کہ لکھنؤ کے شہرت یافتہ اور ممتاز اساتذہ بالخصوص سلطان العلماء علامہ سید محمد نقوی اور سید العلماء علامہ سید حسین نقوی کے شاگرد ہوئے۔ اور برصغیر کے معیار علم کے آخری درجہ پر فائز ہوئے۔ مزید تعلیم کے شوق نے انہیں لکھنؤ چھوڑنے پر مجبور کیا اور نقبات عالیات کے سفر کے قصد سے لاہور آگئے۔ اس شہر کے رئیس اعظم نواب علی رضا خان قزلباش ان کے علم و فضل اور تقویٰ و پرہیزگاری سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے لاہور میں قیام کرنے پر بے حد اصرار کیا۔ آپ نے اس پیش کش کو قبول

۱۔ مرحوم علامہ سید مرتضیٰ حسین نے ”مطلع انوار“ ص ۹۵ اور مفتی شفیق الرحمن خان صاحب نے ”نقصۃ الثقافة الاسلامیہ فی کشمیر“ ص ۹۱ میں بحوالہ ”نزہۃ الخواطر“ لکھا ہے کہ مولانا سید ابوالقاسم کے والد سید حسین قم سے کشمیر منتقل ہوئے تھے۔ جب کہ یہ درست نہیں۔ دراصل یہ چوک ”نزہۃ الخواطر“ میں دھر آئی ہے اور باقی تمام مؤلفین نے اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے اسی بات کو من و عن نقل کیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ میر سید حسین قمی جن کا تذکرہ گذر چکا ہے۔ سید ابوالقاسم کے جد اعلیٰ تھے۔ وہ عہد سکندری میں تبلیغ اسلام کی خاطر قم (ایران) سے کشمیر آئے تھے۔

۳۔ ہمیشہ تزکیہ نفس، تصفیہ قلب اور حرام چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

۴۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہیے۔

۵۔ میری میت پر جہاں عوام الناس کی طرح گریہ وزاری نہیں ہونی چاہیے بلکہ تسبیح و تحلیل و تہجد رب المجید اور صلوٰۃ سے کام لیں۔

۶۔ کتب خانہ ضائع نہ ہونے پائے۔

۷۔ بارہ جلدوں میں سے جوچھ غیر مطبوعہ ہیں ان کی طباعت کی کوشش کی جائے اور باقی تمام عمر کو اس تفسیر کی اٹھارہ جلدوں کے مرتب کرنے میں صرف کر دو۔

مولانا سید ابوالقاسم نے اپنی پربرت عمر میں بیش بہا اور نادر کتابوں کا ذخیرہ جمع کیا تھا جن میں اکثر کتابیں علوم تفسیر پر مبنی تھیں اور آپ کے بیٹے نے حسب وصیت اس کتب خانہ کی حفاظت اور نگہداشت کے لیے ہر ممکن اقدامات کئے۔ مگر افسوس صد افسوس ان کی وفات کے بعد یہ [عظیم کتب خانہ] ضائع ہو گیا۔ آپ نے ۱۳ محرم کی مجلس میں نواب صاحب کے یہاں شرکت کی۔

۱۴ محرم کی شب کو آقای سید علی نے خواب دیکھا کہ نواب ناصر علی خان مرحوم پاکی میں کربلا سے آئے ہیں اور ان کے ساتھ مولانا سید ابوالقاسم بھی ہیں۔ خواب سے بیدار ہوئے تو معلوم ہوا کہ والد صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔ احتضار کے وقت درود و استغفار میں مشغول تھے۔ ۱۴ محرم ۱۳۲۴ھ کو انتقال فرمایا۔ کافور و کفن جو عتبات سے مس کر کے لائے تھے۔ اسی سے کفن و حنوط کیا گیا علامہ حارّی نے نماز جنازہ پڑھائی اور گامے شاہ کی کربلا میں دفن ہوئے۔ سید موسیٰ شاہ کلیم لاہوری کا مادہ تاریخ یہ ہے: عازم خلد شد فقیہ جلیل۔

اولاد

۱۔ سید علی حارّی (دیکھئے احوال)؛

۲۔ ابوالحسن سید زین العابدین۔

آثار

اسمعارف الفرقۃ الناجیۃ والناریۃ (فارسی عقائد)؛ طبع لاہور ۱۲۹۶ھ

۲۔ الابانة عربی کلام: غیر مطبوعہ

۳۔ ابطال التناسخ أو بطلان النسخ والمنسوخ (فارسی عقائد): طبع: لاہور ۱۳۱۴ھ

۴۔ لاتدرکہ الابصار فی نفی رویۃ اللہ بالانظار (فارسی عقائد): تاریخ تالیف: ۱۲۹۵ھ، طبع لاہور: ۱۳۰۲ھ۔

۵۔ لب اللباب فی ترجمۃ الجواب بالصواب فی حکم طعام اہل کتاب (فارسی فقہ): اس کا ترجمہ مؤلف کے فرزند آقائی سید علی نے اردو میں کیا ہے۔ آغا بزرگ تہرانے نے الذریعہ ج ۵ ص ۱۷۰ میں اس کتاب کا تذکرہ جواب بالصواب کے نام سے بھی کیا ہے۔ طبع: لاہور ۱۳۱۶ھ۔

۶۔ لوامع التنزیل و سواطع التأویل (فارسی تفسیر): بر صغیر کی بہترین تفسیروں میں ایک تفسیر ہے۔ ہر پارے کی ایک جلد ہے اور ہر جلد کے ساتھ ایک عالم کی رائے ہے۔ آپ خود صرف بارہ پاروں کی تفسیر کر پائے اور پھر مولانا سید علی حائری نے اس کام کو جاری رکھا۔ طبع: ہند ۱۳۲۶ھ۔

۷۔ الخلافۃ (فارسی عقائد):

۸۔ نفی رؤیۃ اللہ (اردو کلام): طبع ہند۔

۹۔ إزالة الغین فی رؤیۃ العین (فارسی عقائد): طبع ہند۔

۱۰۔ التذکرۃ فی شرح تبصرۃ (فقہ):

۱۱۔ تکلیف المکلفین (فارسی عقائد): جز اول در بیان اصول، جز دوم در بیان فروغ، طبع: ہند۔

۱۲۔ الجبر والاختیار (فارسی عقائد): طبع: ہند۔

۱۳۔ جواب لاجواب (فارسی کلام): کتب اہلسنت میں سے اُن احادیث کا بیان جو عزائے امام حسین کو جائز ٹھہراتے ہیں۔

۱۴۔ سبرہان المتعۃ (فارسی عقائد): تاریخ تالیف: ۱۲۹۵ھ، طبع: لاہور۔

۱۵۔ البشری بالحسینی (فارسی حدیث ۲ جلد): علامہ جلیل سید علی بن شہاب الدین حسینی ہمدانی (م ۷۸۶) کی کتاب مودۃ القرابی کی شرح ہے۔ مطبوعہ

۱۶۔ بطلان النسخ والمنسوخ (فارسی عقائد): طبع: لاہور ۱۳۱۴ھ۔



۷۔ التذكرة شرح تبصرة المتعلمين (عربی فقہ)؛ علامہ شیخ جمال الدین آبی منصور الحسن بن سدید الدین یوسف بن علی مطہر حلی (م ۷۶۱ھ) کی کتاب تبصرة المتعلمین کی شرح ہے۔

۸۔ ضیاء النسمة (فارسی فقہ)؛ طہارت، نماز، روزہ اور ذبیحہ کے بیان میں، طبع: ہند۔

۹۔ زبدة العقائد وعمدة المقاصد (کلام)؛ ۲۰۔ رسالة نفی الجبار؛ مطبوعہ۔

۲۱۔ جواب العین؛ مطبوعہ۔ ۲۲۔ الارکان الخمسة؛ مطبوعہ۔

۲۳۔ الانوار الخمسة (اردو فقہ)؛ ۲۴۔ زبدة المعارف؛

۲۵۔ حکمة الايام؛ ۲۶۔ ارض العنّاق؛

۲۷۔ برهان شق القمر؛ ۲۸۔ برهان البیان؛ مطبوعہ۔

۲۹۔ رسالة النور؛ ۳۰۔ عناصر العترة؛

۳۱۔ تجرید المعبود؛ ۳۲۔ الابرازو الاعجاز؛

۳۳۔ تعبد ما لا بد؛ مطبوعہ۔ ۳۴۔ غروب الشمس؛ مطبوعہ۔

۳۵۔ خلاصة الاصول (عربی اصول فقہ)؛ ۳۶۔ صيانة الانسان؛

۳۷۔ اجوبہ اسولہ نصاریٰ؛ ۳۸۔ خمس سادات؛

۳۹۔ تخریج الآیات؛ ۴۰۔ الحقائق المدنیة؛

۴۱۔ عصمة الانبياء؛ ۴۲۔ رسالة نوروز؛

۴۳۔ جنة الوافية (۲ جلد)؛ ۴۴۔ بحث قبلہ؛

۴۵۔ تعلیقات علی شرح تجرید للعلامة؛ ۴۶۔ تعلیقات علی تہذیب الاصول للعلامة؛

۴۷۔ تعلیقات علی شرح للمیر عبد الوہاب (عربی)؛

۴۸۔ تعلیقات علی شرح مبادی الاصول للعلامة؛

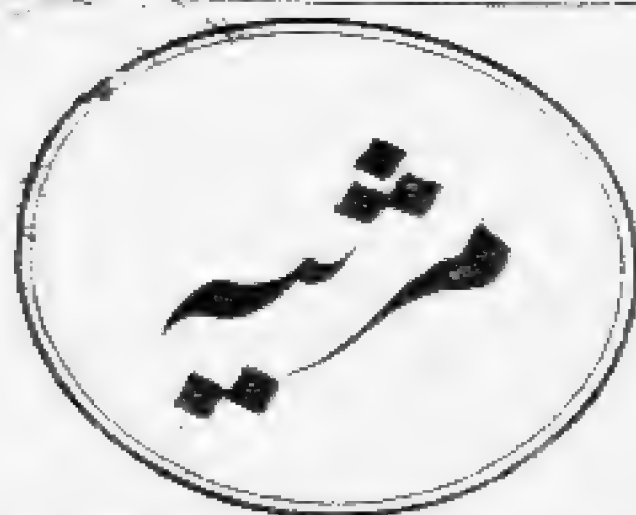
۴۹۔ تعلیقات علی شرح باب حادی عشر (عربی)؛

۵۰۔ السادة في سيادة السادة (فارسی۔ انساب)؛ طبع: لاہور ۱۳۰۸ھ۔^(۱)



اِنَّا لِلّٰهِ اِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ

یہ مرثیہ مصیبت کبر نے نتیجہ ذہن وقاد و منکر نقاد
عالیجناب ملک الشعراء حضرت میر محمد نظام حسین خاں صاحب قلم



یہ متنظم قیات حسرت آیات حجتہ اسلام و اسلامین رب اہم زمان و تین الجہین
انعمت بجلیل مفسر لوامع المنزل مولانا الحاج سید القاسم الرضوی قلمی
ثم لاہوری غفرہ اللہ تعالیٰ واحشرہ مع اجدادہ الطاہرین

جس کو

انجمن مواعظ صداقتیہ لاہور نے

رفاء عام شہم پر سس لاہور میں چھپوایا

مرثیہ

کچھ از: عالیجناب ملک الشعراء حضرت میر محمد ناظر حسین خان صاحب ناظم

حضرت ابو القاسم الحارثی کی وفات پر مؤمنین کے دل افسردہ اور آنکھیں پر نم تھیں ہر کوئی آپ کے غم میں شریک تھا اور اپنے اپنے انداز میں آپ کو خراج عقیدت پیش کر رہا تھا۔ مؤمنین کی کثیر تعداد نے شیعہ جنازہ میں شرکت کی، مقررین نے تقریریں کیں اور آپ کی نورانی سیرت کو پیش کیا اور شعرا نے انہی مضامین کو نظم کر کے اپنے غم کا اظہار کیا۔ علامہ پر لکھے جانے والے اشعار اور مرثی میں ایک مرثیہ جو ہمیں مطلوبہ صورت میں دستیاب ہوا وہ ملک الشعراء حضرت میر محمد ناظر حسین خان صاحب ناظم کا یادگار مرثیہ ہے۔ اس مرثیہ کا نسخہ بہت ہی بوسیدہ حالت میں تھا اور جا بجا پھٹ چکا تھا اسی لئے اس نسخہ سے جو کچھ پڑھا گیا بغیر کسی تصرف کے اسے ویسے ہی لکھ دیا گیا اور جو الفاظ مٹ چکے تھے وہاں پر نقطوں کے نشان لگائے گئے۔ (ادارہ مآب)

مرثیہ کے ناکل پر یہ عبارت تحریر ہے:

یہ مرثیہ مصیبت کبریٰ نتیجہ ذہن وقاد و فکر نقاد عالیجناب ملک الشعراء حضرت میر محمد ناظر حسین خان صاحب ناظم، متضمن وفات حسرت آیات حجۃ الاسلام والمسلمین نائب زمان وزمین تاج المجتہدین نعمت رب جلیل مفسر تفسیر لوامع التنزیل مولانا الحاج سید ابو القاسم الرضوی القمی ثم لاہوری غفرہ اللہ تعالیٰ واحشرہ معہ اجدادہ الطاہرین جس کو انجمن مواعظ صادقہ لاہور نے رفاہ عام سنیم پریس لاہور میں چھپوایا۔

بتاریخ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء بوقت ۹ بجے صبح انجمن مواعظ صادقہ لاہور نے حضور حجۃ الاسلام نائب امام علیہ السلام مجتہد العصر والزمان جناب مولانا الحاج سید ابو القاسم رضوی القمی اعلیٰ اللہ مقامہ ونورہ اللہ مرقدہ کی مجلس تعزیت وفاتحہ خوانی کی، جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد چند علماء و امراء نے وفات سرکار موصوف کے متعلق حسرت آمیز تقریریں کیں جنکے سننے سے دل بھر آئے۔ بعد از اس عالیجناب ملک الشعراء میر محمد ناظر حسین خان صاحب ناظم نے ایک نیا مرثیہ پڑھا جو جناب مولانا کی وفات

اظہار افسوس سے بھرا ہوا تھا۔ جس کا ہر ایک مصرعہ قابل دید ہے چونکہ جناب مرحوم معذور کی تصانیف سے ایک عالم واقف ہے بیان کی ضرورت نہیں۔ اس زمانے میں عالم کا اٹھ جانا جس کا محل پیدا ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ نہایت قابل افسوس حادثہ ہے خدا مرحوم مبرور کو اعلائے علین میں پایہ بلند مرحمت فرمائے اور ان کے صاحب زادگان کو بالعموم اور مولانا سید علی صاحب حائری کو بالخصوص صبر جمیل عطا فرما کر شاد رکھے۔ اور انجمن مواعظ صادیہ کے بانی چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم کو انجمن کے اس فیض جاری کا اجر مرحمت فرمائے اور ممبران موجودہ کی توفیقات کو اضافہ کرے۔

المستس کر بلائی سکندر علی لاہور موچی دروازہ

مرثیہ

دل سر گرم بیان درد فرقت ہے دل پر مردہ سینے میں ہے، یاد فن میں میت ہے
مگر سخن منشائے انشائے مصیبت ہے لکھیں کتبہ کہ اقلیم قلم میں لوح تربت ہے

حنوط میت مضمون کریں خاک شہیداں سے
زمین نظم کا ڈانڈا ملا گور غریباں سے

کہنا ہے دامن خیال نظم کو موزوں لہجہ سی کھد رہی ہے کوئی یا ہے کاوش مضمون
خامہ کاغذ تختہ تابوت سے افزوں ندامت سے گڑا جاتا ہے جو خود میں وہ مردہ ہوں

کہوں کیا کچھ کہا جاتا نہیں جب دم نہ ہوتن میں
خوشی صورت تحت الحنک پھندا ہے گردن میں

ذہن و ہر ش ہیں کافور پانی ہے سر شک غم جگر کے گلڑے برگ صدر کی مانند ہیں برہم
قصہ ہے یا غسل بہر غسل ہیں باہم دم زاری ہے جوئے آب جاری دیدہ پر نم



زمین پر آنسوؤں نے مجھ کو تر کر کے لوٹایا ہے
وہ مردہ ہوں کہ جو مٹی میں ملنے کو نہایا ہے

مرنے کی طرح جینے سے جی اٹھنے کو ہے غم میں
پھر کیوں دل مغموم غم سے دم نہیں دم میں
پڑے آنکھوں میں حلقے بیٹھے مردم بزم ماتم میں
غم نو سے نئی ہے کہنگی غم محرم میں

کہیں شیون کہیں نالے کہیں رونق ہے ماتم کی
تباہی میں پڑی ہے غم کے ہاتھوں جان عالم کی

فشار قبر کا آغوش فکر سے نشان ظاہر
نکیریں غم و غصہ مرے بالیں پہ ہیں حاضر
پسے جاتے ہیں گویا استخوان خاطر
نہیں تسکین پذیرا صبر کی تلقین سے خاطر

پس مردن جو ہونا ہے وہ جیتے جی میسر ہے
تصور کنج تنہائی ہے آغوش لحد گھر ہے

مرقع کھینچنا آساں نہیں کچھ بزم ماتم کا
رکے بہتا ہوا چشمہ کہاں تک چشم پر نم کا
تصور باندھنا پڑتا ہے یہاں شام شب غم کا
یہ دن محشر کا دن ہو تو کھلے محضر محرم کا

نہ ہے قابو مرا دل پر نہ دل کا غم کے مضمون پر
گئے وہ دن فدا تھی نظم پروین نظم موزوں پر

مس میت ہے چھوٹا غم کی مضمون کا طبیعت کو
جنازہ پڑھنا ہم کہتے ہیں کچھ کہنے کی نیت کو
نہانا خون میں پڑتا ہے یہاں شاعر کی فکر کو
ہوا ہے انتقال ذہن مل لیں گے قیامت کو

غم عالم فراوانست و من یک غنچہ دل دارم
چساں ریگ بیابان الم در شیشہ بگذارم





ہوئی شہرت سے شہرت لوحِ خوانی کی عزیمت کی
پڑے کی آج سے اک دہاک اپنی جوس رقت کی
رلاتی ہے جدائی کس غریق بحرِ رحمت کی
صف ماتم الٹ بن گئی مسند شریعت کی

نپکتا ہے لہو کا رنگ، رنگِ اشکِ حسرت سے
ہوا یہ حشر مولانا ابو القاسم کی رحلت سے

اٹھا وہ جس کو آنکھوں پر بٹھاتے تھے سدا مردم
گیا وہ جس کی آنے کے بڑے مشتاق ---
کہاں وہ فیض کا چشمہ کہاں وہ علم کا قلزم
فلاطون خم مدفن ہوا نظروں سے ہو کر ---

وہ جس کی یاد سے سو داغ ہیں قلبِ فردہ میں
وہ فقی تم باذن اللہ تھا جو قومِ مردہ میں

وہ دریا جس سے برسوں آبرو پنجاب نے پائی
وہ قوت جو تھی قومی دست و بازو کی توانائی
وہ چشمہ جس سے تھی چشمِ بصیرت عینِ بینائی
وہ صیغہ جو کہ ہے فی الحال ماضی تمنائی

وہ غایب جس کو حاضر پا کے دل خوشحال ہوتا تھا
وہ مصدر جس کا امر حق سے استقبال ہوتا تھا

وہ سید مستند وہ عالم جید ملکِ رجب
وہ مسعود الخصال عاقبت محمود خوشِ خصلت
وہ مخدومِ زمن کی قوم کی جس نے بڑی خدمت
وہ فاضل جس کے علم و فضل کی عالم میں تھی شہرت

وہ باطن صاف ظاہر دشمنوں سے تھی نہ ضد جس کو
وہ عالم ماننے تھی خلقِ عالم مجتہد جس کو

مرکب بالقوی مثل گلاب اس کی رہی خوبو
وہ فاضل وہ مصنف وہ مؤلف عالم خوش خو
وہ سرد و گرم گرم و سرد پر جس کا رہا قابو
وہ جس کا رحل تفسیر کلام حق رہا زانو

وہ مثل باقر دلماد^(۱) تھا اپنے گھرانے میں

وہ قاسم آری مصحف رہا جس کو زمانے میں

کتاب اللہ سے بُنتی نہ تھی اس کی نظر اکدم تشابہ تھے دم تفسیر آیات خدا محکم
وہ تحقیق اس کی تھا جس سے عیاں تدقیق کا عالم وہ الفاظ و معانی سے نگاہیں رات دن باہم

برابر ایک پارے کی ہے تفسیر آیت آیت کی

لوامع سے عیاں ہے روشنی اس کی طبیعت کی

مفسر تھا دم تفسیر تھی پیش نظر اس کو وہ رسم الخط و لفاظ و مد و زیر و زبر اسکو
وہ مخرج جانتا تھا حرکتوں کی تھی خبر اسکو ہمیشہ سیر معنی نے رکھا وقف سفر اس کو

نہ وقفہ وقفہ پر پایا، نہ ٹھیرا حد فاصل میں

مسافر تھا یہ وہ نکلتا تھا جو قرآن کی منزل میں

یہ کی تصنیف سے دینی کتب خانوں کی افزائش بنی ہر علمی الماری کی تصنیف اس کی آرائش
ہر اک طبقے کے علم و فہم کو ہے جس سے فہمائش نگاہوں کی جریبوں کو سے دو بھر جتنی پیمائش

یہ بیگانہ نہ تھا آل رسالت میں بیگانہ تھا

علی جس شہر کے در ہیں یہ اس کا آستانہ تھا^(۲)

فرید الدہر تھا یہ اور وحید العصر تھا بیشک ہمارا ہو کے یہ کس شان سے ہم میں رہا کل تک
ہوا کرتی ہے ہم چشموں میں کہتے ہیں بہم چشمک مگر ہم عصر اس کے آج تک سو جان سے ہیں گاہک

نگاہوں میں ابھی تک سب کی پھرتا ہے گزرنے پر

۱۔ اشارہ ہے فخر جہان تشیع معلم ثالث جناب میر باقر دلماد کی طرف۔

۲۔ حدیث ”انا مدینۃ العلم و علی بابہا“ کی طرف اشارہ ہے۔

نہیں وہ آنکھ جو روئے نہ ہو یاں اس کے مرے پر



وہ جنت آشیاں فردوس منزل کیوں نہیں ہم میں گیا عشرت کدہ میں خود بٹھا کر ہم کو ماتم میں
خوشی کرتا نہ تھا پہلے تو وہ یوں قوم کے غم میں پھر اپنا غم دیا کیونکر ہمیں ماہ محرم میں^(۱)

نہ لپٹا شاخ سے دامن نہ الجھا خار دامن سے
بیرا کر کے طائر اڑ گیا شاخ نشین سے

وہ عمامہ کہ دستار فضیلت تھا لقب جس کا رہا برج شرف میں جس سے ہر دم چاند سا چہرا
ہو اسرا اس کا تارک کیوں سرا قدس سے وہ اترا یہاں آل عبا کی آل میں تھا تو عبا والا

ہمارے زخم دل اس غم سے ہیں آلے ہوئے جاتے
اگر جانا تھا شانے پر عبا ڈالے ہوئے جاتے

عبا کو چھوڑ جانا آل کا ماتم ہے ماتم میں محرم میں سفر پیش آیا مجبوری کے عالم میں
کھلا ہم پر عبا لیکر نہیں نکلے تم اس غم میں عبا زین العبا کے دوش سے اتری محرم میں

غم آل عبا، عالم تھے، سید تھے، مناسب تھا
عبا کو پھینک جانا آپ کو شانے سے واجب تھا

غم زین العبا واجب ہے عالم ہو کہ ہو عامل گلے سے طوق تھا واصل قدم زنجیر میں داخل
عبا سے دوش خالی سر برہنہ اور سفر مشکل جدا نعلین پاؤں سے زمیں آتش کٹھن منزل

سفر تھا شام کا در پیش، گرتے پڑتے جاتے تھے
دوا کے بدلے خون دل، غذا میں درے کھاتے تھے

۱۔ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ ۱۴ محرم الحرام میں جناب کی وفات ہوئی ہے۔

زمانہ منحرف امت عدد ارض و سما دشمن جہان احباب سے خالی زمین پر جا بجا دشمن
یہ مانا دشمن آل عبا کا ہے خدا دشمن مگر انکی ہے اب تک امت خیر الورا دشمن

دوہائی ہے دوہائی جور امت سے دوہائی ہے
سر بازار بہت فاطمہ بلوے میں آئی ہے^(۱)

خدا کی راہ میں سردے کے کام آئی ہے امت کے بڑے احسان ہیں اسلام پر آل رسالت کے
اصول دین میں شاہد ہیں جو حق کی عدالت کے نبوت کے مقرر ہیں اور قائل ہیں امامت کے

محمد مصطفیٰ جب شافع روز جزا ہوں گے
یہ زیر سایہ ہوں گے مرتضیٰ صاحب لوا ہونگے

نگین خاتم پیغمبران ہیں حضرت خاتم نبی قوم اسرائیل سے اس دیں کے ہیں عالم
حدیث مصطفیٰ کی رو سے مولانا ابو القاسم محقق ہیں اس شرف کے صورت ملزم و لازم

وہ اس امت کے تھے مخدوم دین حق کے خادم تھے
بزرگی ان کا حصہ ہے وہ سید تھے وہ عالم تھے

امام ہشتمیں کے سلسلے میں ہے نسب اسکا حسب بے شبہ حسب مدعائے ارتضیٰ ---
گیا ہے بہر تسلیم رضا وہ طالب عقبی صلے میں پائیگا لا ریب قصر جنت الماویٰ

شمار اس کا جناس میں عالمان دین میں ہو گا
مقام اس کا بڑا اعلائے علیمین میں ہو گا

بڑی افتاد ہوتا ہے الم عالم کے اٹھنے کا
سوائے صبر لیکن کچھ نہیں ہے اب کوئی چارہ
بڑا اس کا، فرادیس جٹاں میں ہو غرض پایا
ہمیں نعم البدل اس کا ہوائے ناظم جانشیں گویا

نہ بھولے ہیں نہ بھولیں گے کبھی دل یاد کو اس کی
خدا آباد رکھے آل اور اولاد کو اس کی

اطلاع:

علمائے کرام و امراء عظام کے اصرار سے شمس الاسلام جناب مولانا سید علی الحائری مجتہد لاہور مدظلہ
نے سرکار مولانا مبرور کی تفسیر لوامع التنزیل کی باقی جلدوں کی تصنیف و تالیف کا ذمہ لیا ہے حق سبحانہ تعالیٰ
جناب موصوف کو اس کار عظمیٰ میں کامیاب کرے اور عمر نوح عطا فرماوے، آمین ثم آمین یا رب العالمین۔



علم کی مسند ابوالقاسم کی ذات

کچھ از: منظر جاوید

پاکستان کے نامور شاعر جناب جاوید منظر کا ادارہ مآب بے حد ممنون و مشکور ہے کہ انہوں نے قم مقدس کے سفر زیارت میں ادارہ مآب کا دیدار کیا اور علامہ سید ابوالقاسم لاہوری کی شان میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ (ادارہ مآب)

نامور ادیب اور شاعر اہل بیت جناب کاظم جاوید عالم ادبی نام ڈاکٹر جاوید منظر ۲۵ دسمبر ۱۹۳۸ عیسوی کو پیر الہی بخش کالونی کراچی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ اسکول جیل روڈ کراچی سے حاصل کی۔ پری میئر کالج کراچی سے بی۔ کام کیا، ایم۔ اے اردو ادب جامعہ کراچی سے کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر اسلم فرخی کی نگرانی میں آپ نے اپنی اپنی ڈی کا تحقیقی مقالہ ”دبستان کراچی میں اردو غزل کا ارتقاء“ کے عنوان سے پایہ تکمیل تک پہنچایا اور جامعہ کراچی سے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔

”خواب سفر“ آپ کا پہلا شعری مجموعہ ہے جو ۱۹۸۶ عیسوی میں شائع ہوا۔ جسے امریکہ کی لائبریری آف کانگریس نے تحقیق کیلئے منتخب کیا۔ دوسرا شعری مجموعہ ”بے صدا بستیاں“ ۱۹۹۶ عیسوی میں شائع ہوا۔ تیسرا شعری مجموعہ ”مرے دل پہ کعبہ کا در کھلا“ ۲۰۰۶ عیسوی میں شائع ہوا ”دبستان کراچی میں اردو غزل کا ارتقاء“ آپ کی چوتھی کتاب ہے جو دبستان کراچی پر پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جس کا دیباچہ اردو دنیا میں زبان و ادب کے اہم محقق ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے تحریر کیا ہے۔ ڈاکٹر جاوید منظر کا نظموں پر مشتمل مجموعہ ”ہر ایک چہرہ گلاب ہو گا“ اور غزلوں پر مشتمل مجموعہ ”ہمارے واسطے لہجہ بہت ہے“ اس کے علاوہ رسائی ادب پر مشتمل شعری تخلیقات ”دیار معصومین“ اور یادداشتوں پر مشتمل کتاب ”پس منظر سے منظر تک“ زیر اشاعت ہیں۔

ڈاکٹر جاوید منظر دنیا کے بیشتر ممالک کا سفر کر چکے ہیں خاص طور پر جن ممالک کے مشاعروں میں شرکت کی ان میں امریکہ، انگلستان، ہندوستان، عراق، سلطنت آف عمان، دبئی، ہانگ کانگ،

فلپائن، سعودی عرب، شامل ہیں۔ آپ کی مشاعروں اور ادبی محفلوں کی نظامت، اہل محفل کی توجہ کا مرکز ہے۔ آپ ۲۹ برس تک پاکستان اسٹیل سے وابستہ رہے۔ آپ بزم پاکستان اسٹیل کے پہلے صدر منتخب ہوئے اور آپ تاحیات صدر بزم ادب پاکستان اسٹیل ہیں۔ آپ دوران ملازمت پاکستان اسٹیل کے اہم شعبوں کے سربراہ رہ چکے ہیں۔ آپ یوم حسین علیہ السلام ارگنائزنگ کمیٹی پاکستان اسٹیل کے بانی اور پہلے سرپرست اعلیٰ رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے آیت اللہ ابو القاسم رضویؒ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے منظوم نذرانہ عقیدت کا عنوان اس طرح لکھا:

علم کی مسند ابو القاسم کی ذات

۱۳۲۲ھ ہے انکا وصال
ہند، یوپی کا یہ منظر شہر ہے
یعنی دی کچھ ایسی ہمت آپ کو
عالم دیں کے بڑے شاگرد تھے
علم کی خاطر رہے اس دور میں
علم سے وہ راستہ ان کو ملا
یعنی یہ اک علم کا در بن گیا
فاضل ہندی لقب ان کا ہوا
جس طرح قرآن ہو جزوان میں
دین حق کی اس طرح دولت ملی
علم کی یاں روشنی پھیلا گئے
مل گئیں لاہور میں ایسی صفات
موچی دروازہ میں ایسا مدرسہ

مومنو! پڑھیے ابو القاسم کا حال
آپ فرخ آباد میں پیدا ہوئے
دی تھی خالق نے ذہانت آپ کو
ابتدا میں آپ لکھنؤ میں پڑھے
پھر قیام ان کا ہوا لاہور میں
دین حق نے حوصلہ ان کو دیا
پھر عراق ان کیلئے گھر بن گیا
مجتہد کا ان کو یوں رتبہ ملا
علم کی خاطر گئے ایران میں
آپ ایمان کی حرمت ملی
آپ پھر لاہور واپس آگئے
علم کی مسند ابو القاسم کی ذات
آپ کی محنت سے حاصل ہو گیا



واں ملے لاہور کے ایسے نواب
 آپ کی تحریک پر حاصل ہوئیں
 جس میں دین حق کی بھی تبلیغ تھی
 سندھ اور پنجاب کے ہر شہر میں
 آپ نے یاں کام ایسے کر دئے
 آپ اس دنیا سے جب جانے لگے
 حازی اے میرے بیٹے دل کے چین
 میری چھ باتیں بھی تم کو یاد ہوں
 دوسری یہ بات دل میں باندھ لو
 تزکیہ نفس، دل اور تصفیہ
 بات چوتھی تم کو یہ بھی یاد ہو
 پانچویں اس بات کا رکھنا خیال
 تسبیح و تہلیل کرنا چاہئے
 ان کتابوں کا یوں رکھنا خیال
 لعل جو اٹھارہ جلدوں کا ہے کام
 بعد مرنے کے نہ بگڑے نظام
 باپ جب یہ سات باتیں کہہ گئے
 اے خدا یہ کام ہونا چاہیے
 تمہیں کتابیں وہ ابولقاسم کے پاس
 تمہیں کتابیں ان میں کچھ تفسیر کی
 آئیے دیکھیں کہ قاسم کا سفر
 ان کی اولادوں میں دو بیٹے ہوئے

جس سے پورا ہو گیا قاسم کا خواب
 مختلف شہروں کو ایسی مسجدیں
 علم و حکمت کی وہاں تعلیم تھی
 دین فطرت کو سجایا دہر میں
 دین احمد سے خزانے بھر دئے
 اپنے بیٹے سے یہ فرمانے لگے
 میرا مستقبل میری جاں نورعین
 میری نسلیں بھی سدا دلشاد ہوں
 زہد و تقویٰ اور خدا کی ذات ہو
 ہو ہمیشہ ان پہ نگہ با صفا
 دین کو ہر دم مقدم تم رکھو
 موت پر گریہ نہ کرنا میرے لعل
 ہر گھڑی صلوات پڑھنا چاہئے
 یہ کتابیں ہوں نہ ضائع میرے لعل
 بارہ جلدوں کو ملا ان کا مقام
 میرے بیٹے تم کو یہ کرنا ہے کام
 حازی یہ سوچتے ہی رہ گئے
 لفظ کاغذ پر سمونا چاہیے
 دین حق کی جن کتابوں سے تھی آہں
 ان کتابوں کی بہت توقیر کی
 علم و حکمت کے لئے تھا پر اثر
 علم کی دولت سے مالا مال تھے



حارثی تھے اور زین العابدین
 یوں تو ان کی کل کتابیں تھیں پچاس
 فارسی اردو میں کچھ تصنیف ہیں
 ہم کو ایک ایسی کتاب اس میں ملی
 جن کو دنیا کہہ رہی ہے شاہکار
 یہ قرآن پاک کی تفسیر ہے
 ہر پدے کی ہے اس میں جلد ایک
 راہ حق ہے اور ابولقاسم کا نام
 مآب نے اس کام کو پورا کیا
 کیا عجب جاوید منظر نے کیا

دونوں بیٹوں سے ہوئی سمیر دین
 دین حق کو ان کتابوں کی تھی اس
 چند ایسی بھی ہیں جو تالیف ہیں
 جو ابو لقاسم کی وہ تصنیف تھی
 یہ حقیقت میں ہے ہر دل کی پکار
 بارہ جلدوں میں ملی تحریر ہے
 ایسے ہوتے ہیں جہاں میں لوگ نیک
 تا ابد باقی رہے گا ان کا کام
 دین کے پیغام کو پورا کیا
 ان کی شخصیت پر ایسا تبصرہ کیا

سید صاحبزادی





علامہ سید علی حائری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ



تمثال مبارک علامہ سید علی حائری لاہوریؒ

یگانہ روزگار علامہ سید علی الحارثیؒ

کچھ ترتیب و پیشکش: حجۃ الاسلام مولانا طاہر عباس اعوان

ہم جیسے افراد کا علامہ سید علی حارثی کی شان میں کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہے اس لئے اپنی جانب سے کچھ لکھنے کے بجائے آپ کی توجہ تذکرہ نگاروں کے بیانات کی جانب مبذول کرتا ہوں۔ جس قوم میں علامہ جیسی مثالی شخصیتیں اور آنے والی نسلوں کی رہنمائی کیلئے ان کے علمی ذخیرے ہوں ایسی قوم کو ہر دور میں دیگر اقوام سے کئی قدم آگے ہونا چاہئے مرکز مآب کی ان علمی کاوشوں کا ایک اہم ترین مقصد یہی ہے کہ شیعہ قوم میں موجود علامہ جیسی ہزارہا شخصیتیں جنکی درخشاں سیرت آج تک تاریخ کے بلے میں دبی ہوئی ہے انہیں تاریخ کے تاریک گوشوں سے نکال کر سامنے لایا جائے تاکہ ہم اپنے شاندار ماضی سے اپنے زمانہ حال اور مستقبل کو سنوارنے میں کامیاب ہو سکیں۔ (ادارہ مآب)

۱۔ تذکرہ بی بہا

سید حسین نوگانوی اپنی کتاب ”تذکرہ بی بہا“ میں آیت اللہ سید علی رضوی حارثیؒ کے حالات یوں قلم بند کرتے ہیں:

جناب مولوی سید علی صاحب حارثی بن جناب سید ابوالقاسم صاحب کشمیری لاہوری (۱۲۸۸ھ-ق) آپ ۱۲۸۸ھ میں پیدا ہوئے ابتدائے فقہ و اصول فقہ و کلام اپنے والد ماجد سے پڑھا پھر بغرض تکمیل علم عتبات عالیات کو روانہ ہوئے اور سامرہ میں عرصہ تک سرکار جناب مرزا محمد حسن صاحب شیرازی علیہ الرحمہ کے درس خارجی میں شرکت کی اور کچھ عرصہ مرزا حبیب اللہ رشتی نجفی مرحوم کے بھی درس میں شریک رہے اور ان دونوں بزرگواروں نے اور جناب آقا سید کاظم صاحب طباطبائی اور جناب آقا عبد اللہ مازندرانی اور جناب ملا محمد کاظم خراسانی اور جناب السید ابوالقاسم طباطبائی الشہیر بعلامہ طباطبائی نے آپ کو اجازت دیئے۔

۱۶۔ رسالہ البرہان سکوت امیر المومنینؑ در امر خلافت ۱۔ الہدیٰ در احکام سجدہ ۱۸۔ بیان الخبر در خبر واقعات ۱۹۔ نقشہ علم الغرائض ۲۰۔ نقشہ ولادت و وفات معصومینؑ ۲۱۔ قصائد مدحیہ ۲۲۔ تفسیر لوامع التنزیل از نمبر ۱۳ تا ۱۸ ۲۳۔ سیف الفرقان در تحقیق نسق و ایمان ۲۵۔ بشارت احمدیہ در اسباب نبوت و امامت از باب ۱ تا ۲۶۔ تنقید در اجتہاد و تقلید ۲۷۔ تقلید و تنقید المومنین و مسائل ضروریہ ۲۸۔ رسالہ انوار در علت اغسال ۲۹۔ و تنبیہ المومنین در شرائط اجتہاد ۳۰۔ سوال و جواب و جواز نکاح سید با غیر سید ۳۱۔ خوارق البوارق در اعجازیہ قرآن ۳۲۔ حدیث قرطاس ۳۳۔ حل مالا یحل در احکام کفار و ولد الزنا ۳۴۔ مقدمات نماز شیعہ ۳۵۔ صورت الصلوٰۃ ۳۶۔ تبصرۃ العقلاء در نقایل مظلوم کربلاء با انبیاء ۳۷۔ حجت شاہدہ بجواب خلافت راشدہ ۳۸۔ وسیلۃ المبتلا و ملفوظات حارّی و غیر اداری ۳۸۔ منہج المعاد ۳۹۔ موعظہ حسنہ الملقب بہ اظہار حقیقت جو ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو دس ہزار کے مجمع میں مخالفین کے سات سوالوں کا جواب ۴۸ کیت معتبرہ سے دیا۔ ۴۰۔ موعظہ غدیر پانچ ہزار کے مجمع میں فرمایا موعظہ مباہلہ و موعظہ تقیہ جسمیں تین سنی شیعہ ہوئے اور موعظہ تحریف قرآن جو ۳۶ جنوری ۱۹۲۳ [عیسوی] کو پانچ ہزار کے مجمع میں ثابت کر دیا کہ سنیوں کے یہاں تحریف قرآن ہی شیعوں کا عقیدہ نہیں اور فلسفۃ الاسلام وغیرہ اکثر اخبارات میں آپ کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں مثل پرچہ الحافظ ذوالفقار وغیرہ کے۔^(۱)

۲۔ اعیان الشیعہ

علامہ سید محسن الامین اپنی کتاب ”اعیان الشیعہ“ آیت اللہ علی حارّی کے بارے میں فرماتے ہیں:

السید علی الحائری ابن السید ابی القاسم المفسر اللاہوری

من العلماء المعاصرین سکن فی لاہور من مدن پاکستان و رأس فیہا . من مؤلفاتہ المجلد الرابع

عشر من تفسیر لوامع التنزیل لوالدہ و غایۃ المقصود فی أحوال الامام الموعود و غیر ذلك.^(۲)

۱۔ سید محمد حسین نوگوانی حد ذکرہ بی بیہ فی تاریخ العلماء، ص ۲۶۲، کاظم بک ڈپو دہلی۔

۲۔ امام سید محسن عالمی اعیان الشیعہ، ج ۱۲، ص ۳۹۴، دار التعارف للطبوعات بیروت ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۲۰۰۰ میلادی۔

محمد حنیف شاہد اپنی کتاب پنجاب گزٹ انگریزی میں علامہ علی حارّی کو ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں:

علی حارّی، سید مولانا شمس العلماء

بات جن کی تھی نبات اور وعظ، وعظ و دل نشین - آج ان کو زینت شہر خموشاں دیکھئے

آپ کا اصل وطن شہر قم مملکت ایران تھا۔ سلسلہ نسب امام علی رضا تک پہنچتا ہے، اس لئے رضوی کہلاتے ہیں۔ آپ کے جد امجد سید حسین القمی ایران سے وارد کشمیر ہوئے اور پشمینہ کا کاروبار کرنے لگے۔ آپ کی ایک شاخ اب تک کشمیر میں آباد ہے۔

سید حسین کی چوتھی پشت میں آغا سید حسین ہوئے جو نہایت ہوشیار تاجر تھے۔ وہ پنجاب اور ہندوستان کا دورہ کرتے ہوئے لکھنؤ پہنچے اور نواب واجد علی شاہ کی قدردانیوں سے مستفید ہوئے۔

۱۲۴۹ھ (۱۸۳۳ء) میں فرخ آباد کے مقام پر علامہ سید علی حارّی کے والد ابو القاسم سید محمد پیدا ہوئے جنہوں نے تجارت کا خیال چھوڑ کر علم حاصل کیا اور فقہ، اصول، عقائد اور علم تفسیر و حدیث وغیرہ میں وہ نام پیدا کیا کہ شاہ اووہ کے دربار سے مجتہد اعلیٰ سلطان العلماء اور فاضل ابو القاسم وغیرہ کے خطابات حاصل کئے۔^(۱)

نواب علی رضا خان قزلباش کے زمانے میں مولانا سید ابو القاسم اپنے والدین کے ہمراہ لاہور پہنچے۔ یہاں ان کی بڑی آؤ بھگت ہوئی۔ آپ کے علم و فضل سے متاثر ہو کر نواب نوازش علی خان اور نواب ناصر علی خان قزلباش حج بیت اللہ اور کربلائے معلیٰ کی زیارت کو جاتے ہوئے ارکان و مناسک حج کی تعلیم کی غرض سے آپ کو ہمراہ لے گئے۔ عراق میں آپ نے مفتی شیخ مرتضیٰ انصاری سے بعض علمی مباحث کئے جن کی وجہ سے آپ ”فاضل ہندی“ کے نام سے پکارے جانے لگے۔ مجتہدین ایران میں سے اکثر نے آپ کو اجتہاد کی سندیں عطا فرمائیں۔

۱۔ اس عبارت میں شارح ہے۔ اصل عبارت یہ ہے: ”شاہ اووہ کے مجتہد اعلیٰ سلطان العلماء سے ”فاضل ابو القاسم“ کا خطاب ملا یعنی سید محمد بن دلدار علی معروف بہ سلطان العلماء جو سید ابو القاسم کے استاد بھی ہیں نے آپ کو خطاب دیا۔

حج زیارت سے واپس آنے پر نوابوں نے آپ کو کشمیر کے بجائے لاہور میں رہنے پر مجبور کیا۔ چنانچہ آپ نے یہاں مقیم ہو کر مذہب شیعہ کی تعلیم کے لئے مدرسہ امامیہ جاری کیا جس کے تمام مصارف نواب نوازش علی خان نے اپنے ذمے لئے۔

۱۲۹۵ھ (۱۸۷۸ء) میں مولانا ابوالقاسم نے کوچہ شیعاں میں امامیہ جامع مسجد تعمیر کرائی۔ جس میں نماز جمعہ، عیدین اور نماز خمسہ یومیہ کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ مولانا اپنے وعظوں میں احکام شرع اور حقائق قرآن مجید کمال تہذیب اور بے تعصبی سے بیان فرمایا کرتے تھے۔

عمر کی پچھتر منزلیں طے کی تھیں۔ اور لوا مع التزئیل کی بارہ جلدیں تکمیل تک پہنچی تھیں کہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ (۱۹۰۶ء) کو انتقال فرما گئے اور حسب وصیت امام باڑہ گامے شاہ لاہور میں دفن کئے گئے۔

علامہ سید علی حاضری آپ کے فرزند اکبر اور جانشین تھے جو ۱۲۸۸ھ (۱۸۸۱ء) میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ فقہ، اصول فقہ، اور علم تفسیر و حدیث اپنے والد ماجد سے پڑھے پھر بغرض تکمیل علوم عتبات عالیات (عراق و عرب) کو روانہ ہوئے۔ سامرہ میں عرصہ تک سرکار مرزا محمد حسن شیرازی اور مرزا حبیب اللہ رشتی نجفی کے درس میں شریک رہے اور ان دونوں بزرگوں کے علاوہ آقا سید کاظم طباطبائی، آقا مازندرانی، ملا محمد کاظم خراسانی اور سید ابوالقاسم طباطبائی نے آپ کو اجازے مرحمت فرمائے۔

پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں آپ کے مقلد بہت زیادہ تھے باقی ہندوستان بھی آپ کے مقلدوں کی کمی نہ تھی۔

دسمبر ۱۹۱۱ء میں شہنشاہ جارج پنجم کی تاجپوشی کے موقع پر آپ پنجاب کے شیعوں کی طرف سے دربار دہلی میں مدعو کئے گئے۔

۱۹۱۴ء میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا اجلاس لکھنؤ میں ہوا تو آپ اس کے صدر قرار پائے۔ آپ کے صدارتی خطبہ نے کانفرنس کی کایا پلٹ دی۔ شیعہ کالج لکھنؤ کے قیام کے سلسلے میں بھی آپ متعلقہ اجلاس کی روح رواں تھے۔

جیسا کہ پیشتر ازیں بیان کیا گیا ہے کہ دسمبر ۱۹۱۱ء میں دربار دہلی میں مدعو کئے گئے تھے۔ اس ضمن میں جو رپورٹ دستیاب ہوئی ہے اس کی رو سے ۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء کو شہنشاہ اور ملکہ کی دربار دہلی کی تقریبات کے اختتام



علامہ حائری اپنے پیچھے ایک بہت بڑا ادبی کتب خانہ چھوڑ گئے ہیں جن میں عربی، فارسی اور اردو کی سینکڑوں مطبوعہ اور نایاب قلمی کتابیں موجود ہیں۔ آپ کی اولاد نے انگریزی تعلیم حاصل کر کے ملازمتیں اختیار کر لیں جس سے علم و عرفان کا یہ سلسلہ بظاہر آپ کی ذات پر ختم ہو گیا۔^(۱)

آپ کو جب یکم جنوری ۱۹۲۷ء کو ”شمس العلماء“ کے خطاب سے معزز کیا گیا تو حکومت وقت کی جانب سے مندرجہ ذیل اعلان جاری ہوا:

FOREIGN AND POLITICAL DEPTT

Delhi, The 1st January, 1927.
No. 11 – II.

Notification:

His Excellency The viceroy and Governor General is pleased to confer the title of SHAMS –UL– ULAMA as a personal distinction upon.

Sayyad Ali – al – Haidri Of Lahore, Punjab.

J. A. Thompson

Political secretary to Government Of India.

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے کہ مولانا سید علی الحائری ۲۸ جون ۱۹۳۱ء کو وقات پا گئے۔ اس سانحہ پر ”روزنامہ انقلاب“ نے مندرجہ ذیل خبر شائع کی:

”مولانا سید علی الحائری مجتہد فرقہ شیعہ لاہور انتقال کر گئے۔ مولانا شیعوں کے اہل علم

میں سے تھے اور شیعہ جمعیت العلماء کے رکن اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے فیلو تھے۔“

آپ نے اپنے روحانی ورثے میں مندرجہ ذیل کتب چھوڑی ہیں:



۱۔ ملفوظات حارّی۔ شیعہ یگ مین سوسائٹی لاہور ۱۹۱۶ء؛ ۲۔ غایت المستفود، چار جلدوں میں؛ ۳۔ منہاج السلامہ اور (تحقیق اصول مذہب شیعہ)؛ ۴۔ رسالت الغدیر (استدلال برواقعہ غدیر)؛ ۵۔ احکام الشکوہ (بیان شکایات نماز)؛ ۶۔ میزان الاعمال (در تحقیق معنی میزان یوم القیامت)؛ ۷۔ تقریظات المشاہیر (توثیق و تصدیق مرزا حسن شیرازی متعلق لواضع التنزیل) (تین جلدیں)؛ ۸۔ مناسک حج؛ ۹۔ نماز شیعہ؛ ۱۰۔ صورت الصلوٰۃ؛ ۱۱۔ لمحہ لعانی (در بیان وجوہ عقلیہ و شرعیہ) در سجدہ کردن بر خاک شفاء تربت حسینی)؛ ۱۲۔ تحذیر المعاندین (حالات تاریخیہ معاویہ)؛ ۱۳۔ مفید اللصبیان (تعلیم نسواں)؛ ۱۴۔ عشرہ کاملہ؛ ۱۵۔ حجاب نسواں؛ ۱۶۔ ہدایات حارّی؛ ۱۷۔ فتاویٰ حارّی، دو جلدیں؛ ۱۸۔ مضمون طاعون؛ ۱۹۔ الموید؛ ۲۰۔ اللواء؛ ۲۱۔ البرہان؛ ۲۲۔ الہدی؛ ۲۳۔ بیان الجبر۔^(۱)

۴۔ تراجم مشاہیر علماء الہند

سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی مفسر قرآن سید علی حارّی کے متعلق اپنی کتاب ”تراجم مشاہیر علماء الہند“ میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

مولانا السید علی الحائری بن العلامة السید ابی القاسم المفسر اللاہوری

مکانتہ: من رجال الدین، والباذلین جہدہم فی ترویج الشریعۃ، وهو قاطن فی لاہور من بلاد الہند، ورئيسہ الوحید.

من مولفاته:

۱. المجلد الرابع عشر من تفسير لوامع التنزيل لوالده المبرور، و
۲. غاية المقصود في احوال الامام الموعود حجة الله المنتظر عجل الله فرجه.
- و غير ذلك، ايده الله و حماه^(۲)

۱۔ محمد حنیف شاہد، شمس العلماء، ص ۲۵۳، پنجاب گزٹ (انگریزی)، حصہ اول، ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء، ص ۱۷ سے منقول۔

۲۔ سید علی نقی نقوی لکھنؤی (متوفی ۱۳۰۹ ہجری)، تراجم مشاہیر علماء الہند، ص ۶۲، ادار حفظ التراث البحرانی ۱۴۳۲ ہجری۔

سید عبد العزیز محقق طباطبائی اپنی کتاب ”الغدير فی تراث الاسلامی“ میں علامہ سید علی حارّی کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

[موعظة الغدير]

للسيد علي ابن السيد ابو القاسم بن الحسين الرضوي النقي، القمي الاصل، اللاهوري ١٢٨٨. ١٣٦٠ كان ابوه من كبار علماء الهند، صاحب المصنفات الكثيرة و التفسير المشهور لوامع التنزيل و سواطع التأويل و توفي سنة ١٣٢٤ هجرى.

و اما المؤلف فقد قرا الميادي علي ابيه و تادب به، ثم هاجر الي النجف الاشرف و ادرك دروس السيد ميرزا حسن الشيرازي و ميرزا حبيب الله الرشتي، و حضر علي العلمين الآيتين الكاظمين المحقق الخراساني و الفقيه الطباطبائي صاحب العروة، ثم رجع الي لاهور و قام مقام والده في زعامة البلد، و رجع الناس اليه في التقليد، و طبعت رسالته العملية، و كانت له شعبية قوية و نفوذ تام، كرس حياته في خدمة الاسلام و الدفاع عنه و توجيه الناس و ارشادهم.

وله مؤلفات كثيرة مذكورة في تقباء البشر ٤ / ١٣٣٩، تذكرة علمای امامية باکستان: ١٨١، و ذکر له فيهما هذا الكتاب.

و ترجم له المغفور له صدر الافاضل في مطلع الانوار: ٣٤١ و ذکر له رسالة في الغدير. و ذکر له شيخنا. رحمه الله في الذريعة ١١/ ٢٢٠ رسالة الغدير في امامة الامير و قال: فارسي طبع سنة ١٣١٨ هجرى.^(١)

۷۔ مطلع انوار

مرتضی حسین صدّاقا ضل ”مطلع انوار“ میں علامہ سید علی حارّی کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

علی سید، حارّی ١٢٨٨ هـ / ١٨٤٦ء، ١٣٦٠ هـ / ١٩٣١ء

۴۱۔ موعظہ حسنہ (اظہار حقیقت) ۴۲۔ موعظہ مہابہ ۴۳۔ موعظہ تقیہ ۴۴۔ موعظہ تحریف القرآن
۴۵۔ فلسفہ اسلام تقریباً پچاس کتابیں اور رسالے۔^(۱)

۸۔ تذکرہ علمای امامیہ پاکستان

سید حسین عارف نقویؒ اپنی کتاب ”تذکرہ علمائے امامیہ پاکستان“ میں سید علی حارّی کے متعلق لکھتے ہیں:

مولانا سید علی الحارّیؒ فاضل نجف ولدیت: مولانا سید ابوالقاسم (م ۱۳۲۴ھ)

ولادت: ۱۲۸۸ھ

وفات: ۱۳۶۰ھ

مدفن: کربلا گامے شاہ لاہور

مولانا سید علی الحارّی ۱۲۸۸ھ میں لاہور میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اور متوسطات اپنے والد ماجد
حضرت مولانا علامہ سید ابوالقاسمؒ سے پڑھے اس کے بعد عازم عراق ہوئے، جہاں آپ کے حسب ذیل
اساتذہ تھے:

۱۔ آیت اللہ مرزا محمد حسن شیرازیؒ

۲۔ آیت اللہ مرزا حبیب اللہ رشتیؒ

۳۔ آیت اللہ سید کاظم طباطبائیؒ

۴۔ آیت اللہ محمد کاظم خراسانیؒ

عراق سے وطن واپسی پر شیعیت کی تبلیغ کے لئے ٹھوس اور بنیادی کام کئے درس و تدریس تصنیف و
تالیف میں گہری دلچسپی لی برصغیر کے تمام بڑے شہروں اور قصبوں میں مومنین کو اپنی تقاریر سے گرمایا۔
پنجاب و سندھ، برما و افریقہ میں مومنین آپ کی تقلید کرتے تھے۔

۱۔ صدر الافاضل سید مرتضیٰ حسین، مطلع انوار، تذکرہ ہی، ص ۲۶۲، نجم و عقیقہ، جولائی نمبر، المستطرا لاہور ۵ / اگست ۱۹۷۱

لاہور میں دیگر افراد کے علاوہ علامہ اقبالؒ آپ کے ارادتمندوں میں شامل تھے اسی لئے علامہ اقبالؒ کی نماز جنازہ آپ ہی نے پڑھائی تھی۔

آپ کی تقریر میں سوز و گداز تھا، بعض دفعہ تو دوران تقریر ہی لوگ شیعہ ہونے کا اعلان کر دیتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ لاہور میں تقیہ کے موضوع پر تقریر فرما رہے تھے تو اسی وقت بھرے مجمع میں تین افراد نے کھڑے ہو کر شیعہ ہونے کا اعلان کیا۔^(۱)

آپ نے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی (م ۱۹۰۸ء) کی ڈٹ کر مخالفت کی مرزا صاحب نے بھی اپنی مختلف کتابوں میں سید مرحوم کے حق میں ناشائستہ کلمات کہے۔ مرزا نے ”ضمیمہ اعجاز احمدی“ کے ٹائٹل پیج پر لکھا:

اس رسالے میں پیر مہر علی شاہ صاحب مولوی اصغر علی صاحب و مولوی علی حارّی صاحب شیعہ وغیرہ بھی مخاطب ہیں جن کا نام رسالے میں مفصل درج ہے۔^(۲)

مرزا صاحب نے اپنے اسی رسالے میں شیعیان حیدر کرار کو یوں مخاطب کیا:

كذلك في الاسلام شاع تشيع

آبادوا كثيرا كاللصوص و دمروا^(۳)

اسی طرح اسلام میں شیعہ مذہب پھیل گیا۔ چوروں کی طرح بہتوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں کہا:

و اني قتيل الحب لكن حسينكم

قتيل العدا فالفرق اجلي و اظهر^(۴)

۱۔ علامہ سید علی حارّی، موقع تقیہ۔ ٹائٹل۔

۲۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ضمیمہ اعجاز احمدی، ٹائٹل۔

اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین۔ دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق لھلا لھلا اور ظالم ہے۔
مرزا صاحب نے ضمیمہ اعجاز احمدی کو ایک نشان قرار دیا ہے حالانکہ اس میں شعر بھی درج ہے:
و اما حسین فاذکروا دشت کربلا
الی هذه الايام تبکون فانظروا^(۲)

اہل علم جانتے ہیں کہ دشت فارسی کا لفظ ہے، بقول ڈاکٹر غلام جیلانی برق، صحن چمن میں
بھینسا باندھ دیا ہے۔

مقام افسوس ہے کہ ایک احمدی مصنف نے حضرت علامہ سید علی الحارثیؒ کی طرف ایک ایسی بات
منسوب کی ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں یعنی یہ کہ حضرت علامہؒ نے میڈیکل ہاسٹل لاہور
میں ۱۹۱۸ء میں تقریر کرتے ہوئے شق الصدر کا واقعہ بیان کیا^(۳) اور اس کی تائید کی حاشا دکلا۔
تصانیف:



آپ کی پچاس سے زیادہ تصانیف ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:
۱۔ تفسیر لوامع التنزیل، پندرہ جلدیں ۲۔ غایۃ المقصود، چار حصص ۳۔ منہاج السلامہ ۴۔ احکام الشکوہ و
شکایات نماز ۵۔ میزان الاعمال در میزان قیامت ۶۔ مناسک حج ۷۔ نماز شیعہ ۸۔ لمحہ بیانی در سجدہ بر خاک
شفا ۹۔ رسالہ طاعون ۱۱۔ تحذیر المعاندین در حال معاویہ ۱۲۔ مفید الصبیان ۱۳۔ عشرہ کاملہ، مناظرہ ۱۴۔
حجاب نسوان ۱۵۔ ہدایات حارثی ۱۶۔ فتاویٰ حارثی، آٹھ حصے ۱۷۔ رسالہ المومند، رد نصاریٰ ۱۸۔ رسالہ
اللواء ۱۹۔ رسالہ سکوت امیر المومنین ۲۰۔ رسالہ الہدیٰ ۲۱۔ قصائد مدحیہ ۲۲۔ بشارات احمدیہ ۲۳۔
سیف الفرقان در تحقیق فسق و ایمان ۲۴۔ حدیث قرطاس ۲۵۔ موعظہ تقیہ ۲۶۔ موعظہ حسنہ ۲۷۔ موعظہ

۱۔ ایضاً، ص ۸۱۔

۲۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ضمیمہ اعجاز احمدی، ص ۶۹۔

۳۔ عبدالرحمن مبشر احمدی، برہان ہدایت، ج ۱، ص ۷۰۰۔

مہابلہ ۲۸۔ موعظہ غدیر ۲۹۔ فلسفہ اسلام ۳۰۔ حجت شاہدہ بجواب خلافت راشدہ ۳۱۔ ملفوظات حائری ۳۲۔ مسیح موعود ۳۳۔ موعظہ تحریف قرآن: اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل نہیں مگر یہ عجیب بات ہے کہ علامہ مرحوم نے حضرت مولانا مقبول احمد مرحوم کی تفسیر قرآن پر تقریظ بھی لکھی ہے حالانکہ مولانا مقبول احمد مرحوم کی تفسیر میں جگہ جگہ تحریف قرآن کا ذکر ہے۔ ۳۴۔ اباحۂ عقد البہاشیہ مع غیر البہاشی، فارسی۔^(۱) اس رسالے میں آپ نے بتایا ہے کہ سیدانی کا نکاح غیر سید سے ہو سکتا ہے جیسا کہ شیعوں کی تمام معتبر کتابوں میں موجود ہے، حال ہی میں ایک رسالہ بنام ”عظمت سادات“ شائع ہوا ہے جس کے ٹائٹل پر لکھا ہے: »بناتنا لبنینا« (حدیث) حالانکہ پوری حدیث یہ ہے: »بناتنا لبنینا و بنونا لبناتنا«^(۲)

اس کتاب میں دیگر علماء کے فتوؤں کے علاوہ حضرت مولانا سید نجم الحسن کراروی مرحوم کا فتویٰ بھی درج ہے کہ ایسا نکاح کرنے والا مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے^(۳) اور یہ بہت بڑی جسارت ہے۔
مولانا سید علی حائری ۳ جمادی الثانیہ ۱۳۶۰ھ۔ ۲۸ جون ۱۹۴۱ء کو واصل بحق ہوئے۔ آپ کی وفات پر اخبارات نے خاص شمارے نکالے بے انتہا مجمع تھا، آپ کربلا گامے شاہ لاہور میں محو استراحت ہیں کسی نے تاریخ وفات کہی:

بتاریخ وفات سیدہ روزی کہ بد شنبہ
چو شد امر رقم حاصل ہم آواز ملک گشتہ
رسید روح آن مرحوم نزد حضرت احمد
بگو در خلد علامہ علی حائری آمد

۱۳۶۰ھ

۱۔ آقائے بزرگ تہرانی، الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، ج ۱، ص ۵۵۔

۲۔ شیخ صدوق، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۳، ص ۲۹۳۔

۳۔ سید فضل عباس مدنی، عظمت سادات، ص ۲۳۔



آیت اللہ شیخ محمد حسین نجفی اپنی کتاب ”احسن الفوائد فی شرح العقائد“ میں مولانا سید علی حائریؒ کے بارے میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

سید علی ابن سید ابوالقاسم معروف بہ علامہ حائری۔ آپ مولانا ابوالقاسم رضوی کے خلف رشید ان کے علم و عمل کے صحیح وارث اور بہت بلند پایہ عالم جلیل و متکلم نبیل تھے مرحوم سید بڑے حرنی القول تھے۔ دین کے معاملے میں بہت سخت تھے اور کسی قسم کی لومہ لائم کی پروا نہیں کرتے تھے۔ پنجاب میں اب جو کچھ علمی چہل پہل ہے اس فضا کے بنانے میں مرحوم حائری کی مساعی جمیلہ کو بہت کچھ دخل ہے۔ انہوں نے علم کلام کی بڑی خدمت کی اور اس میں گرانقدر آثار باقیہ چھوڑے جیسے غایۃ المقصود فی احوال المہدی الموعود و چادر جلد موعظہ مباہلہ۔ فتاویٰ حائری منہاج السلامۃ بشارات احمدیہ وغیرہ۔

ان کے علاوہ ان کی تفسیر بے نظیر لوامع التنزیل (جو کہ ان کے والد ماجد کی تفسیر کی تہتیم و تکمیل ہے اور بجائے خود سورہ قمر تک لکھی گئی ہے) بھی جہاں کتب تفسیر میں ایک بہت بلند اور ممتاز مقام رکھتی ہے بلکہ جامعیت و اقاویت میں تمام کتب تفاسیر پر گوئے سبقت لے گئی ہے وہاں مباحث کلامیہ کا بھی اس میں ایک سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آتا ہے لیکن افسوس کہ قوم کی بے حسی اور ناقدر دانی کی وجہ سے آج تک یہ پوری تفسیر بے نظیر منظر عام پر نہ آسکی اور یہ بے نظیر علمی ذخیرہ لاہور کے اندر مرحوم کے صاحبزادہ جناب سید ابوالفضل صاحب رضوی زید مجددہ حقوق طباعت مفت دینے پر تیار ہیں بشرطیکہ کوئی قابل وثوق آدمی اس کی طباعت کے فرائض اپنے ذمے لے لے شاکہ۔ مردی از غیب آید کاری بکند

واللہ الموفق و المعین^(۱)

۱۔ شیخ محمد حسین نجفی، احسن الفوائد فی شرح العقائد، ص ۶۵، ۶۴ ناشر مکتبۃ السبطین سرگودھا پنجاب۔

آیت اللہ جعفر سبحانی دامت برکاتہ کی نظارت علمی میں لکھی جانی والی کتاب ”موسوعہ طبقات الفقہاء“ میں قرن ۱۴ کے فقہاء و مجتہدین کے ضمن میں آیت اللہ سید ابو القاسم رضویؒ کے بارے میں ہمیں یہ عبارت نظر آتی ہے:

علي بن ابو القاسم بن حسين بن النقي الرضوي، اللاهوري، المعروف بالحائري.
كان فقيها اماميا، عالما جامعاً، مولفاً.

ولد في لاهور (من مدن باكستان) سنة ثمان و ثمانين و مائتين و الف.
وتلمذ علي والده الفقيه السيد ابو القاسم.

وتوجه الي العراق، فحضر علي اعلام: السيد محمد حسن الشيرازي، و حبيب الله الرشتي،
و محمد كاظم الخراساني، و السيد محمد كاظم الطباطبائي اليزدي وغيرهم.
ورجع الي لاهور، فنهض باعباء التدريس والهداية والارشاد والدفاع عن العقيدة، وحظي
بمؤازرة دينية رفيعة، و رجع اليه الناس في التقليد والفتيا.

وقد الف كتباً ورسائل جمّة وباللغات العربية والفارسية والاردوية، منها: احكام الشكوك
(مطبوع)، رسالة في الجهر (مطبوع)، دليل المتعة (مطبوع) رسالة فتوائية سماها منهج المعاد
(مطبوع)، فتاوي الحائري (مطبوع) في ثمانية اجزاء، التنقيذ في اثبات الاجتهاد و التقليد من
القرآن المجيد (مطبوع)، الانوار (مطبوع) في بيان علل الاغسال للجناية و الميت و مسه، تكملة
(لوامع التنزيل) في التفسير لوالده (مطبوع) في (۱۵) مجلداً، البشارات الاحمدية (مطبوع) في اثبات
النبوّة و الامامة من الكتب السماوية، منهاج السلامة في اصول الدين، غاية المقصود في المهدي
الموعود في اربعة اجزاء (مطبوع، الاول و الرابع منه) خوارق البوارق (مطبوع) في اثبات اعجاز
القرآن، موعظة المباهلة (مطبوع) رسالة التذير في امامة الامير (مطبوع)، فلسفة الاسلام
(مطبوع)، المسيح الموعود (مطبوع) و سيف الفرقان في الكفر و الايمان (مطبوع)، و غير ذلك.

توفي سنة ستين و ثلاثمائة و الف.^(۱)





مولانا سید ابو القاسم (۱۲۴۹ - لاهور ۱۳۲۴ ق) فرزند سید حسین مشهور به حایری از علمای شیعه مقیم لاهور بود. اجدادش از قم به کشمیر رفته بودند و خود او در فرخ آباد کشمیر ولادت یافت. برای تحصیل به لکهنو که مرکز تشیع در هند است رفت و فقه و اصول و حدیث و تفسیر و ادبیات عربی و فارسی را در آن شهر آموخت. سپس به لاهور رفت و بساط تعلیم و ارشاد را در آن شهر بگسترده. بعد از چندی برای ادامه تحصیل به نجف رفت و از مراجع بزرگ تشیع درجه اجتهاد گرفت. او را در نجف فاضل هندی می خواندند. در راه بازگشت چندی در ایران به سر برد و با علمای شیراز و قم و اصفهان و کرمان و مشهد دیدار نمود. او در شهر لاهور به هزینه نواب ناصر علی خان یک مدرسه بنا کرد و در آن به تدریس فقه و اصول و ارشاد طلاب شیعه پرداخت. مساجدی هم در لاهور و پیشاور برای شیعیان ساخت. به اتفاق پسرش سید علی در ترویج مذهب تشیع در هند نقش مؤثری ایفا کرد. وی در لاهور وفات کرد و در قبرستان کربلا در آن شهر مدفون شد.

از مولانا حائری سی کتاب و رساله به چاپ رسیده و بیست و چهار کتاب چاپ نشده از او باقی است. تالیفاتش به فارسی و عربی و اردو در حدیث و تفسیر و فقه و اصول و لغت و سایر علوم شرعی و ادبی است. معروف ترین کتابهای او تفسیر لوامع التنزیل در ۱۲ جلد، حقایق لدنی در شرح خصائص نسائی، هدایة الاطفال در اصول عقاید، البشری در شرح رسالة مودة القربی، تخریج الآیات و الاحادیث فی اثبات امامة الاثنی عشر به زبان فارسی، ارض العتاق، در اباحت زمین کربلا، تذکرة الملاء الاعلی به زبان فارسی، ارکان خمسة، در فقه به اردو، ابراز و اعجاز علی (ع) به وقت خلافت، برهان شق القمر، عصمة الانبیاء، رسالة نوروز، الحقایق المدنیة، برهان البیان، زیدة المعارف، جنة الوافیة ۲ جلد.^(۱)



۳. اظهار الحقیقه. ۴. البرهان فی وجه سکوت امیر المومنین به فارسی (لاهور، ۱۴۴۳ ق)، ۵. بنات ابی تراب / سؤال و جواب فی عقد بنات ابی تراب / اباحه النکاح الهاشمیه لغیر الهاشمی به فارسی (لاهور، ۱۳۱۵ ق) ۶. بشارات احمدیه در نبوت و امامت به فارسی (لاهور، ۱۳۱۴ ق) ۷. بیان الجهر و الاخفات به عربی در قرائت قرآن و نماز (لاهور، ۱۳۲۲ ق) ۸. تبصرة العلماء به فارسی (لاهور، بی تا) ۹. تحذیر المعاندين / تحفة المسلمين به اردو در سر گذشت معاویه (لاهور، ۱۳۱۶ ق) ۱۰. تنبيه المومنین به فارسی درباره ادعای اجتهاد سید مرتضی حسین چیناوی (لاهور، ۱۳۱۷ ق) ۱۱. التتقيد فی اثبات الاجتهاد و التقليد من القرآن المجید به فارسی (چاپ لاهور) ۱۲. تقليد المقلدين به اردو که رساله عملیه است (لاهور، ۱۳۱۷ ق) ۱۳. تقریظات المشاهیر علی تفسیر لوامع التنزیل . ۱۴. تقرير افتتاحی به اردو که سخنرانی وی در همایش سراسری شیعیان هند در لکنو در اکتبر ۱۹۱۴ م است (چاپ لکنو) ۱۵. حجاب النسوان به اردو در اثبات حجاب با استناد به آیات قرآنی (لاهور، ۱۳۲۳ ق) ۱۶. حجت شاهده بجواب خلافت راشده به اردو، در پاسخ خلافت راشده عبد الکرم سیالکوٹی (چاپ لاهور) ۱۷. حل ما لا ینحل به اردو در رستگاری و عذاب کودکان کفار و زنا زاده (لاهور، ۱۳۱۶، ۱۳۶۰ ق) ۱۸. خوارق البوارق در اعجاز قرآن (لاهور، ۱۳۱۶ ق) ۱۹. حدیث قرطاس، ۲۰. خلافت قرآنی، ۲۱. دلیل المتعه به اردو (چاپ لاهور) ۲۲. رساله مضمون طاعون در رد غلام احمد قادیانی (لاهور، ۱۳۲۲ ق) ۲۳. سوانح قاسمی به فارسی، ۲۴. سيف الفرقان فی تعريف الکفر و الايمان به فارسی (لاهور، ۱۳۱۶ ق)، ۲۵. عشرة کامله به فارسی در اصول و فروع تشیع و در پاسخ اعتراضات مظفر علی سندھی (لاهور، ۱۹۰۵ م) ۲۶. غایة المقصود به فارسی در چهار جلد در غیبت و احوال امام زمان و در رد غلام احمد قادیانی (لاهور، ۱۳۲۱ ق، ۱۹۰۳ م) ۲۷. فتاوی حائری به اردو در هشت جلد (چاپ لاهور) ۲۸. فلسفه اسلام، ۲۹. قصائد مدحیه، ۳۰. لمعة معانی به فارسی در رد غلام احمد قادیانی در موضوع جواز سجود بر تربت حسینی (لاهور، ۱۳۲۲ ق)، ۳۱. اللولو فی ثواب الدفن بکربلا به اردو (چاپ شده)، ۳۲. مسیح موعود به اردو در اثبات زنده بودن مسیح و رد غلام احمد قادیانی (لاهور، ۱۹۲۶ م)، ۳۳. ملفوظات حائری در رد شکوک درباره عزاداری سید الشهداء (لاهور، ۱۳۳۵ ق/ ۱۹۱۶ م) ۳۴.

قیام و ترقی کے لئے خوب کام کیا تھا۔ حکومت نے ان کی خدمات کے پیش نظر مس العلماء کے خطاب سے نوازا تھا۔

مولانا سید علی الحارثی نہایت وجیہ، جامہ زیب اور خوش الحان واعظ تھے۔ ان کا خطبہ وجد آفرین ہوتا تھا۔ ۲۸ جون ۱۹۴۱ء، ۳ جمادی الآخر ۱۳۶۰ھ کو اس دار فانی سے رحلت کی اور کربلا گامے شاہ میں دفنائے گئے۔ مولانا مرحوم سے عربی، فارسی اور اردو میں تقریباً پچاس کتابیں یاد گار ہیں۔ جن میں مندرجہ ذیل بہت اہم ہیں:

- ۱۔ لوامع التنزیل وسوامع التاویل (فارسی) سید ابو القاسم کی نامکمل تفسیر میں پندرہ جلدوں کا اضافہ کیا۔
- ۲۔ فتاویٰ علامہ حارثی (۸ جلدیں) ۳۔ غایۃ المقصود (۴ جلدیں) ۴۔ منہاج السلامہ ۵۔ رسالۃ الغدیر ۶۔ تقریقات المشاہیر (۴ جلدیں) ۷۔ رسالہ الموبد (رد نصاریٰ) ۸۔ مفید الصبیان ۹۔ سیف الفرقان در تحقیق افسق و ایمان ۱۰۔ عشرہ کاملہ (مناظرہ) ۱۱۔ المستفید در اجتہاد و تقلید (فارسی) ^(۱)

۱۲۔ سید محسن کشمیری (دانشنامہ شیعان کشمیر)

سید علی رضوی حارثی (۱۳۶۰ھ)

آیت اللہ سید علی حارثی ۱۲۸۸ھ کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد علامہ سید ابو القاسم رضوی کے پاس زانوئے تلمذ تہہ کر کے مزید تحصیل کے لیے عراق کا سفر فرمایا۔ یہاں آیات عظام میرزا سید محمد حسن شیرازی، سید کاظم یزدی طباطبائی، شیخ زین العابدین مازندرانی، آخوند ملا محمد کاظم خراسانی، سید ابو القاسم طباطبائی اور میرزا حبیب اللہ رشتی سے استفادہ کیا۔ تقریباً تمام علماء نے اجازت سے نوازا۔

آپ نے لاہور واپس آکر تبلیغ و تحقیق اور درس و تدریس میں ٹھوس اقدامات کئے۔ تقریر و تحریر سے لوگوں کو حق کی طرف بلایا۔ آپ کے ارادتمندوں میں نہ صرف عام عوام بلکہ علماء اور دانشور حضرات بھی

شامل تھے۔ آپ کی تقلید علاقہ پنجاب کے علاوہ برما اور افریقہ میں بھی کی جاتی تھی۔ حکیم الامت علامہ اقبال کو آپ سے خصوصی لگاؤ تھا اور شاید یہی وجہ ہے کہ آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔^(۱)

علامہ حارّی نے دس پورہ لاہور میں اپنے گھر کے قریب ایک شاندار مسجد تعمیر کروائی۔ عزاداری کو فروغ دیا اور جلوس ذوالجناح نکالا۔ آپ کی توجہ سے انجمن موعظہ صادقہ، انجمن اشاعہ شریعہ، انجمن اعداء الوفاء لاہور، انجمن مرتضوی امرتسر، انجمن امامیہ پشاور، انجمن اتفاق امامیہ پٹالہ اور انجمن تذکرہ المعصومین فیروز پور جیسی فعال تنظیمیں معرض وجود میں آئیں۔ ۱۹۱۴ء میں آپ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے صدر بھی قرار پائے اور اپنی افتتاحی تقریر سے اس کانفرنس کی کایا پلٹ دی۔ اس تقریر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بعد میں بعض اہل علم حضرات نے اسے کتابی صورت میں پیش کر کے لکھنؤ سے شائع کیا تھا۔

مولانا حارّی نے ہزاروں مجالس میں خطاب فرمایا اور موعظہ نہایت ہی مدلل ہوتا تھا۔ بلا تکیہ مگر مہذب الفاظ میں گھنٹوں تقریر کرتے تھے اور آپ کے سامعین میں ہر فرقے کے لوگ پائے جاتے تھے۔ آپ کے بارے میں یہاں تک نقل کیا گیا ہے کہ آپ کی تقریر کے دوران ہی لوگ شیعہ ہونے کا اعلان کر دیتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ لاہور میں تکیہ کے موضوع پر بول رہے تھے کہ اسی وقت ہزاروں کے مجمع میں تین افراد نے مذہب تشیع قبول کیا۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو دس ہزار کے مجمع میں مخالفین کے سوال کا جواب ۴۸ معتبر کتب سے دیا اور ۲۶ جنوری ۱۹۲۳ء میں پانچ ہزار لوگوں کے سامنے ثابت کر دیا کہ

۱۔ ڈاکٹر اکبر حیدری صاحب اپنی کتاب ”اقبال“ اور علامہ شیخ زنجانی ص ۱۸ میں رقمطراز ہیں:

راقم (ڈاکٹر اکبر حیدری) کو مشہور محقق اور نامور ادیب مولانا سید مرتضیٰ حسین صدر الانا داخل مرحوم (مطلع انوار ص ۳۹۲) کے اس بیان سے بھی اتفاق نہیں کہ علامہ اقبال کی نماز جنازہ پنجاب کے عظیم المرتبت عالم و مجتہد شمس العلماء مولانا سید علی حارّی نے پڑھائی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اقبال کی غائبانہ نماز جنازہ علامہ حارّی نے شیعہ برادری میں پڑھائی ہوگی۔ لگتا ہے حیدری صاحب اس بات سے بے خبر ہیں کہ فقہ جعفریہ میں غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے۔ اس بات سے انکار کرنے کی کوئی معقول وجہ معلوم ہی نہیں ہوتی۔ چونکہ اقبال کو نہ صرف اہل بیت طاہرین علیہم السلام سے بے پناہ عقیدت تھی بلکہ شیعوں کے ساتھ ان کے روابط تھے۔ ان کے ابتدائی استاد سید میر حسن بھی توشیحہ ی تھے۔ لہذا ممکن ہے کہ مولانا حارّی نے شیعہ طریقے سے ان کی نماز جنازہ پڑھائی ہو اور اہلسنت نے اپنے طریقے سے جیسا کہ مشہور شخصیات کے بارے میں دیکھنے کو ملتا ہے۔

اور تاجروں نے بازار بند کر دیئے۔ جنازہ میں اس قدر جمعیت تھی کہ اہل لاہور کو اب تک یاد ہو گا۔ گامے شاہ کی کربلا میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ تاریخ وفات یوں لکھی گئی ہے:

تاریخ وفات سیدہ روزی کہ بد شنبہ
رسید روح آن مرحوم نزد حضرت احمد
چو شد امر رقم حاصل ہم آواز ملک گفتہ
بگو در خلد علامہ علی حائری آمد

اولاد

سید رضی؛

سید زکی؛

سید تقی؛

آثار

۱۔ منہاج السلامة لاهل الکرامۃ (فارسی عقائد)؛ طبع: لاہور ۱۳۱۶ھ۔

۲۔ منہج المعاد (اردو فقہ)؛ اس کتاب کو مولانا عبد الخالق یزدی نے سید علی حائری کے فتوؤں کے مطابق جمع فرمایا ہے۔ یہ کتاب مقدمہ دو باب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ طبع: لاہور ۱۳۲۸ھ۔

۳۔ المؤید (اردو کلام)؛ طبع: لاہور ۱۳۴۳ھ۔

۴۔ المہدی الموعود (اردو کلام)؛ حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے حالات زندگی، اثبات غیبت اور قادیانیوں کی رد میں لکھی گئی ہے۔ طبع: لاہور ۱۳۴۴ھ۔

۵۔ سمیران الاعمال (فارسی عقائد)؛ آغاز: «الحمد للہ المتصف بالعدل» معاد سے متعلق ہے۔ طبع: لاہور ۱۳۱۶ھ۔

۶۔ مسیح موعود (اردو کلام)؛ آغاز: «بسملہ و خطب اما بعد اہل اسلام کو عموماً» اور اہل ایمان کو خصوصاً معلوم ہونا چاہیے کہ میرزا صاحب قادیانی کے پاس مایہ ناز صرف ایک مسئلہ وفات مسیح ہے۔ اس کتاب میں حیات مسیح کو ثابت کیا گیا ہے۔ ”طبع: لاہور ۱۹۲۶ء۔





۷۔ اباحۃ نکاح الهاشمیۃ لغیر الهاشمی (فارسی فقہ): مطبوعہ۔

۸۔ لمحہ معانی (فارسی عقائد): اس رسالہ میں سجد گاہ سے متعلق بحث ہے۔ طبع: لاہور ۱۳۲۲ھ۔

۹۔ اللواء فی الثواب الدفن بکریلا (اردو مناقب): طبع: ہند۔

۱۰۔ حکمۃ الایلام (فارسی): طبع: ۱۳۱۳ھ۔

۱۱۔ النفلیۃ (فقہ): صلوٰۃ نوافل کے بیان میں، غیر مطبوعہ۔

۱۲۔ الحجۃ والاختفات (فارسی): طبع: ۱۳۲۲ھ۔

۱۳۔ ابنات ابی تراب (فارسی۔ عقائد): در بیان جواز عقد سیدہ باغیر سید طبع: ہند ۱۳۱۵ھ۔

۱۴۔ تبصرۃ العقلاء در مقتل کربلا: مطبوعہ۔

۱۵۔ تحذیر المعاندين أو تحفة المسلمين (تذکرہ): در بیان حال معاویہ طبع: ہند ۱۳۱۶ھ۔

۱۶۔ القرة فی غرة شهر الصيام (فقہ):

۱۷۔ اسغایۃ المقصود فی المہدی الموعود (فارسی کلام) (۴ جلدی): امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ

الشریف سے متعلق قادیانیوں کے جوابات پر مشتمل ہے۔ طبع: اول ۱۳۱۸ھ وچہارم ۱۳۲۱ھ۔

۱۸۔ دلیل المتعۃ (عقائد): طبع: لاہور۔

۱۹۔ احکام الشکوک للفقراء والملوک (اردو فقہ): آغاز: ”بسملہ و خطبہ اما بعد اقل الخلیفۃ

ابو تراب السید علی الحائری لاہوری“، مسائل شکایات نماز پر بحث کی گئی ہے۔ طبع: ۱۳۱۵ھ۔

۲۰۔ مقدمات غماز شیعہ (اردو فقہ): آغاز: ”بسملہ و خطبہ اما بعد مومنین کی خدمت میں سید علی حائری

عرض رساں ہے۔“ طبع: لاہور ۱۳۲۰ھ۔

۲۱۔ مناسک حج (اردو۔ فقہ): آغاز: ”بسملہ و خطبہ اما بعد سید علی حائری لاہوری مومنین کی خدمت

میں عرض۔“ طبع: لاہور: ۱۹۰۰ء۔

۲۲۔ حجاب النساء (اردو عقائد): آغاز ”بسملہ و خطبہ اما بعد خادم شرع نبوی ابو تراب سید علی الحائری

لاہوری عرض“، طبع: لاہور، رمضان ۱۳۲۳ھ۔

۲۳۔ فتنای حائری (اردو۔ عقائد، ۴ جلد): پر کتاب مختلف مسئلوں پر مشتمل ہے۔ طبع: لاہور۔

- ۲۴۔ تقلید المقلدین (اردو فقہ)؛ آغاز ”بسملہ و خطبہ اما بعد ارباب دانش و اصحاب معرفت پر پوشیدہ تر ہے کہ اس...“ یہ کتاب ایک مقدمہ پانچ باب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ طبع: لاہور ۱۳۱۷ھ۔
- ۲۵۔ البرہان (اردو کلام)؛ آغاز ”بسملہ و خطبہ اما بعد خادم شریعت نبوی ابو تراب سید علی حارّی“ عرض، طبع: لاہور۔
- ۲۶۔ تقریر افتتاحی (اردو)؛ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ میں کی گئی تقریر۔ طبع: لکھنؤ۔
- ۲۷۔ ملفوظات الحائری (اردو کلام)؛ عزاداری پر ہونے والے اعتراضات کا جواب۔ طبع: پنجاب لاہور محرم ۱۳۲۵ھ۔
- ۲۸۔ حجت شاہدہ بجاواب خلافت راشدہ (اردو کلام)؛ آغاز ”بسملہ و خطبہ اما بعد خادم خدام شرع نبوی ابو تراب السید علی لاہوری عام اہل اسلام کی خدمت۔“ عبدالکریم سیالکوٹی کی کتاب خلافت راشدہ کا وند ان شکن جواب ہے۔ طبع: لاہور ۱۳۲۰ھ۔
- ۲۹۔ رسالہ مضمون طاعون (اردو کلام)؛ ”آغاز: بسملہ و خطبہ اما بعد خاکسار بندہ نحیف و ضعیف ابو تراب سید علی، قادیانیوں کے جواب میں“، طبع: لاہور ۱۳۲۲ھ۔
- ۳۰۔ ترجمہ رسالہ نور (فارسی اردو)؛ یہ رسالہ مترجم کے والد مولانا سید ابوالقاسم رضوی نے فارسی زبان میں تحریر فرمایا تھا اور انہوں نے اسے اردو میں منتقل کیا۔ طبع: لاہور
- ۳۱۔ بشارت احمدیہ فی اثبات نبوت محمدیہ (فارسی کلام)؛ مطبوعہ۔
- ۳۲۔ سیف الفرقان (فارسی عقائد)؛ مطبوعہ۔
- ۳۳۔ اظہار الحقیقۃ (اردو کلام)؛ سات سوالوں کے جوابات جو ان سے چند مخالفین نے کئے تھے۔ طبع: ہند۔
- ۳۴۔ تقریظات المشاہیر (۴ جلد)
- ۳۵۔ التنقید در اجتہاد و تقلید (فارسی اصول فقہ)؛ طبع: لاہور ۱۳۱۳ھ۔
- ۳۶۔ تنبیہ المؤمنین در شرائط اجتہاد (فقہ)؛
- ۳۷۔ حل مالا ینحل در احکام کفار و ولد الزنا؛
- ۳۸۔ مسائل ضروریہ؛
- ۳۹۔ مفید الصبیان؛
- ۴۰۔ عشرہ کاملہ؛
- ۴۱۔ ہدایات حائری؛



مفسر قرآن علامہ سید علی لاہوریؒ کی مختصر سوانح عمری

کچھ تالیف: سید قاسم رضوی (پیشروین علامہ حائری ٹرسٹ) ^(۱)

آباء و اجداد

علامہ سید علی الحائری مرحوم کے آباء و اجداد شہر قم سے آکر کشمیر میں آباد ہو گئے تھے۔ اس لئے آپ کے دادا آقائے سید حسین القمی بھی لاہور آنے سے پہلے کشمیر میں رہا کرتے تھے۔ آقا سید حسین القمی پنجاب اور ہندوستان کا دورہ کرتے ہوئے لکھنؤ پہنچے جہاں علم و ہنر کی بدولت بادشاہ ہند میں انکا اثر و رسوخ بہت زیادہ بڑھ گیا اور نواب واجد علی شاہ کی قدردانیوں سے مستفید ہوئے۔

والد بزرگوار: آیت اللہ علامہ سید ابوالقاسم رضوی القمی (۱۲۴۹ تا ۱۳۲۴ ہجری۔ ۱۸۳۳ تا ۱۹۰۶ عیسوی)

علامہ سید ابوالقاسم القمی ۱۲۴۹ ہجری بمطابق ۱۸۳۳ میں فرخ آباد (بھارت۔ یوپی) کے مقام پر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

انہوں نے دینی تعلیم، فقہ، اصول عقائد اور علم تفسیر میں وہ کام اور نام پیدا کیا کہ بادشاہ ہند شاہ اودھ اور علماء دین سے شہلا سلام، صدر المفسرین، مجتہد اعلیٰ، سلطان العلماء اور آیت اللہ وغیرہ کے خطابات حاصل کئے۔

سفر بغرض تعلیم و زیارت

آپ کے علم و فضل سے متاثر ہو کر نواب نوازش علی خان اور نواب ناصر علی خان قزلباش حج بیت اللہ ادا کرنے اور کربلائے معلیٰ کی زیارت کو جاتے ہوئے ارکان و مناسک کی تعلیم کی غرض سے آپ کو ہمراہ لے گئے



ایران و عراق میں مختلف علماء و مجتہدین، بمول سنی حمر سنی الصاری سے جس سنی مباحثات کے بھی وجہ سے آپ فاضل ہندی کے لقب سے پکارے جانے لگے اور آپ کو اجتہاد کی سندین عطا فرمائی گئیں۔

مدرسہ امامیہ

حج زیارت سے واپس آنے پر لاہور کی نواب فیملی نے آپ کو کشمیر جانے کے بجائے لاہور رہنے پر مجبور کیا تا کہ یہاں پر مقیم لوگ آپ کے علم و فن سے مستفید ہوں۔ چنانچہ آپ لاہور میں مقیم ہو گئے اور یہاں آپ نے مدرسہ امامیہ کی بنیاد ڈالی۔ جہاں پر لوگوں میں علم فقہ، اور تعلیم دین کا سلسلہ جاری کیا۔ دراصل محرم اور عزاداری کا لاہور میں ۱۸۳۸ عیسوی میں باقاعدہ سلسلہ علامہ سید ابوالقاسم رضوی ہی نے شروع کیا اور مبارک حویلی موچی دروازہ لاہور میں شبیہ ذوالجناح شب عاشورہ برآمد کرنا شروع کیا۔ جواب ثار علی حویلی لاہور سے برآمد ہوتا ہے۔ نیز سید حشمت علی مجتہد اعلیٰ، مولانا مولوی سید محسن علی شاہ سزواری، مولانا مومن علی مرحوم، مولانا سید لطیف علی، ابو الوفاء مولوی ثنا اللہ امرتسری، مولوی محمد فضل دین ایڈوکیٹ جیسے عالم و فاضل لوگ علامہ ابوالقاسم رضوی کے جاری کردہ مدرسہ امامیہ کے ہی فارغ التحصیل تھے۔

وفات

آیت اللہ علامہ سید ابوالقاسم رضوی نے عمر کی ۷۳ منزلیں طے کیں اور تفسیر لوامع التنزیل کی بارہ جلدیں تکمیل تک پہنچی تھیں کہ آپ ۱۴ محرم ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۶ء کو انتقال فرما گئے اور کربلا گامے شاہ لاہور میں دفن کئے گئے۔ جہاں ان کے والد بزرگوار آقائے سید حسین رضوی القمی بھی مدفون ہیں۔

علامہ سید علی الحائری (۱۸۷۹ تا ۲۸ جون ۱۹۳۱ عیسوی بمطابق ۱۲۹۶ تا ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۶۰ ہجری)

وطن:

علامہ حائری کے جد امجد کا وطن شہر قم مملکت ایران تھا۔ علامہ حائری کا سلسلہ نسب ۲۲ نمبر پر آکر حضرت امام رضا علیہ السلام تک پہنچتا ہے اسی لئے آپ رضوی کہلاتے ہیں۔

آپ ۱۲۸۸ ہجری بمطابق ۱۸۷۹ عیسوی میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ علامہ سید ابوالقاسم کے فرزند اکبر اور جانشین تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم والد بزرگوار سے پائی تھی، پھر بفرض تکمیل علوم ایران و عراق وغیرہ کو روانہ ہوئے۔

اساتذہ:

آپ نے وہاں دیگر علماء کرام و مجتہدین کے علاوہ آقائے سید کاظم طباطبائی، آقائے مازندرانی، آقائے محمد کاظم خراسان، علامہ سید ابوالقاسم طباطبائی، سے مستفید ہوئے اس وقت سامرہ میں مجتہد اعظم سرکار مرزا محمد حسن شیرازی اور مرزا حبیب اللہ رشتی نجفی کے درس بہت بڑے درس ہوا کرتے تھے اپنے درس اعلیٰ انہیں حضرات سے حاصل کئے اور بعد تکمیل علوم اجازہ اجتہاد لیکر وطن واپس ہوئے۔ وطن واپس آکر درس، مطالعہ، تصنیف و تفسیر اور تبلیغ میں سرگرم حصہ لینے لگے۔

اخلاق و کردار:

علامہ حائری نہایت وجیہ، جامہ زیب، خوبصورت، نورانی چہرہ اور خوش گلو تھے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ آپ کو زینت منبر جانتے اور انکا خطبہ اور تلاوت قرآن مجید سن کر ہر شخص پر وجد طاری ہا جاتا تھا۔ عزت و اقبال، شہرت و مرجعیت اور علم و عمل میں دنیا آپ کا لوہا نہتی تھی۔ آپ سے جو ایک بار ملتا آپ کا گردیدہ ہو جاتا۔ آثر بیل سر نواب ذوالفقار علی خاں، آثر بیل سر آغا خاں، علامہ ڈاکٹر سراقبال، جسٹس شیخ عبد القادر، آپ کے اراد تمند تھے۔

آپ بڑے وسیع القلب اور علم دوست انسان تھے چنانچہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے قیام کے دوران جب چندہ جمع کرنے کی غرض سے وفد کے ہمراہ سر آغا خاں لاہور میں تشریف لائے تو بطور خاص علامہ حائری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ایک بہت بڑی رقم علامہ موصوف کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کی علامہ نے سر آغا خاں سے کہا کہ یہ تمام رقم ان کی طرف سے مسلم یونیورسٹی کو چندہ کے طور پر دے دی جائے اس طرح وہ خطیر رقم لینے سے انکار کر دیا۔



علامہ اقبال آپ کے اردو تمند تھے اور آپ سے ملاقات کیلئے آیا کرتے تھے۔ ایک ملاقات میں آپ نے علامہ اقبال سے کہا:

”مجھے آپ جیسے عالم و فاضل اور مفکر سے یہ امید نہیں تھی کہ آپ یوں اہل بیت اور آل محمد کی عظمت سے بے خبر ہو گئے کیونکہ آپ نے ابھی تک ان کے بارے میں کچھ نہیں لکھا۔“

چنانچہ علامہ نے معذرت کی۔ اسکے بعد علامہ اقبال کئی مرتبہ آپ کے پاس تبادلہ خیال کیلئے آتے رہے اور پھر آخر عمر تک اقبال اہل بیت کی شان میں لکھتے رہے اور ایسا لکھا جسکی نظیر پیش کرنا مشکل ہے۔ محمد و آل محمد کی شان میں علامہ اقبال کے اشعار کا مجموعہ ”اقبال در مدح محمد و آل محمد“ کی شکل میں بازار سے حاصل کیا جاسکتا ہے کہ جو سید احسن عمرانی کی کاوشوں سے ”حق بردار“ انارکلی سے شائع ہو چکا ہے۔



علامہ اقبال آپ کے بہت قدردان تھے یہی وجہ تھی کہ علامہ اقبال کا نماز جنازہ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ کی گراؤنڈ میں قبلہ علامہ حائری نے پڑھایا اور پھر دوبارہ بادشاہی مسجد میں کسی دیگر عالم نے پڑھایا۔^(۱)

علامہ کی دینی خدمات:

آپ نے مدرسۃ الحفاظ کی بنیاد ڈالی جس میں آداب و اخلاق، احکام و شریعت اور قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ نے علوم شرعیہ کو رواج دیا اور اسی غرض سے ہندوستان کے تمام شہروں اور قصبات کے دورے کئے۔ پشاور، دہلی، لکھنؤ، حیدرآباد، دکن، بمبئی، کلکتہ، تک سفر کئے۔ آپ کے مقلدین برما سے

۱۔ خداوند کریم نے ہمیں توفیق دی کہ صاحب مقالہ یعنی علامہ حائری کے پوتے سید ابو القاسم کے ذریعہ موچی دروازہ لاہور میں ایسے شخص سے ملاقات کی جس نے اپنے انٹرویو میں مجھے بتایا کہ میں نے اس نماز جنازہ میں شرکت کی تھی اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ اکثر علامہ حائری کے دولت کدہ پر علامہ اقبال تشریف لاتے اور دونوں بزرگوار حوض کے کنارے بیٹھ جاتے اور گرمی کے دنوں میں حوض کے پانی سے بھی لطف اندوز ہوتے اور گھنٹوں بحث و مباحث میں مصروف رہتے، ہمارا گھر چونکہ علامہ حائری کے گھر کے قریب تھا اس لیے میں ان اس امر کا کئی بار مشاہدہ کیا۔ (طاہر عباس)

افریقہ تک پھیلے ہوئے تھے۔ آپ کے موغلے اور فتوے رسالوں اور اخبارات میں شائع ہوا کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ اتحاد بین المسلمین کے حامی رہے۔

آپ کی تقاریر میں جملہ مذاہب کے علاوہ غیر مسلمین بھی شامل ہوا کرتے۔ آپ کی تقاریر و مناظرہ سن کر ہزاروں مسلمان، عیسائی، ہندو، اور سکھ وغیرہ نور ہدایت سے فیضیاب ہو کر مذہب حقہ لامیہ اثنا عشریہ میں داخل ہوئے۔ علامہ کے کارناموں میں ایک نمایاں کارنامہ مسجد کی تعمیر ہے جسے آپ نے ۱۹۳۱ عیسوی میں تعمیر کروایا تھا مسجد علامہ حائری کو لاہور کی قدیم ترین جامع مسجد ہونے کا شرف بھی حاصل ہے آج اس مسجد کو تعمیر ہوئے ۸۲ سال گزر چکے ہیں۔ علامہ مفتی جعفر حسین مجتہد العصر مرحوم، مولانا منظور حسین صاحب نقوی، مولانا سید طیب آغا جازاری مجتہد العصر، مولانا فرزند علی مرحوم، مولوی عبدالغفور صاحب قبلہ، مولوی محمد علی صاحب قبلہ جیسی بزرگ ہستیوں نے اس مسجد میں امام جماعت کے فرائض انجام دیے۔

غلام احمد قادیانی کے خلاف آپ کا فتویٰ:

مرزا غلام احمد قادیانی کو مرتد قرار دینے کا فتویٰ اور مسجد شہید گنج لاہور کو برقرار رکھنے کا فتویٰ جلی سرخیوں سے اخبارات کے سرورق اور جرائد میں شائع ہوئے ان فتاویٰ کی وجہ سے حکومت برطانیہ کو گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ مسجد شہید گنج ابھی تک برقرار ہے اور مرزا غلام احمد مرتد قرار پایا اور مرتد مرزا۔ علامہ کا عظیم الشان کتاب خانہ:

آپ کا عظیم الشان کتابخانہ جو قرآن، تفسیر، حدیث، تاریخ و دیگر دینی کتب کے نادر ذخیرے اور لاجواب قلمی کتابوں پر مشتمل تھا۔ ملک کے مشہور کتاب خانوں میں شمار ہوتا تھا جواب جامع المستظر لاہور میں منتقل کر دیا گیا ہے تاکہ وہاں پر علماء کرام اور طالب علم مستفید ہو سکیں۔^(۱)

۱۔ اس مجلد ”حائرمین نمبر“ اور ”موسمہ حائرمین“ کے مواد کی جمع آوری کے حوالہ سے لاہور جانے اور ان بزرگوروں کے خصوصی کتابخانے اور اس کی تصویر برداری کا اتفاق ہوا۔ افسوس کے ساتھ ہمیں یہ تحریر کرنا پڑ رہا ہے کہ علامہ حائری اور ان کے والد بزرگوار نے جس جان فشانی اور خون جگر خرچ کر کے یہ کتابخانہ تیار کیا تھا وہ عظیم سرمایہ آفات زمانہ سے محفوظ نہ رہ سکا اور سیلاب کی نظر ہو گیا اب جو کتب باقی بچی ہوئی ہیں وہ اصل کتابخانہ کی عشر عشر بھی نہیں ہیں۔ (طاہر عباس)

جب علامہ موصوف عراق سے اجازہ اجتہاد لیکر وطن آئے درس و مطالعہ اور تبلیغ کے علاوہ اپنے والد کے ساتھ تفسیر ”کوامع التنزیل وسواطع التأویل“ کی تالیف میں ساتھ رہے۔ آپ کے والد تیرہویں پارے کی تفسیر کر رہے تھے کہ اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ ان کے بعد آپ نے ستائیسویں پارے کے سورہ قمر تک اسی انداز اور اسی اسلوب میں تفسیر لکھی لیکن تکمیل سے پہلے آپ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان باپ بیٹے کی لکھی ہوئی تفسیر اپنی خصوصیت اور جامعیت کے اعتبار سے آج تک لکھی جانے والی تمام تفسیروں میں بڑی تفسیر مانی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایران، عراق، روم، مصر، شام اور ہندوستان میں جمہور مجتہدین اور علماء اعلام وغیرہ نے یہ اقرار و اعتراف کیا ہے کہ اس تیرہ سو سال میں کوئی تفسیر اس جامع العلوم تفسیر جیسی تالیف نہیں ہوئی۔ اس میں دیگر تفاسیر سے عبارت اور حوالہ جات نقل کرنے کے علاوہ آیت کے ذیل اس تفسیر میں تنزیل اور ترسیل و تاویل، صرف و نحو، منطق و کلام، فقہ و نجوم، فلسفہ و طب، حکمت و ہیئت، طبیعیات و علم نباتات، روایت و درایت، اور رجال کے علمی مباحث با کمال فصاحت و بلاغت درج ہیں۔ ہر اہل فن چاہے وہ علم فقہ ہو یا کلام، اصول ہو یا حدیث، نجوم ہو یا فلسفہ اپنے علم میں اس تفسیر کا محتاج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی جلالت و عظمت نے تمام عالم کو گھیر لیا ہے۔ اس کی ہدایت و برکات کے آثار مشرق و مغرب تک پہنچ گئے۔ تفسیر کے علاوہ آپ نے اردو، فارسی اور عربی میں ۷۲ کتابیں لکھیں۔

وفات:

علامہ حارّی تقریباً ۶۲ باسٹھ سال کی عمر میں بروز دو شنبہ ۳ جمادی الثانیہ ۱۳۶۰ ہجری بمطابق ۲۸ جون ۱۹۴۱ عیسوی کو رحلت فرما گئے اور آپ کو کربلا گامے شاہ بیرون بھائی گیٹ لاہور میں آپ کے والد "سید ابو القاسم" کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ علامہ حارّی کا جنازہ جس شان سے اٹھایا گیا اہل لاہور اب تک اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔ حکومت نے دفاتر، مدارس، کالج اور تاجروں نے بازار بند کر دئے۔ مرحوم کا جنازہ علم ہای ماتمی کے سایہ میں اٹھایا گیا اخبارات و جرائد نے خاص شمارے اور شاعروں نے قطعات تاریخ لکھے۔ مرحوم کی چار بیٹیاں اور تین بیٹے سید رضی رضوی، سید ذکی رضوی، اور سید تقی رضوی تھے۔



تصویر این چنین که تصور نمی رود
 ای عقل عرض کن بحضورش که ای ادیب
 خوش آمدی که حجت اسلام آمدی
 موجود در وجود تو هر فضل آدمیست
 خارج نمی شود ز عمل علمت از وفور
 بهر محب نیک کلام تو آیتی است
 لاهور را تو خطه حله نموده ای
 فتح علی بنام تو کلک ازل نوشت
 بهر ظهور، منت رضوان نمی کشم
 من بلبلم که نغمه من وصف ذات تست
 اکنون کنم دعای فقیرانه در حضور
 بی شک منم ائیم و لیکن خدای من
 خصم تو یحیاست نهم خاک بر سرش
 بد خواه تو خراب بگردد درین خراب
 هر مخلصت بنام تو روشن مراد باد
 فتح علی که پشت و پناه تو در جهان
 نواب نامدار امیر گدا نواز
 شد تا به فارس و لندن شرف نمود
 پنجاب را ز آب سخا داد آبرو
 در دهر آن چه قاعده ای داد رسم داد
 در هند بی شمار رئیسان مهتراند
 نامش بلند شد به دو عالم چو آفتاب

ای تا هنوز چشم چو خط مصور است
 این خدمنی بدین تو کنی فتح خیر است
 القاب تو مفسر قرآن داور است
 گویم چرا که با تو فرشته برابر است
 ذات تو مظهر است و وجود تو مظهر است
 بهر عدوی زشت زبان تو نشتر است
 بر فرش و عرش نمره الله اکبر است
 نطق تو چو ذولفقار بکار پیمر است
 وصف تو ای جناب مرا جام کوثر است
 تو گلشن معانی و علمت گل تر است
 هر چند حال من بخرابات ابر است
 پوزش پذیر و عفو کن و مهر گستر است
 تا گرد فرش موج زن بحر اخضر است
 تا دوره زمانه و این چرخ چنبر است
 چندانکه نور چشم و مه و مهر و اختر است
 مرد خدا شناس و رئیس موقر است
 تشیه حاتم است و نظیر سکندر است
 شاهی گواه آمد و سوگند قیصر است
 شهره چنین گرفت که شادان گورنر است
 هر کاسه فقیر لبالب ز گوهر است
 لیکن برای سائل و یکس همین در است
 مرد سخی و صاحب ایوان و منظر است





فتح علی کہ ناصر اولاد مرتضیٰ است
فتح علی کہ ساخت بسی خانہ امام
فتح علی کہ جنس غم شاہ دین خرید
فتح علی کہ قہر خدا بھر دشمنان
فتح علی کہ نام علی کندہ بر دلش
فتح علی کہ جاہ و جلالش چو ماہ و مہر
فتح علی کہ گلشن لاہور را گلی است
فتح علی کہ بر فلک جود آفتاب
فتح علی کہ قوم قزلباش را بقامت
فتح علی کہ خوان کرم در جہان نہاد
فتح علی کہ کرد تواضع بہاجزان
فتح علی کہ فاتح ملک سخاوت است
فتح علی کہ صورت فتح علی است بس
نواب را دعای فقیہا کن از خلوص
نواب را سخا و ترا هست اجتہاد

سادات را چو خمس و طبعہ مقرر است
فتح علی کہ عاشق شیر و شیر است
فتح علی کہ گوہر بازار محشر است
فتح علی کہ جان محبوبان حیدر است
فتح علی کہ بندہ مقبول داور است
فتح علی کہ نازش دار آب و سنجر است
فتح علی کہ نکہت او در پشاور است
فتح علی کہ در صف شیران غضنفر است
فتح علی کہ نامی ایران و بربر است
فتح علی کہ صاحب ایثار و لنگر است
فتح علی کہ لایق اورنگ و افسر است
فتح علی کہ پیش خدایش مظفر است
نامش دو بارہ آمدہ قند مکرر است
ایثار او بعلم تو چون شیر و شکر است
کم کوثری نہاند کہ او ہم سخور است
تمام شد.

قطعہ تاریخ تفسیر کبیر لوامع

مؤلفہ جناب فیض مآب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر ابو تراب سید علی حائری لاہوری
مدظلہ العالی علی روس المومنین الی یوم الدین از فکر عمدۃ الشعرا سید الف علی صاحب
ولد سید صفدر علی صاحب مرحوم رئیس انبالہ المتخلص گویا:
عالم حائری و لاہوری خوب گفتہ سواطع التاویل
یعنی تفسیر پاک قرآنی بنوشته کہ شد شقائق علیل

باریک شد تن فلک از بس ترا ستود
 قد صرت شایقاً بمعالیک ناطقاً
 ایزد برای نشر شبایب مجد تو
 لو لا وجود بحک بالهند معلناً
 عشت باضطرار مرا شعر کوی کرد
 انت العلی فوق علو العلی علت
 بحر عنایت متلاطم شود اگر
 فانظر نور رایک یا متهی الکمال
 قمری بشوق سرد کند میل های و هونی
 موری هدیه بسلیمان روانه کرد
 نبود عجب که نخل شریف کرم تویی
 گر شعر من قبول جناب تو او فتد
 لایق بساحل شرف بی نهایت

استاد حوی
 سید محمد باقر



همچون هلال از اثر ضوء مستعار
 و اتسر عاشقاً بموالیک بالجهار
 این بنده را به هند کشانید بی قرار
 و الله ما استعمت علی هذه الدیار
 هرگز نشد که طبع کند شعر را شعار
 اعلام فضل ذاتک باللیل و النهار
 این قطره را بحر رساند باضطرار
 این تکه دقیقه عیان کن ز استار
 بلبل ز عشق کل کند آهنگ زار زار
 شاهنش بداد خلعت و انعام پیشمار
 شایسته تو شد بجهان فضل بی عیار
 نازم بسر و ران سخن سنج روزگار
 هرگز نباشد این حرف پست بی عیار

خدام خدام شرع القویم احمد بن محمد باقر بن عبد الکریم

کچھ ازڈاکٹر جاوید منظر

آئیے اس فرد سے ملوائیں ہم
اس جہاں میں جو علی رضوی رہے
حضرت قاسم کے جو فرزند تھے
حاری لاہور میں پیدا ہوئے
باپ کے تھے آپ شاگرد رشید
علم کی تکمیل کی خاطر گئے
کچھ برس کے واسطے پہنچے عراق
ان کے استادوں کی تھی فوج ظفر
روز و شب تدریس اور تحقیق تھی
ٹھوس اقدالت میں تھے پیش پیش
دین کی تعلیم سے فارغ ہوئے
آپ برما اور افریقہ گئے
رات دن تحریر اور تقریر میں
شاعر مشرق سے ان کو قرب تھا
اتنی قربت آپ کو اقبال سے
روح علامہ کو ہوگا اس پہ ناز
حاری ایک باعمل انسان تھے
ایک دن تقریر کی لاہور میں

اس جہاں میں جو رہے ثابت قدم
حاری کے نام سے مشہور تھے
باپ کی نظروں میں وہ دلہند تھے
دین حق پہ رات دن شیدا ہوئے
جو کرے دیں کیلئے جاں کی کشید
یوں عرب، یہ دین کے ناصر گئے
دین کی خاطر کیا دنیا کو عاق
علم کا تھا شوق ان کو اس قدر
الغرض ہر بات کی تصدیق تھی
دین کی خدمات میں تھے پیش پیش
آپ پھر لاہور واپس آ گئے
اور وہاں پر دین کے پادربنے
عمر گزری قوم کی تعمیر میں
ان کی علمیت کا اندازہ کیا
ایس مستقبل ملا اس حال سے
حاری پڑھ دیں جنازے کی نماز
خاک آل بیت کی پہچان تھے
قوم کی تعمیر کی لاہور میں





میں لوگوں نے کیا مذہب قبول
کس کو ملتا ہے یہاں یہ مرتبہ
جو مخالف تھے وہ خائف ہی رہے
ان کا آبائی وطن کشمیر ہے
عمر جب دیکھی بہتر سال کی
آپ سے منسوب تھی پچھلی صدی
تیرہ ہجری اور سن تھا ساٹھ کا
آپ اس دنیا سے جب منظر گئے
اس جہاں سے علم کا پیکر گیا
جو کتابیں اور مخطوطات تھے۔
سب کے سب دین خدا کے واسطے
آپ نے اس دین کو اپنی عمر دی
آپ دنیا کیلئے فیاض تھے
کیسے کیسے کام دنیا میں کئے
مآب کے ہاتھوں میں جو بھی کام ہے
آپ کے ہر کام کی تکمیل میں
علم و حکمت کیلئے یہ مآب ہے
علم کے جو بھی یہاں پر باب ہیں
دیکھ لو جاوید منظر دیکھ لو

ہے یہ آل بیت کی صو کا حصول
آپ کو دنیائے شیعہ گر کہا
قادیانی ان سے سب بیزار تھے
جنت ارضی کی جو تصویر ہے
ان کو جب حاجت ہوئی غسال کی
آپ نے دی دین حق کو زندگی
اس جہاں سے آپ کا پردہ ہوا
فکر کی راہوں کو روشن کر گئے
دین کی تبلیغ کا محور گیا
آپ کے دنیا میں جو ثمرات تھے
قم ، مدینہ ، کربلا کے واسطے
جو بزرگوں سے ملی وہ فکر دی
نبض انساں کے بڑے نباض تھے
کیسے کیسے علم کے پیکر دئے
دین حق کے واسطے پیغام ہے
مآب ہے اس حکم کی تعمیل میں
روح فطرت کیلئے یہ مآب ہے
علم کی تشبیہ کے اسباب ہیں
علم ہے یا فکر یاد دیکھ لو

ابن القاری عن ابي عبد الله ع
 عن ابي عبد الله ع عن ابي عبد الله ع
 عن ابي عبد الله ع عن ابي عبد الله ع

بدايات حائری

وہابی ازہدیت شریف

مترجم: مولوی ابوالحسن علی

مولوی ابوالحسن علی

المعانی لاہوری

تقریباً ۱۰۰۰

در اسلام شریعت پر مبنی ہے

قَالَ لَمْ يَأْتِكُمْ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِهِ
 لَمْ يَأْتِكُمْ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِهِ

مسائل مضمون طاعون

اس میں مرزا غلام احمد دہلوی کے طاعون
 کے خلاف کی غلطی کے خلاف کی غلطی
 کے خلاف کی غلطی کے خلاف کی غلطی

اسلام شریعت پر مبنی ہے
 اسلام شریعت پر مبنی ہے
 اسلام شریعت پر مبنی ہے

اسلام شریعت پر مبنی ہے
 اسلام شریعت پر مبنی ہے
 اسلام شریعت پر مبنی ہے

ابن القاری عن ابي عبد الله ع
 عن ابي عبد الله ع عن ابي عبد الله ع

الغنى للشيخ

تقریباً ۱۰۰۰
 تقریباً ۱۰۰۰
 تقریباً ۱۰۰۰

تقریباً ۱۰۰۰
 تقریباً ۱۰۰۰
 تقریباً ۱۰۰۰

ابن القاری عن ابي عبد الله ع
 عن ابي عبد الله ع عن ابي عبد الله ع

روح المعاني

تقریباً ۱۰۰۰
 تقریباً ۱۰۰۰
 تقریباً ۱۰۰۰

تقریباً ۱۰۰۰
 تقریباً ۱۰۰۰
 تقریباً ۱۰۰۰

محمد امجد علی شاہ





بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

کاملاً نخل

بجز این کتاب در هیچ کتابی
نیست که این کتاب را
در هیچ کتابی
نیست که این کتاب را
در هیچ کتابی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

سأله الجاهل

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

غالب المقصود

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

مآثر الاحكام

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

پسر در این کتابخانه مرحوم آیت الله العظمی نجفی مرعشی (ره) موجود است، از جمله، جلد‌های:

۷، ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷

در جلد اول این تفسیر تقریظ‌های از علمای بزرگ به چاپ رسیده که نشانگر ارزش علمی این تفسیر نفیس است، از جمله از مرحوم آیت الله العظمی میرزا محمد حسن شیرازی (قدس سره) که درباره این تفسیر نوشته است:

لوامع التنزیل وسواطع التأویل لهاوی لمعالم التفسیر للدرر المقاصد فما اتقن مبانیه وارق معانیه واحسن نظامه واحکم قوامه حیث انه اجتني اثمارها من مغارس العلوم والحکمه وازهارها من ریاض النبوة والامامة موشحة بالمناسبات ذوقية ومحلاة بالدقائق العقلية - اللهم اجعل سعیه مشکورا-

لوامع التنزیل شامل دانشها و حقایق و تفسیر و تاویل و سرشار از فوائد زیبا و ارجمند و درهای که جست و جو گران، باید بدانها دست یابند مؤلف به یمن بهره گیری از سرچشمه های علوم حکمت و استفاده و استضائه از بوستان نبوت و امامت، مبانی کتاب را استوار ساخته و از معانی لطیف و ظریف، آن را کنده و مباحث را چه نیکو چیده و بدان قوام بخشیده است.

کتاب، سرشار است از مناسبات ذوقی و باریک نگری‌های علمی مشکور باد تلاش او.

و مرحوم آیه الله العظمی فاضل اردکانی در این تفسیر نوشته‌اند:

بسم الله الرحمن الرحيم لله در المفسر الجلیل و علیه اجره بما جد و اجتهد في تحقیق حقایق التنزیل و کشف دقائق التأویل فقد جاء بما یبهر العقول ولا یتیسر لغير الجهابذة و الفحول - ولعمرك لو امعنت النظر و حددت البصر لظفرت علي خزائن من جواهر المقاصد و فزت بكنوز من فرايد الفوائد فياله من كتاب شريف و جامع لطيف محتو لتحقيقات انيقه و تدقيقات رشيقة و تلويحات سديدة-

خداوند، مؤلف جلیل را به پاس تلاش و سختکوشی در تحقیق حقایق قرآنی و کشف دقائق تأویل آن، خیر دهد و اجر عنایت کند.



موجود در کتابخانه حضرت آیت الله العظمی مرعشی نجفی (ره)

از قلم: آیت الله سید احمد حسینی اشکوری دامت برکاته

تفسیر لوامع التنزیل در بیست و هفتم جلد نگاشته شده بعضی از آن به چاپ رسیده و بعضی دیگر هنوز به صورت نسخه‌های خطی که از لاهور به قم منتقل شده و در کتابخانه آیت الله مرعشی نجفی (ره) نگهداری می‌شود. تفصیل نسخه‌های خطی موجود در کتاب مذکور را از جلد هفتم کتاب «فهرست نسخه‌های خطی کتابخانه عمومی حضرت آیت الله نجفی مرعشی» که در ذیل همراه با شماره‌های کتابخانه، آیت الله سید احمد حسینی اشکوری دامت برکاته آن را فهرست وار معرفی کرده‌اند می‌آوریم:

(۲۷۳۳) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر / فارسی)

از مولوی سید أبو القاسم بن حسین رضوی لاهوری (۱۳۲۴)

تفسیر بسیار مفصلی است در سی جلد^(۱) با بحث‌های گوناگون دنبال هر آیه و نقل روایات و اقوال فراوان از علماء شیعه و سنی و مخصوصاً در آیات مربوط به اعتقادات بیشتر تفصیل می‌دهد و بحث می‌کند.

چند جلد از این تفسیر را مؤلف نگاشته و در گذشت، پس وی فرزندش سید علی لاهوری (ره) دنباله کار را گرفت ولی باز نا تمام مانده، و هر جلدی از آن دارای یک

۱. قرار بود که در ۳۰ جلد نوشته شود، اما زندگی با مؤلفین وفاء نکرد. سید أبو القاسم رضوی (پدر) از اول تا جز ۱۳ قرآن تا سوره یوسف صفحه ۸۱ آخرین جمله که سید أبو القاسم نوشته بود این بود: «هر یوم در آفاق ساخت تاثیر غضب خود به آن سرخی چه نزد غضب خون بدن به غلیان آمده در وجه و بدن او حمیت ظاهر می‌شود پس اظهار این در آفاق نشان و علامت غضب الهی می‌باشد بر آن قومی که قتل حسین کرده‌اند و معاونت بر آن نمودن و راضی بر آن بودن و می‌باشند الی قیام قیامت.» قلم به اینجا رسیده بود که به لقاء الهی پیوستند، از این جاء آقای حائری می‌نویسند: «هنا ختم کلامه اعلی الله مقامه» از صفحه ۸۲ تا صفحه ۹۳ همین آیه را آقای علی حائری ادامه دادند. و بعد از آن سید علی حائری لاهوری (پسر) آن را کامل کرد اما ایشان هم تا ۲۷ جز سوره قمر رسیده بود که ایشان هم دار فانی را وداع گفتند. «إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ» (سوره بقره جلد سیزده حدوداً مشتمل بر ۴۸۹ صفحات



جزء از قرآن می باشد. نسخه حاضر جلد ششم کتاب است که به روز نهم ربیع الاول ۱۳۱۲ پایان رسیده.

نسخ، به خط مؤلف، عناوین شگرف، در حاشیه تصحیح شده و اضافه دارد، نسخه را موریا نه خورده و فرسوده است، قبلاً از کتاب تقریظ میرزا حبیب الله رشتی در دو صفحه آمده است، وی برگ اول مهر مربع «لا اله الا الله الملك القوی عبده سید علی حائری ابن ابو القاسم الرضوی» دیده می شود، جلد مقوائی عطف تیماج مشکى. ۳۱۷ گ، ۳۳ س، ۲۳ X ۲۷ سم.

(۲۷۳۴) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر عربی)

از: مولوی ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری (۱۳۲۴)

این نسخه جلد هفتم کتاب است که بیست و چهارم رجب ۱۳۱۵ پایان رسیده.

نسخ، به خط مؤلف، مشخصات مانند نسخه سابق

۴۰۳ گ، ۲۳ س، ۲۳ X ۲۷ سم

(۲۷۳۵) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر / فارسی)

از مولوی سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری (۱۳۲۴)

جلد هشتم و روز چهارشنبه پنجم صفر ۱۳۱۷ پایان رسیده است.

نسخ، به خط مؤلف، مانند جلدهای سابق.

۳۶۴ گ، ۲۳ س، ۲۳ X ۲۷ سم

(۲۷۳۶) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر / فارسی)

از مولوی سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری (۱۳۲۴)

جلد دهم و چهارشنبه ۲۶ جمادی الاول ۱۳۱۹ پایان رسیده است.

نسخ، به خط مؤلف، مانند نسخه های گذشته.

۲۳۰ گ، ۲۳ س، ۲۳ X ۲۷ سم

(۲۷۳۷) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر / فارسی)

از مولوی سید علی بن سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری.

جلد چهاردهم و روز اول ذی القعدة ۱۳۲۴ بدان شروع کرده و دوشنبه ۱۲ ربیع

الثانی ۱۳۲۵ آنرا پایان برده است.



نستعلیق، به خط مؤلف، عناوین شنگرف، در حاشیه تصحیح شده و اضافه دارد، مهر مربع روی برگ اول دیده می شود، نسخه را مورخانه خورده و فرسوده است، جلد مقوائی عطف تیماج مشکى.

۲۴۱ گ، ۳۹ س، ۲۳X۳۷ سم

(۲۷۳۸) لواصع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر/ فارسی)

از مولوی سید علی بن سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری
جلد پانزدهم، یازدهم ربیع الثانی ۱۳۲۶ بدان شروع کرده و بیستم ربیع الاول ۱۳۲۸ آن را پایان برده است.

نستعلیق، به خط مؤلف، مانند نسخه های سابق.

۲۰۲ گ، ۳۹ س، ۲۳X۳۷ سم

(۲۷۳۹) لواصع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر/ فارسی)

از مولوی سید علی بن سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری
جلد هفدهم که هجدهم ذی الحجه ۱۳۳۰ بدان شروع شده و چهارشنبه دهم ذی الحجه ۱۳۳۲ آن را پایان برده است.

نستعلیق، به خط مؤلف، مانند نسخه های گذشته

۱۹۵ گ، ۳۹ س، ۲۳X۳۷ سم

(۲۷۴۰) لواصع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر/ فارسی)

از مولوی سید علی بن سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری
جلد هجدهم، روز جمعه دوازدهم ذی الحجه ۱۳۳۴ بدان شروع شده و در ماه ربیع الاول ۱۳۳۸ پایان یافته است.

نستعلیق، به خط مؤلف، مانند نسخه های سابق.

۱۸۳ گ، ۳۹ س، ۲۳X۳۷ سم

(۲۷۴۱) لواصع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر فارسی)

از مولوی سید علی بن سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری
جلد نوزدهم که هجدهم ذی الحجه ۱۳۴۰ پایان رسیده است.
نستعلیق، به خط مؤلف، مانند نسخه های سابق، جلد مقوائی عطف تیماج قهوه ای.



۱۱۳ گ، ۳۹ س، ۲۳۸۳۷ سم

(۲۷۴۲) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر / فارسی)

از مولوی سید علی بن سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری

جلد بیستم که در محرم ۱۳۴۱ بدان شروع کرده و هفتم ربیع الثانی ۱۳۴۵ آنرا
پایان برده است.

تستعلیق، به خط مؤلف، مانند جلد های گذشته.

۱۴۵ گ، ۳۹ س، ۲۳۸۳۷ سم

(۲۷۴۳) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر / فارسی)

از مولوی سید علی بن سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری

جلد بیست و یکم که بسال ۱۳۴۴ بدان شروع کرده و بیسم شعبان ۱۳۵۱ آن را
پایان برده است.

تستعلیق، به خط مؤلف، مانند جلد های گذشته.

۱۴۵ گ، ۳۹ س، ۲۳۸۳۷ سم

(۲۷۴۴) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر / فارسی)

از مولوی سید علی بن سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری

جلد بیست و دوم که ۲۲ شعبان ۱۳۵۱ بدان شروع کرده و دوم جمادی الثانی ۱۳۵۳
آن را پایان برده است.

تستعلیق، به خط مؤلف، مانند جلد های سابق.

۱۲۰ گ، ۳۹ س، ۲۳۸۳۷ سم

(۲۷۴۵) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر / فارسی)

از مولوی سید علی بن سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری

جلد بیست و سوم که سوم جمادی الثانی ۱۳۵۳ بدان شروع شده است.

تستعلیق، به خط مؤلف، مانند مجلدات سابق

۱۳۸ گ، ۳۹ س، ۲۳۸۳۷ سم

(۲۷۴۶) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر / فارسی)

از مولوی سید علی بن سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاهوری



جلد بیست و چهارم که روز جمعه ششم ربیع الثانی ۱۳۵۵ بدان شروع شده و بیستم ربیع الأول ۱۳۵۶ پایان رسیده است.

نستعلیق، به خط مؤلف، مانند مجلدات سابق
۱۰۰ گ، ۳۹ س، ۲۳X۳۷ سم

(۲۷۴۷) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر/ فارسی)

از مولوی سید علی بن سید أبو القاسم بن حسین رضوی لاهوری
جلد بیست و پنجم پنجشنبه ۲۳ ربیع الأول ۱۳۵۶ بدان شروع شده و پنجشنبه جمادی الأول ۱۳۵۷ پایان یافته است.

نستعلیق، به خط مؤلف، مانند جلد های سابق
۱۳۳ گ، ۳۹ س، ۲۳X۳۷ سم

(۲۷۴۸) لوامع التنزیل و سواطع التأویل (تفسیر/ فارسی)

از مولوی سید علی بن سید أبو القاسم بن حسین رضوی لاهوری
جلد بیست و هفتم که پنجشنبه ۲۵ صفر ۱۳۵۹ بدان شروع شده و ناتمام مانده است.
نستعلیق، به خط مؤلف، مانند جلد های گذشته
۶۱ گ، ۳۹ س، ۲۷X۳۷ سم^(۱)

به این ترتیب که آقای اشکوری نسخه ها خطی تفسیر «لوامع التنزیل و سواطع التأویل» موجود در کتابخانه مذکور معرفی کردند عبارتند از:

جلد ششم	جلد هفتم	جلد هشتم
جلد دهم	جلد چهاردهم	جلد پانزدهم
جلد هفدهم	جلد نوزدهم	جلد بیست
جلد بیست و یکم	جلد بیست و دو	جلد بیست و سه
جلد بیست و چهار	جلد بیست و پنج	جلد بیست و هفت

^۱ سید احمد حسینی، زیر نظر سید محمود مرعشی، فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی حضرت

تفسیر لوامع التنزیل و سواطع التاویل کا مختصر جائزہ

از: مولانا میر ہاشم رضا عابدی (کراچی)

تاریخ گواہ ہے کہ ۱۴ سو سال میں عالم اسلام میں لکھی جانے والی موجودہ تفاسیر میں لوامع التنزیل و سواطع التاویل کی مانند آج تک اتنی مفصل تفسیر نہیں لکھی گئی۔ ہماری اس بات کی تائید خود کتاب کے علاوہ علماء اعلام کی تقریظات سے بھی ہوتی ہے، مولفین نے اسے تفسیر کی جامع^(۱) روش پر تالیف کیا ہے۔ اور اس میں علوم قرآن، تاریخ، عربی ادب اور بالخصوص کلامی موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔

آیہ اللہ سید ابوالقاسم رضوی حاری نے جلد اول کے ابتدائی ۳۵ صفحات میں علوم قرآن سے مربوط مباحث کو ۱۶ مقدمات پر تقسیم کیا ہے جس میں تعریف تفسیر و تاویل، قاریان قرآن، قرآن کے حقیقی وارث، تفسیر قرآن کا جواز و منافع تفسیر جیسے اہم مسائل کو بیان کیا ہے۔

اس تفسیر کی کچھ جلدیں، بڑے رحلی سائز میں ۲ بار پرنٹ کی گئی ہیں، پہلی بار ۱۳۰۰ھ ق۔ اور دوسری بار ۱۹۳۵ء میں۔ اس کی پہلی جلد ۷۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ان مفسرین کا ارادہ تھا کہ ہر پارہ کی تفسیر ایک جلد پر مشتمل ہو۔ جب جناب ابوالقاسم حاری کا ۱۹۰۶ء میں انتقال ہوا تو، اس وقت آپ تفسیر کی ۱۳ تیرہویں جلد پر کام کر رہے تھے اور سورہ یوسف کی ۸۵ ویں آیت کی تفسیر میں مشغول تھے۔ ان کے بعد آپ کے فرزند جناب آیہ اللہ سید علی حاری نے والد کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اس تفسیر کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا۔ لیکن افسوس کہ اجل نے آپ کو بھی اس تفسیر کو کامل کرنے کی مہلت نہ دی۔ اور جب آپ ۲۷

۱۔ جامع روش سے مراد، تفسیر قرآن کا ایسا اسلوب اور طریقہ کار جس میں مفسر قرآن کی تفسیر کے لئے قرآنی تفاسیر کے تمام اسلوب جیسے قرآن کی ادبی تفسیر، قرآن کی قرآن سے تفسیر، قرآن کی روایت اور قرآن کی عقلی تاظر میں تفسیر کو بروئے کار لاتا ہے اور آیات کی تفسیر کے لئے تمام منابع اور مدارک جیسے لغت، ادبیات، احادیث، دلیل عقلی اور دوسری قرآنی آیات سے مدد دیتا ہے۔

مفسرین نے ہر سورہ کی آیات کو موضوعات کے حساب سے تقسیم کیا ہے۔ وہ آیات جو ایک خاص موضوع کے بارے میں ہیں ان کو جدا کیا ہے چاہے ان آیات کی تعداد ایک یا ایک سے زیادہ ہو۔

۲۔ شان نزول و فضائل سورہ

ہر سورہ کی تفسیر کے آغاز میں مشخص کیا گیا ہے کہ یہ سورہ کہاں نازل ہوئی مکہ یا مدینہ میں اور اگر کسی سورہ کے بارے میں کئی یا مدنی ہونے کی جہت سے مفسرین میں اختلاف پایا جاتا ہے تو اس کو بھی ذکر کرتے ہیں، پھر سورہ کی آیات اور کلمات کی تعداد، سورہ کی فضیلت اور اس کی تلاوت کے ثواب کے بارے میں جو اہل بیت علیہم السلام سے روایات نقل ہوئی ہیں ان کو ذکر کرتے ہیں۔

۳۔ آیات کا فارسی زبان میں توضیحی ترجمہ

ابتداء میں مفسرین محترم، موضوع کے حساب سے انتخاب شدہ آیات کا فارسی زبان میں اس طرح ترجمہ کرتے ہیں کہ اس کو مختصر تفسیر کہا جاسکتا ہے۔ آیات کا موضوع تبدیل ہونے کی صورت میں مولفین، گذشتہ آیات کا آنے والی آیات سے ارتباط کو اسی آیت کی تفسیر کے اختتام پر بیان کرتے ہیں۔^(۱) موجودہ زمانے کی تفاسیر میں تفسیر المیزان میں علامہ محمد حسین طباطبائی نے بھی اسی طریقے سے آیات کی تفسیر کی ہے؛ پہلے وہ تمام آیات جن میں سیاق کے لحاظ سے وحدت پائی جاتی ہے ان آیات کے مجموعے کا انتخاب کرتے ہیں پھر ابتداء میں ان آیات میں موجود پیام الہی کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں پھر اس کے بعد آیات کی تفصیلی تفسیر ذکر کرتے ہیں۔

ترجمہ کے بعد، تفسیری مباحث کو شمارہ گزاری کے ساتھ بیان کرتے ہیں سب سے پہلے اہل سنت اور شیعہ کی کتابوں سے روایات شان نزول کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور اگر کوئی روایت دینی مسلمات کے خلاف ہو تو اس کو رد کرتے ہیں۔^(۱) لیکن ان روایات کی تحلیل اور ان کی اسناد پر کم توجہ دی گئی ہے۔

۵۔ ذکر اختلاف قرائت

شان نزول بیان کرنے کے بعد مفسرین کا شیوہ یہ ہے کہ ایک آیت کے بارے میں ایک سے زیادہ ذکر کی گئی قرائت کو بیان کرتے ہیں اور اختلاف کی صورت میں اگر کوئی قرائت، لغت قریش^(۲) کے موافق ہو یا عربی ادب کے قوانین^(۳) پر پوری اترے یا اسے اہل بیت علیہم السلام سے نقل کیا گیا ہو^(۴) یا مشہور ہو اور اس پر اجماع ہو تو^(۵) اسے دوسری قرائت پر ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ مفسرین نے کچھ مواقع پر صحیح قرائت کو معین کیے بغیر صرف مختلف قرائت کو بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ اکثر علماء مفسرین کی طرح حائرین بھی ہفت قرائت کو حجت نہیں مانتے۔^(۶)

۶۔ معانی الفاظ قرآن

مفسرین نے شان نزول اور قرائت کو بیان کرنے کے بعد آیت میں موجود کلمات کے معانی کو عربی لغت کی مشہور لغات جیسے قاموس اللغۃ، مصباح المنیر، مفردات راغب، الصحاح جوہری، نہایت اللغۃ و مجمع البحرین، معروف تفاسیر جیسے مجمع البیان، روض الجنان، تفسیر کبیر، اور احادیث و دیگر قرآنی آیات کی مدد



۱۔ ملاحظہ کیجئے، ج ۱ ص ۵۰۶، ۵۰۷۔

۲۔ ج ۱، ص ۵۵۔

۳۔ ج ۱، ص ۵۰۔

۴۔ ج ۸، ص ۹۷، ۹۸۔

۵۔ ج ۳، ص ۷۲۔

۶۔ ج ۱، ص ۸۔

آیات جو زمین اور آسمان کی خلقت، زمین و سیاروں کی گردش کے بارے میں ہیں۔ ان کی تفسیر میں جدید علوم میں یقینی طور پر ثابت شدہ معلومات کے بجائے، ضعیف روایات کو جبری قرار دیا ہے۔^(۱)

اقوال صحابہ و مفسرین

اس تفسیر کا ایک اور نمایاں پہلو صحابہ، تابعین اور دیگر مفسرین کے اقوال ہیں، مفسرین نے الفاظ کے معانی، آیات کی تفسیر اور شبہات کے رد کے لئے ان سے مدد لی ہے آیات کی تفسیر میں مفسرین اکثر اوقات صرف کثرت سے نقل احوال پر اکتفاء کرتے ہیں اور جب اپنی نظر دینی ہو تو ”اقول“ کی تعبیر استعمال کرتے ہیں۔ تفسیر کا حجم زیادہ ہونے کی ایک اہم وجہ، کثرت سے اقوال کا نقل کرنا ہے۔

معانی الفاظ کو بیان کرنے کے بعد مفسرین، آیت کے اعراب کو بیان کرتے ہیں۔ اور تفسیر کے نحوی، صرفی اور بلاغی مطالب کو علماء ادب کے اقوال کے ساتھ اکثر مقامات پر بیان کیا ہے حتیٰ بعض مقامات پر نحوی بحثیں تفصیل سے ذکر کی ہیں اور بعض موقعوں پر اپنی نظر بھی دی ہے جو مفسرین کی علمی بلندی کی حکایت کرتی ہے۔

۶۔ مفسرین نے آیت کی تفسیر میں دوسری قرآنی آیات، احادیث اہل بیت علیہم السلام، سیاق آیات، صفات متکلم و مخاطب احوال صحابہ، اجماع، عقلی دلائل، جدید علمی قوانین جیسے قرائن اور دیگر مفسرین کے اقوال سے بھی مدد لی ہے۔

توضیح:

قرآنی آیات: قرآن کی تفسیر کا ایک اہم طریقہ ”قرآن کی قرآن سے تفسیر“ کا ہے، جس کی بنیاد پیامبر اکرمؐ اور اہل بیتؑ نے رکھی۔ امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے:

کتاب اللہ... ینطق بعضہ ببعض ویشہد بعضہ علی بعض^(۲)

۱۔ سید ابوالقاسم حائری، لواضع التخریل وسواطع التأویل، ج ۱۳، ص ۳۸، ۳۹۔

۲۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۳۳، بند ۸۔

کتاب خدا جن کی کچھ آیات دوسری آیات کے بارے میں کلام کرتی ہے اور کچھ آیات دوسری آیات پر شاہد ہیں۔

امام رضا فرماتے ہیں:

من رد متشابه القرآن الي محكمه، فقد هدى الي صراط مستقيم^(۱)

جس نے بھی قرآن کی تشابہ آیات کو اس کی محکم آیات کی طرف پلٹایا بے شک وہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت پا گیا۔ مفسرین نے دوسری آیات کی مدد سے قرآنی الفاظ کے معانی، ان کی تفسیر، کلامی شبہات کے جواب اور مذہب اہل بیت کی حقانیت کو ثابت کیا ہے۔

روایات: قرآنی فہم کا ایک بہترین طریقہ رسول خدا و اہل بیت کی روایات کی طرف رجوع کرنا ہے کیوں کہ قرآن کی تہمین، آیات کے باطن، احکام الہی کی جزئیات اور آیات کے مصادیق کا تعین، صرف روایات ہی کے ذریعے ممکن ہے، ارشاد خداوند ہے:

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾^(۲)

مفسرین نے اپنی تفسیر میں الفاظ کے معانی، صحیح قرائت کے تعین، آیات کے مصادیق، آیت کا شان نزول انبیاء اور اقوام کے واقعات، فقہی احکام اور فروعات کی تفصیل، جنت کی نعمات اور جہنم کے حولناک مناظر کو روایات کی مدد سے بیان کیا ہے۔

مفسرین نے آیات کو تفسیر کرتے وقت آیات و روایات کے علاوہ دیگر قرآن جیسے سیاق، اجماع، دینی و عقلی مسلمات، متکلم اور مخاطب کی صفات، لحن و مقام سخن، اور موضوع کی خصوصیات پر بھی توجہ کی ہے اور ان کی مدد سے بہت سے مفید نکات تفسیری کشف اور مخلفین کی شبہات کو رد کیا ہے اس جامعیت کی وجہ سے لوا مع التنزیل کو بہت سی تفاسیر پر فوقیت حاصل ہے۔

لوامع التذریل کا ایک امتیازی پہلو ادبی، لغوی، تفسیری، حدیثی، کلامی، فلسفی اور تاریخی کتب ہیں جن سے مفسرین نے اپنی تفسیر میں مدد لی ہے ابو القاسم حازمی کے پاس نایاب اور مفید کتابوں پر مشتمل ایک بہت بڑا کتاب خانہ تھا جس سے مفسرین نے اپنی تفسیر میں بخوبی مدد لی ہے جن کتابوں کے حوالہ تفسیر میں دیئے گئے ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے ہم یہاں پر فریقین کو ان کتابوں کی فہرست پیش کر رہے ہیں کہ جن سے اس تفسیر میں بہت زیادہ مدد لی گئی ہے۔

اصحاب اور تابعین

صحابہ اور تابعین کہ اسامی جن کے تفسیری اقوال سے اس تفسیر میں مدد لی گئی ہے:

- ۱۔ سعید بن جبیر بن ہشام اسدی، تابعی (۹۵ ہجری)؛
- ۲۔ مجاہد بن جبیر (یاجر) ابو الحجاج ثعلبی (۱۰۴ ہجری)؛
- ۳۔ شعبی ابو عمر عامر بن شراحیل کوفی حمیری (۲۱-۱۰۴ ہجری)؛
- ۴۔ عکرمہ بن عبد اللہ بن ابو عبد اللہ مولیٰ ابن عباس (۱۰۵ ہجری)؛
- ۵۔ ضحاک بن مزاحم ثعلبی ہلالی (۱۰۵ ہجری)؛
- ۶۔ طاووس (ذکوان) بن کیسان، ابو عبد الرحمن الخولانی الہمدانی (۳۳-۱۰۶ ہجری)؛
- ۷۔ عطاء بن اسلم بن صفوان (ابن ابی رباح) (۲۷-۱۱۴ ہجری)؛
- ۸۔ سدسی کبیر اسماعیل بن عبد الرحمن قرشی، ابو محمد (۱۲۷ ہجری)؛
- ۹۔ مقاتل بن سلیمان بن زید ابو الحسن الازدی (۱۵۰ ہجری)؛
- ۱۰۔ قتادہ بن دعامہ السدوسی، ابو الخطاب (۶۰-۱۱۷ ہجری)؛

عربی لغت کی کتابیں

عربی لغت کی کتابیں جن سے اس تفسیر میں مدد لی گئی ہے:

۱۔ الکلیات، ابو البقاء بن موسیٰ الحسینی؛



۲۔ مفردات الفاظ قرآن، راغب اصفہانی؛

۳۔ القاموس المحيط، فیروز آبادی؛

۴۔ مجمع البحرین، طریکی

۵۔ العین، خلیل بن احمد بن عمر فراہیدی (۱۰۰-۱۷۵ ہجری)

۶۔ ابن درید، محمد حسن ازدی (۲۲۳-۳۲۱ ہجری)

۷۔ کتاب اللغات، اصمعی، عبد الملک بن قریب بن علی (۱۲۲-۲۱۶ ہجری)

۸۔ تہذیب اللغة، ازہری، ابو منصور محمد بن احمد بن ازہر شافعی (۲۸۲-۳۷۰ ہجری)

۹۔ مغربی، ابو القاسم حسین بن علی بن حسن معروف بہ وزیر مغربی۔

۱۰۔ لسان العرب، ابن منظور۔

۱۱۔ المصباح المنیر، فیومی، احمد بن محمد (م ۷۷۰ ہجری)

۱۲۔ مقایس اللغة، ابی الحصین احمد بن فارس۔

۱۳۔ المغرب، ناصر ابن عبد الصمد، ابو الفتاح (۶۱۰ ہجری)

عربی ادب کی کتابیں

عربی ادب کی معروف کتابیں جن سے اس تفسیر میں مدد لی گئی ہے:

۱۔ اسیبویہ، ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر؛

۲۔ کسائی، علی بن حمزہ بن عبد اللہ ابو الحسن؛

۳۔ خزاز، ابو زکریا یحییٰ بن زیاد کوفی؛

۴۔ زجاج، ابراہیم بن محمد بن سہل ابو اسحاق؛

۵۔ ابو عبیدہ، معمر بن شیبہ؛

۶۔ خفش، ابو الحسن سعید بن مسعدہ البلیخی البصری؛

۷۔ مبرّد، محمد بن یزید بن عبد اکبر؛

۸۔ مازنی، ابو عثمان بکر بن محمد؛



المہربو علی فارسی نحوی، حسن بن احمد بن عبد الغفار؛

شیعہ تفاسیر

جن سے اس تفسیر میں مدد دلی گئی ہے؛

۱۔ تفسیر اصفی؛

۲۔ تفسیر امام حسن عسکری؛

۳۔ تفسیر جوامع الجامع؛

۴۔ تفسیر روایح القرآن؛

۵۔ تفسیر روض الجنان و روح الجنان فی تفسیر القرآن؛

۶۔ تفسیر زبدۃ البیان؛

۷۔ تفسیر صافی؛

۸۔ تفسیر علی بن ابراہیم قمی؛

۹۔ تفسیر عیاشی؛

۱۰۔ تفسیر کنز العرفان؛

۱۱۔ تفسیر مبانی البیان؛

۱۲۔ تفسیر مجمع البحرین

۱۳۔ تفسیر مجمع البیان

۱۴۔ تفسیر مفاتیح الاحکام

۱۵۔ تفسیر ملا بہاء الدین؛

۱۶۔ تفسیر ملا رضا

۱۷۔ تفسیر ملخص تفاسیر خاصہ و عامہ

۱۸۔ تفسیر نعمت علی خان؛

۱۹۔ تفسیر نور الثقلین؛



۲۰۔ تفسیر ینابیع الانوار؛

۲۱۔ تفسیر تبيان؛

۲۲۔ حاشیہ بیضاوی نواب علی خان؛

۲۳۔ حاشیہ قاضی نور اللہ بر بیضاوی؛

۲۴۔ خلاصہ منہج الصادقین؛

احادیث کی کتابیں

۱۔ احتجاج الانعمہ؛

۲۔ اصول کافی؛

۳۔ امالی صدوق؛

۴۔ بحار الانوار؛

۵۔ تہذیب الاخبار؛

۶۔ توحید صدوق؛

۷۔ ثواب الاعمال؛

۸۔ عقاب الاعمال؛

۹۔ غایۃ المرام؛

۱۰۔ کشف الغمۃ؛

۱۱۔ الممن لا یحضرہ الفقید؛

۱۲۔ ہدایۃ الامہ؛

۱۳۔ وسائل الشیعہ۔

اہل سنت کی کلامی کتابیں

جن سے اس تفسیر میں مدد لی گئی ہے:

شرح مواقف



شرح مقاصد

شرح دوائی

عقاید عضدی

شرح عقاید تفتازانی

شرح جلدی



خلاصہ کلام یہ ہے کہ تفسیر لوامع تنزیل ایک لاجواب تفسیر ہے جس پر مکمل تبصرے کیلئے مختصر سا مضمون کافی نہیں بلکہ مستقل کتاب درکار ہے امید ہے اہل قلم اس کتاب کے اسلوب تفسیر اور محاسن کے بیان اور اس کے عمدہ مطالب کی تلخیص کی جانب توجہ فرمائیں گے۔

کسی کی شخصیت اور مرتبہ کو جاننے کا ایک راستہ یہ ہے کہ اس شخصیت کے بارے میں علماء اور دانشوروں کے بیانات کو دیکھا جائے عام طور پر صاحب کمال افراد اپنی زندگی اور اپنے دور میں پہچانے نہیں جاتے ان کے مرنے بعد ان کے آثار اور ہم عصر افراد کے بیانات سے ان کے کمالات سامنے آتے ہیں جس سے ان کا مقام و مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن علامہ سید ابوالقاسم حارّی اور علامہ سید علی حارّی اپنے دور کی ایسی عظیم المرتبت شخصیات ہیں جنہوں نے اپنے علم و اخلاق سے اپنے دور کے ہر فرد کا دل جیت لیا اور اپنے علم و فن کا لوہا منوالیا۔ ناصر علی خاں اور نوازش علی خاں جیسے نوابین انکی کی شخصیت اور زہد و تقویٰ سے اتنے متاثر تھے کہ برہا برس آپ حضرات کی حمایت اور اطاعت کرتے رہے اور ان کے مشوروں کو عملی جامہ پہناتے رہے مساجد و امام باڑے بنوائے اور کتابوں کی طباعت میں آپ کا ہر ممکن تعاون فرماتے رہے اسی لئے آج علامہ حضرات کے نام کے ساتھ ان کا بھی نام زندہ ہے۔

عام مومنین آپ حضرات سے اتنے مانوس اور متاثر تھے کہ آپ حضرات کی تقاریر اور وعظ و نصیحت سنے کیلئے جوق در جوق آتے تھے اسی لئے ان بزرگوں کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ حضرات ہزاروں کے مجمع میں وعظ فرماتے تھے اگر کوئی کسی اور مکتب یا مذہب کا پیروکار ہوتا تو آپ کی تقریر اور استدلالی بیانات سن کر وہیں ایمان لے آتا تھا۔ آپ سے وابستہ لوگ کوئی معمولی لوگ نہیں تھے بلکہ علم دوست تھے ان میں شعرا اور ادیب دانشور اور سیاستمدار علماء اور مجتہدین سبھی آپ حضرات کے گرویدہ

تھے۔ صرف شیعہ مسلک کے علماء ہی نہیں دیگر مذاہب کی نامور شخصیتیں آپ سے متاثر تھیں۔ علامہ اقبال جیسی شخصیت آپ حضرات سے کسب فیض کیا کرتی تھی۔ اس دور کے شعرا نے آپ حضرات کی شان میں قصیدے لکھے تو آپ کی وفات پر مرثیے کہے یہی نہیں اگر کوئی نئی کتاب منظر عام پر آتی تو یہ اس کتاب کا مطالعہ کر کے اس کے محاسن کو شعر کی زبانی بیان کرتے چنانچہ تفسیر لوامع پر کئی اشعار لکھے گئے۔ جب ان بزرگواروں کے علم، اخلاق اور زہد و تقویٰ سے ہر ذی شعور متاثر تھا تو بھلا علماء اور فضلا کو آپ کی شخصیت کیسے نہیں بھاتی آپ لوگ جس عالم سے ملے اسے اپنا گرویدہ بنالیا اساتذہ نے اجازے دے علماء نے تذکرے لکھے اور جب انہوں نے آپ حضرات کی تالیفات کا مطالعہ کیا تو بے ساختہ آپ حضرات کے علم و فضل کے معترف ہو گئے اور اس پر اپنی قیمتی تقریظیں لکھ کر بھیجیں اور یہ تقریظیں اتنی زیادہ تھیں کہ انہیں چار جلدوں میں ”تقریظات مشاہیر“ کے عنوان سے چھاپا گیا۔

یہ تقریظات ان دو بزرگواروں کی شخصیت کو سمجھنے اور ان کے مقام و مرتبہ اور عظمت کو جاننے میں بڑی اہمیت رکھتی ہیں:

﴿ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون﴾





«لوامع التنزيل وسواطع التأويل»

تفسیر اور اس کے مفسران

کے بارے میں

دانشمندان اسلام کے تاثرات

الف: تقریظات المشاہیر

ب: خطوط

ج: اشعار

الف) تقریظات

ان تقریظات و تحریرات کا سلسلہ یوں ہے کہ جسے جسے تفسیر لوامع التنزیل کی مجلدات زیور طباعت سے آراستہ ہوتی گئیں اور مجتہدین عظام، مراجع کرام، علماء و فضلاء ذوالاحرام کے ہاتھوں پہنچتی گئیں۔ ان بزرگواروں نے اپنے اپنے الفاظ میں اس تفسیر اور مفسر علام کی جو تجلیل کی اور جن القاب سے یاد کیا وہ تاریخ کا ایک حصہ بننے کے قابل ہیں۔

یہ تفسیر دراصل دو مختلف زمانوں میں دو مختلف قلموں سے تحریر ہوئی ہے۔ یعنی ایک دفعہ ۱۲۹۵ ہجری سے ۱۳۲۲ ہجری تک آیت اللہ سید ابو القاسم رضوی لاہوری کے قلم سے تحریر ہوئی کہ جو بارہ جلدوں تک پہنچی اور ابھی تیرہویں جلد شروع ہوئی تھی اور ابھی اسی (۸۰) صفحات ہی تحریر کئے تھے کہ داعی اجل کی نداء آ پہنچی اور مفسر علام لبیک کہتے ہوئے دار فانی سے دار بقاء کی طرف چل دیے۔ اس دورانیہ میں چھ جلدیں چھپی تھیں اور باقی مخطوطہ تھیں ان کے بارے میں مفسر نے اپنے بیٹے آیت اللہ سید علی حائری کو وصیت کی تھی کہ باقی چھ جلدوں کی طباعت کی کوشش کرنی ہے۔ اور فرمایا تھا کہ دیگر اٹھارہ (۱۸) جلدوں کو تحریر کر کے کامل کرنا ہے۔

دوسرا زمانہ ۱۳۲۲ ہجری سے ۱۳۶۱ ہجری کا ہے۔ اس دورانیہ آیت اللہ سید علی حائری لاہوری نے والد کی وصیت کے مطابق ان کے باقی ماندہ کام کو آگے بڑھایا اور تیرہویں جلد سے ۲۷ جلد تک پہنچے تھے کہ آپ کو بھی اجل نے تفسیر کا کام مکمل کرنے نہ دیا۔

اس طرح اس عظیم الشان تفسیر پر دو مجتہدین نے ۶۵ سال اپنی عزیز عمر کے لگا دیے۔ لیکن پھر بھی یہ مایہ ناز تفسیر پایہ تکمیل تک نہ پہنچی اور اس سے بڑی ستم ظریفی یہ کہ شیعہ قوم اس عظیم قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی حفاظت میں بھی ناکام رہی۔ اب جو جلدیں مخطوطہ ہیں ان میں بیشتر ایسی حالت میں ہے کہ مکمل طور پر ان کی اشاعت ممکن نہیں۔



خلاصہ اگرچہ ابھی تک یہ کامل تفسیر قوم کے ہاتھوں نہیں پہنچی لیکن ان دونوں مفسروں اور ان کی اس کاوش کو ان کے ہم عصر علماء نے جن الفاظ میں سیرایا ہے انہیں بعد میں آیت اللہ سید علی حارّیؒ نے وقتاً فوقتاً کتابی شکل میں ”تقریظات المشاہیر و تحریر الجماہیر“ کے عنوان سے پیش کیا جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

تفسیر لوامع التنزیل کی تقریظات پر مشتمل اس کتاب کی چار جلدوں میں سے تین جلدوں مرکز احیاء آثار بر صغیر کی دسترس میں ہیں، چونکہ کچھ تقریظات مطبوعہ تفسیر کی جلدوں میں موجود ہیں۔ ہم نے تین جلدوں میں ذکر شدہ تقریظات اور تفسیر میں موجود تقریظات کو جمع کر کے جلد چہارم کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔

ان تین جلدوں میں تقریظات کے ساتھ ساتھ خطوط اور دیگر تحریرات بھی ہیں کہ جن سے چشم پوشی کرنا درست نہیں ہم نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ سب کو جدا جدا کر کے پیش کریں اس لیے ربط کلام کے لیے صرف تقریظات کے متن کو بعینہ باقی رکھا اور مرتب کی ترتیب کو تبدیل کیا ہے اور آیت اللہ سید علی حارّیؒ کی تحریرات کو جو تقریظات سے پہلے مُقرِّظ اور تقریظ کے بارے میں مقدمہ کی صورت میں ہیں ان کو اہمیت کے پیش نظر پاورتی میں پیش کیا گیا ہے۔

مرکز احیاء آثار بر صغیر



تقریظات المشاهیر والجماهیر بر تفسیر لوا مع التنزیل^(۱)

۱- تقریظ جناب الحاج حضرت میرزا محمد حسن شیرازی^(۲) بزرگ صاحب تحریم تمباکو

۱- بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل علماء هذه الأمة كاتبياء بني إسرائيل حفظاً للشرعة والتنزيل حرساً للأمة إلى يوم ينفخ فيه إسرافيل والصلاة والسلام على نبيّه الجليل الجميل وعترته الطيبة الذين نزل في بينهم بكلام الله جبرئيل مع التفسير والتأويل والتنزيل، وعلي أعلام ملتهم الذين أبطلوا صلابة الأباطيل وأزالوا ضلالة الأضاليل وتليسات عزازيل.

أما بعد، فيقول أضعف عباد الله القوي السيد علي الحائري الرضوي ابن الحاج السيد أبو القاسم لاهوري: إن هذه الجملة الموسومة: «مجمع تقریظات الجماهیر وتحریرات المشاهیر من علام مشايخ العراق وأعلام معاصريه من فضلاء الآفاق، كل واحد منهم مدار الشريعة في الأكتاف مرجع الخلق من الأطراف جوة الإسلام بينة الأعلام، قبلة الأنام، وثبت بوجوده كل أحد منهم الحلال والحرام، ولولاهم لم يعرف الحلال والحرام ولا الطاعة من الأنام، فلا يليق أن يحضر في دراساتهم ابن سينا والغزالي والرازي والكناف، وكل واحد من تقریظاتهم وخطوطهم باعتراف أعظم أهل الخلاف منتزعةً علي جم العلوم والأدب، والفهم والحكم والتهذيب المهذب، هذا هو الانصاف، ومشتتاً علي إجازات والذي العلامة الفهامة، فخر الخاصة والعامة، صاحب هذا التفسير بنهاية الإجلال والتبجيل والتعظيم والتوقير، فاتحدت كلمتهم واتفقت مقالاتهم علي غاية حسن ترصيف هذا الكتاب، وتوصيف مفسره بلا احتساب، حتي قالوا ما قالوا وحرروا ما حرروا، وما بالقوا في التسطير، ويعلم ذلك عند ملاحظه هذا التفسير.

وقد عرف و اعترف وأقرّ بذلك كل عالم ماهر من المخالف، فضلاً عن الموالف بأن لم يتيسر إتيان مثله من السلف، ولو يأتي أحد بمثله من الخلف، فهو يأخذ منه ويجعله أمامه ويتضح ذلك لكل عليم جامع فائق، ولكل حكيم حاذق صادق، ولكل فهم سليم لائق، بأن ما كتبوا فهو حق وما قرؤوا عليه فهو عين صدق، ثم يقول: ما مدحوا لهذا المفسر والتفسير، مع ذلك فهو عشر عشرين، وثبت به أن إتيان مثله عسير غير يسير، ولأجل ذلك التمسني جم غفير وجمع كثير من الفضلاء المشهور في القرى والبلاد أن أجمع هذه الخطوط وتقايرض الأوتاد لينتفع بها إلى قيام يوم التناد، أهل العلوم والعقول، وليقطع بذلك دابر العنود اللدود والجهول، وهاهنا نشرع في ثبت التقریظات أولاً، ثم في نقل الخطوط آخرأ.

۲. هذا تقریظ علم الأعلام عليم الأحكام مرجع الخفاص والعالم، منبع الحلال والحرام، بينة مشايخ العظام، حجة الإسلام، قبلة الأنام، كعبة الإسلام آية الله الملك العلام، فخر الجمهور والأعلام، المشهور في الأكتاف بين الخواص والعوام، غرّ الدهور والشهور والأيام، حافظ شريعة جده سيد الأنام عليه السلام وارث آثار أجداده الأئمة الكرام عليهم آلاف التحية والسلام، سراج الطريقة



سبحان من عمت نعمه برئته، وشملت الآؤه خليقته، وخصّ بموهبة البيان، وعرفّة مسالك الدلالة والبرهان، فأوضح له بذلك المحجّة، وأتمّ عليه في ذلك الحجّة، والصلاة والسلام علي مصطفى هذه الأمة ومرتضاها، شمسي الهداية وبدري ضياها، وعلي آلهما الكرام نجوم الظلام، وهداة الأنام صلاة تضيق منها البحار والفجاج، ما لبّني الله ملبّ و حج بيته حاج.

وبعد، فإنّ الله جلّت عظمتة أيّد هذا الدين بالعلماء وجعلهم ورثة الأنبياء، وفضّل مدادهم علي دماء الشهداء، ونومهم علي عمل الصالحاء، حيث إنّ بهم يكون الفوز بالسعادة، ومنهم يعرف فضل الشهادة، فهم مصاييح مناهج السداد، ومقاييس معالم الرشاد، ولولاهم لم يعرف الحلال من الحرام، ولا الطاعات من الآثام، اجتمعوا علي كلمة الحقّ فاحكموا معاقدها وأقبلوا علي أحكام الملة فشيّدوا قواعدها، ما بين مبين لفروعها ومأصل لأصولها ومتقن لعقولها وناقل لمنقولها، فلله درهم. لقد انفقوا أعمارهم وأتعبوا أفكارهم وأثبتوا أقدامهم وأجروا أقلامهم حتّي نالوا ما نالهم، وأدركوا ما أمّلوا من إحقاق الحقّ وكلمته وإزهاق الباطل وضلالته، فجزاهم الله عن الدين واهله خير جزاء المجاهدين في إحياء السنة وإماتة البدعة، طوبى لهم فطوبى لهم وحسن مآب.



وإنّ من هذه الروضة المرضية المخضرة الأطراف والدوحة البهية الزاهرة الأكناف، غصن شجرة السيادة، شمس الفضل والكمال، بدر المجد والجلال، غرة وجه الدهر ودرّة قلادة العصر، كريم الأخلاق شريف الأعراق، السيد السند والخبر المعتمد، أبو المفاخر والمكارم، الحاج السيد أبو القاسم

الحقّة، منهاج الشريعة الحقّة، معراج أهل الملة، تاج الشيعة، السيد السند والسعيد المعتمد مولانا واوولانا ومولي مولي هذه الزمن، جناب الحاج حضرة ميرزا محمد حسن الشيرازي - أعلي الله مقامه في أعلي عليين مع التبيين والصدقين - لما طالع بفتح عدّة من الرسائل الصغار والكبار، وأول مجلدات هذا التفسير من صاحب تفسير لوامع التنزيل سواطع التأويل هذا.

وأنه كان دقيق النظر عميق الفكر، لذلك لا يقدم دفعة علي تحرير أمر لرعاية الحال ومال الآخر، فكتب علي جميعها تقریظاً واحداً جامعاً حاوياً وهذا هو أحد الأعلام مرجع الخاص والعام في هذه الأعوام والمشهور بحجة الاسلام، وكان في الأوائل ساكناً في بلد التجف الأشرف، وفي الاواخر في السّر من رأي ومات فيه في سنة ثالث عشر من المائة الرابعة بعد مضي ألف وثلاثمائة من سني الهجرة المنورة النبوية، فدفن في التجف الأشرف في البيت الذي بناه يواب ثامن ائمة الإنس والجان الحاج نواب ناصر علي خان - نور الله مرقده و طيب رسمه -

الرضوي -بلغه الله غاية مرضاته- وأسبغ عليه من أجمل إفاضاته -فأثـه (أدام الله وجوده وتأييده)
أدرك بهمتـه العليا من تشييد الملة الحنيفة البيضاء غاية مبتغاه، وفوق ما يتمناه، فكم له من بينات
واضح تبيينها، وزير ساطع برهانها قد أتمب فيها الفكر والبنان، حتـي أتـي بها بـادق معان وألف
بيان، لاسيما كتابه التفسير الموسوم بـلوامع التنزيل سواطع التأويل الحاوي لمعالم التفسير والتأويل،
والمحتوي لفرر الفوائد، والمتضمن لدرر المقاصد، فما أثنى مـبانيه وأرق معانيه، وأحسن نظامه،
وأحكم قوامه، حيث إنه اجتني أثمارها من مغارس العلوم والحكمة أزهارها من رياض التوبة
والإمامة، موشحة بالمناسبات الذوقية، ومحلاة بالدقائق العقلية ومملوءة بالحقايق الثقلية.
وفقـه الله تعالى لإكماله وإتمامه، وأجزل له في بره وإنعامه، ليهتدي بهداه المهتدون ويستضيئ
بنوره القاصدون.

اللهم اجعل سعيه مشكوراً وفقه منك نضرة وسروراً واختتم لي وله بحسن الختام، إنك أنت العزيز
العلام، ذو الجلال والإكرام حسبنا الله نعم الوكيل، نعم المولي ونعم النصير. تم كلامه أعلي الله مقامه.

حرره الأحقر محمد حسن الحسيني

في ذي الحجة سنة ١٣٠٠ اخر المائة الثالثة بعد الألف.





سرمانہ تقریظ

عریضہ در محضر انور سعادت اثر جناب مستطاب، سید العلماء الراسخین،
عمدة الفضلاء المحققین و المدققین قدوة الفقهاء النہاء الراشدین، علامہ المعی
فہام لودعی، فرید أحوذی، منبع المکارم رأس الاشراف و الاعاظم، سیدنا الاجل و
مولانا الأكمل الأفضل جناب الافا السید ابو القاسم الرضوی -دام ظلہ العالی-
شرف افتتاح پذیرد.

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

لله درّ المفسر الجلیل وعلیه أجره، بما جدّ واجتهد فی تحقیق حقائق التنزیل، وکشف دقائق
التأویل فقد جاء بما یبهر به العقول، ولا یتیسّر لغير الجهابذة والفحول، فبالله أقسم إنه مناهج
التحقیق لمن أراد إلی التحقیق سبیلاً، ومعارج التدقیق لمن رام إلی التدقیق دلیلاً وهدایة الحق
لطالب الحق ونجاة الصدق للراغب فی الصدق.



١- وهذا تقریظ مدار الخاص والعام، منار الإسلام غر علامم الجمهور والأعلام، فخر الدهور والشهور والأیام، حاوی العلوم
حامي الأنام، ماحي بدعات اللثام، یوح فلك الشریعة الحقّة، نوح فلك الطریقة الحقّة، روح ملک الإسلام، روح مسك یفوح
منه دقائق مسالك أئمة الأنام علیهم السلام، ومفتح مدارك حجج ملک العلام، أجود العمار والعماد والأمثال أفرد الأقطاب
والأوتاد والأبدال، رئیس الرواسی رئیس فی النواهی، أكمل من فی البراری، أفضل الأواخر والأوالی، أجل الموالی فی
الأطراف والعراق أولی الأهالی فی الأکناف والآفاق، لعمری هو موتق فی الأهالی، محقّ فی جمیع الاقارب والدعاوی، ولروحي
هو المحقّق لاله الثاني والمشفّق لافیه له المساوی، شمس القواذی بدر الزواذی، شیخنا وشیخ الریانی مولانا وأولانا المحقّق محمد
حسین الأردکانی، والمشهور فی عصره بین أعلام ملته بالفاضل الأردکانی -طاب الله ثراه، وجعل فی أعلی علیین من الجنان
مثواه و مأواه.

لعمرك لو أعمت النظر وحددت البصر، لظفرت بكنوز من فرائد الفوائد، فيا له من كتاب شريف وجامع لطيف، محتوٍ لتحقيقات أنيقة وتدقيقات رشيقة، وتلويحات سديدة وتوضيحات مفيدة، وعبارات راققة حلوا المذاق لأهل الأذواق، وإشارات فائقة طيب الانتشاق لذوي الأشواق، قل أن يتفق للعلماء وشذ أن يتيسر مثله للفضلاء.

وله رسائل أخرى شريفة في مسائل متعلقة بالشرعية الحنيفة لا يوفق لها إلا السعداء، ومن خص من الله (عز وجل) بإعطاء النور والضياء وحسن الفطنة والذكاء، وأودع فيها من لآلي المعاني الثمينة، ودراري المباني المتينة، ما تتشط بها الآذهان، وتتسارع إلى استماعها الآذان. ولقد بلغ الغاية وتجاوز النهاية في إيراد الأدلة والحجج، وخاض في أعماق اللحج، وشقق الشعر في تحقيق الحق وإيضاح المنهج، فهو الآن في تلك النواحي والبلدان، من يستقيم به عمود الدين والإيمان، ويخضر بزالل إفاضاته و إفاضاته عود العلم والعرفان، ومن يشرق نور العلم من بيته، ويكون ضوئه من بيته، وما لغيره فهو مقتبس من ناره، مغترف من بحاره، ملتقط من آثاره، متناول من أشجاره، فجزاء الله خير الجزاء، ووفر عليه من فضله الآلاء والنعماء، بما جدّ وكذّ في إحياء شرائع الإلهية، وبث العلوم الثاقبة الربانية التي استخرجها من كنوزها ومعادنها، وأخذها من أكامها وخزائنها، وغاص عليها في لججها، وأتعب النفس في إيضاح منهجها ورعاها رعبها، وسعي لها سعيها، وأسهر بها ليله ونهاره، وجعلها شعاره ودثاره.

اللهم فأيد به الدين المبين، وشيّد به أركان الشرع المتين، واجعله حافظاً للشرعية الفراء، كافلاً لأيتام الشيعة وعناة الفقراء والضعفاء، وأدم عليهم ظلاله، وانشر عليهم إقباله، واجعل سلسال حياضه مروياً لعطاش العلماء، مبرداً لأوام الفراد الفضلاء، بمحمد وآله الائمة النجباء، عليهم آلاف التحية والثناء.

حرره بيده الوازرة محمد حسين الأردكاني

في كربلاء المشرفة

في ذي القعدة من سنة ١٣٠٠ هجرة النبوية يعني في آخر سنة من المائة الثالثة بعد الألف.





واقسم أنه لحقيق أن يسمي بلوامع التنزيل لما شغ فيه من لمعات قبسات التأويل فيا له من تفسير جامع لم يجمع ما جمعه جامع الجوامع، إذ قد جمع وأبان بأفصح عبارة وبيان، ما لم يجمع شتات شمله مجمع البيان فكم كشف للتنزيل أسراراً لم يكشف الكشاف حجب أstarها ولم يبد فيما أبداه من رموز السرائر عشر معشارها، والله درّ مدوّه من فريد عزّ أن يدانيه في مدي الفضل مداني، أو يثني عنانه في مباراته ثاني.

لقد انتهجت بما دوّه الألفاظ والمباني، حتّى كأنما كان لتلك الألفاظ والسبع المثاني روح المعاني، فكم آية له هنالك ظهرت في محكم الآيات، وكم شبهة به انجلت وقد كانت من عويصات المتشابهات.

لقد أنبأ تحرير يراعه عن طول باعه، وبسط ذراعه، وسعة اطلاعه، وغرابة ابتداعه، في حسن اختراعه، بل هو لعمرى بحر محيط لا يتناهي عمقه، وعيلم بسيط لا ساحل له، فأبان الفضل الذي أعجب نحارير الفضلاء، وأخرس شقاشق الفصحاء من العلماء حتّى أججم عن مجاراته مقدامها، ووجم عن مباراته همامها، وهيهات أن تجاريه في مضمار فضله الأمثال والأقران، ولم يسبق أوحدهم غباره عند الاستباق في ذلك الميدان.

ولعمرى لقد أبهر فيما أبداه من الفضل الذي لا يستطيع جحوده جاحد، وأنّي يستطيع علي ذلك واحد، لأنّ لسان الفضل له شاهد، فهنيئاً له ما أسداه من التوفيق اليه مولاه، وحباه دون غيره وأولاه، فلقد أولاه، توفيقاً تجب إدامة الشكر له والحمد، بلا منتهى ولا حد.

ولقد سعد جدّه، ووري زنده بما بذل من الجدّ والاجتهاد في تدوينه لهذا التفسير الذي عظم حرمة القرآن العظيم تنزيل العزيز الرحيم، فجزاه الله علي ذلك خير جزاء المحسنين وآتا أقصي ما أقصي ما يؤمله الآملون من العروج إلي معارج اليقين، وسدّه مدي الليالي والأيام وأيده بلطف تأييده علي تعاقب الشهور والأعوام، بمحمد وآله سادات الأنام، عليه وعليهم أفضل الصلّاة وأكمل السلام، ما صدح الصادح بلسان التجويد والترتيل، لما يتلي من آيات الذكر الحكيم في التنزيل والتأويل.

حرره [الراجي] عفو ربه الغنى أبو القاسم آل العلامة الاقدم آقا مير سيد علي الطباطبائي قدس سره سنة ١٣٠١ هجرياً.

۴۔ تقریظ حجة الاسلام زین العابدین المازندرانی^(۱)

آیت اللہ زین العابدین المازندرانی نے تفسیر لوامع التنزیل پر دو تقریظیں تحریر فرمائیں۔

مستن تقریظ اول^(۲)

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله وله الحمد نعم التفسير ونعم المفسر ونعم المؤلف يليق ان يكتب بقلم النور علي
وجنات المحور

والسلام

حرره الجاني زين العابدين المازندراني سنة ۱۳۰۰ هجري.

دوسری تقریظ: وأما تقریظه الثاني فهو أبسط لفظاً وأملح كلاماً وهذا هو:

مستن تقریظ دوم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام علي أشرف الأنبياء والمرسلين، محمد وآله الطاهرين
وبعد، لا يخفي علي أولي الفطنة والكمال، وأصحاب الخبرة والعقل الفعال، أن جناب
الكمال الفاضل، فريد العصر ووحيد الدهر، ونادرة الزمان مفسر القرآن، وارث علوم جده،
مروج الشريعة ومنهاجه في العلوم العقلية والنقلية، ناصر الأحكام الأخروية والدنيوية، جناب
الأعبد الأكرم الأفخم الأعظم، أعني: جناب السيد أبا القاسم المحترم المفخم، قد بلغ الغاية

۱۔ تقریظ حجة الإسلام والدين الشيخ زين العابدين المازندراني وابنه العلامة الشيخ محمد حسين۔

۲۔ هذا التقریظ الأول إجمالاً من شيخ الإسلام والمسلمين رأس فقهاء المجتهدين، أساس المناخرين، محيي الطريقة
مروج الشريعة محبت البدعة، الذي يزهر به الملة، فقيه المحقق، النوار الوضيئ والنير المضئ، شيخنا و شيخ
مشايخ الدين جناب الشيخ زين العابدين حشره الله مع موالیه الطيبين الطاهرين صلوات الله عليهم.



وتجاوز النهاية في البيان والتبيان، وكشف اللثام والظلم في مدرك الاحكام ومسالك الافهام، وكشف الغطاء عن قواعد الاحكام وتوضيح مناهج الحلال والحرام وآيات الاحكام. ولقد أتعب نفسه الشريفة الزكية في تأليف رسالات وجيزه، من دون تفصيل ممل وإجمال مخل، لاسيما في ترتيب هذه التفسير الشريف المنيف، لعمرى قد أتى فيه بما لم يستبق إليه سابق، فقد سبق علي السبق والأوائل ولا يلحق به لاحق من الأواخر إلا أن يأخذ منه ويجعله أمامه، وقد اعترف به أساتذة الأعلام، وانصرف عن الإقدام عليه الجهابذة العظام، وذلك من فضل الله خاصة عليه، والفضل بيد الله يؤتيه من يشاء، والله ذو الفضل العظيم، فقط والسلام.

أنا الأقل الجاني زين العابدين المازندراني في شهر محرم الحرام سنة ١٣٠١.

٥- تقریظ شیخ محمد حسین ابن زین العابدین^(١)

سـرنامـ تقریظ^(٢)

هذه نيقة الوداد و صحيفة الاتحاد إلى بلدة لاهور، حفّ بالامن والسرور، ثم إلى علم العلم السامي المنار، وعيلم الفضل المتلاطم التيار، فريد الأمثال والأقران، وحيد الأبدال في هذا الزمان، ليس له فيهم ثان، طود الشرف الأشم الأقخم المفخم جناب

١- وهذا تقریظ ابنه العلامة الفهامة الذي نشأ في العلوم والحكمة والفقاهة أحد فقهاء الامامية، راس كملاء الفرقة الناجية أساس فضلاء الطائفة، شيخنا الشيخ محمد حسين ابن الشيخ زين العابدين سلمه في الدين وجعله الله مرجعا للعباد منارا في البلاد.

٢- وهذا الخط مع هذا التقریظ النفیس الشريف من شيخنا ابن شيخ المشايخ المعاصر، فريد العصر وحيد الدهر، منبع الأدب والمعقول، مجمع فنون الإرب والمنقول، الذي كلامه هذا يلوح كالبحر في وسط الفلك، يتحيط به كلّ عليم أديب وملك، لا يخفى ذلك علي صاحب الملكة والحدافة والمسلك، وهو الفقيه النبيه والفاضل الكامل بلا تلميع ولا تمويه، جناب الشيخ محمد حسين ابن شيخنا المرحوم المغفور زين العابدين الحائري المازندراني. (سيد علي حائري) (ره)

السيد أبي القاسم المحترم، أيد الله المعظم بتأييداته الربانية، وأمدّه بتسديداته الإلهية يصل
هذه إليه بالإقبال، من بلده الطيبة الموسومة بكريلاء المعلى.

مستن تقرّظ

بسم الله الرحمن الرحيم

تبارك الذي أنزل علي عبده الفرقان ليكون للعالمين نذيراً وأرسل محمداً بما أنزله ليكون
للمؤمنين بشيراً، أحمده علي ما أنعم به من ترادف نعمائه، وأشكره علي ما أكرم به من
تضاعف آلائه، حمداً لا يحمدُ وشكراً لا ينتهي إلي غاية وأمد مصليا علي أشرف الأنبياء
 والمرسلين الذي كان نبياً وآدم بين الماء والطين، من أرسل بالآيات والذكر الحكيم، الموصوف
بما أثني الله عليه بالثناء الجسيم، في قوله عز شأنه: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾.

صلوات الله عليه وعلي أهل بيته مهبط الوحي والتنزيل، ومصادر الترتيل والتأويل صلاة
متوالية ما توالي الملوان وتجدد الجديدان.

وبعد، فإني لما سرّحت طرف الطرف في حديق رياض هذا التفسير الجليل الموسوم،
بلوامع التنزيل الذي وفق لفايق تأليفه ورائق ترصيفه ذو الملكة التي بهر بها أفاضل العلماء،
والقريحة التي وقفت عندها أذهان الفقهاء، علّم العلم السامي المنار، وعيلم الفضل المتلاطم
التيار، سلالة السادة الاعاظم، وتقاوة القادة القماقم، من صفوة أشرف آل هاشم، الافخم
المفخم، طود الشرف الأشم، جناب السيد أبو القاسم المحترم -أيده الله تعالى بتأييداته الربانية،
وسدّده بتسديداته الإلهية - تنوّرت أحداقي منه بمجديات رياض زاهرة وشقائق أزاهير ناضرة،
وتروحت حوبائي من نسيم روح تلك الحديات، وشميم فيح هاتيك الشقائق بما لا مزيد عليه
من الارتياح، ارتياح الأشباح الشاحبة بالأرواح؛

فرايته كتاباً وأيّ كتاب، لقد أتى فيه مرصقة بالعجب العجائب، فأبهر بما أتى الباب ذوي
الألباب، إذ قد أتى بكل فصل له أبواب بما حقّ أن يُدعي بفصل الخطاب، لسلامته مما يوجب
الزلل والخلل من الإسهاب، أو يجلب الملل من الإطناب، وإماماً تضمّن من النكت لغريبه في
التفسير والتأويل والفذلّة العجيبة في كشف الأسرار، فقد انكشف به وبان بأوضح دليل





وبرهان لمن طالعه من جهابذة العلماء المحققين، واساتذة الفضلاء المفسرين، امتياز حسن أسلوبه علي غيره من كتب التفاسير المعروفة التي هي الآن بين الأصحاب بالحسن موصوفة، فله درّ باني مباني الزاهرة بفر معانيه، بما أودع فيها من الأسرار التي لم يكشف الكشاف أستارها، ولم يجمع مجمع البيان معشارها.

أسأل الله -عزّ شأنه- وهو أكرم مسؤول، وأؤمل من فضله وهو أجود مأمول: أن يمدّ في توفيق مرصفه، وتأييده وتشبيد أركانه وتسديده، فإنّه -زيد فضله- لم يأل جهداً في تعظيم شعائر الدين بما جاء به من تفسير الكتاب المبين كثر الله تعالى في الفرقه الناجية أمثاله وأنسأله، وبلغه في الدنيا والاخرة آماله، وحرسه بعين حراسته التي لاتنام من كافة طوارق الليالي والأيام، وجعل سعيه الجميل مشكوراً وأجره من الثواب الجزيل موفوراً وكفاه أن يكون الفرقان ومن أنزل عليه شفيعين يوم القيامة بين يديه، بحرمة القران العظيم والنبي الكريم وآله الشرف الصميم، صلوات الله عليه وعليهم أجمعين ولعنة الله علي شائتهم من الأولين والآخرين. آمين يا رب العالمين.



حرره الراجي عفو رب العالمين ابن زين العابدين المازندراني، أقل الحاج محمد حسين الحائري في ١٥ شهر شعبان سنة ١٣٠٢ هجرياً.

٦- تقریظ میرزا محمد حسین الحسینی شہرستانی^(۱)

و هذا عنوان طرسه:

بعونه وصونه في بلدة لاهور يصل ذريعة الوداد و عريضة الاتحاد إلي المولي الجميل،
والأولي الجليل الذي لا عدیل له ولا مثیل، والتحریر النبیل سلالة جده ابراهيم الخلیل (ع)،
السيد السند والسعيد المستند الحبر المعتمد المؤيد المسدد، مولانا المير أبو القاسم الرضوي لازال
مروجاً لدين الله، بالغاً ما يتمناه في آخرته وديناه-.

حرره محمد حسين الحسيني الشهرستاني بيمناه، عفا الله تعالى عنه في الدنيا وعقباه.
وهذه قطعة التاريخ منه في كربلاء المعلى

يکمی تحفه ما را ز لاهور آمد	کتاب مجید مفید مفاد
مستى لواضع به تفسیر نافع	مؤلف حبر علی الخلق ساد
بدل گفتیم ای بانخبر از تفاسیر	افتاد باجمعها مستفاد
بگفتا عیان گشته از سال تاریخ	ابو القاسم الرضوی اجادا

(۱۲۹۸ هجری)

کتبه محمد حسین الحسینی الشہرستانی سنہ ۱۳۰۲ ہجری فی کربلا.

١- واعلم ان جماعة من مشايخ عظام العرب والعجم، قد اعتذروا عن التحرير بالقلم من التقریظ والتسطير، علي هذا
التفسير إن الجنا ب معتمد الزمن، حضرة حجة الاسلام، سرکار الحاج میرزا محمد حسن شیرازی، والفاضل المحقق
الرباني الذي ما كان له الثاني الجنا ب محمد حسين الاردكاني نور الله مرقدہما - فلولاً كنباء عليه لكتبنا عليه شيئاً مما
يسرنا لأجل ذلك ما جسرنا علي التحرير مع تحریرهم، ومنهم: من كتب مادة التأريخ - ان هذه مادة تاريخ هذا
التفسير في الأشعار المرفوعة - عن فريد العصر وحيد الدهر، نادرة الدوران ضياء الزمان، منبع المعقول والمنقول، مجمع
الفروع والاصول، مرجع الفحول، الذي يهر بكلامه عقل أهل العقول، معروف في العراق، مشهور في الآفاق، فخر
الدارين الميرزا محمد حسين الحسيني الشہرستاني - ما زالت شمس إفاداته طالعة - وأقمار إفاضاته ساطعة بدوام



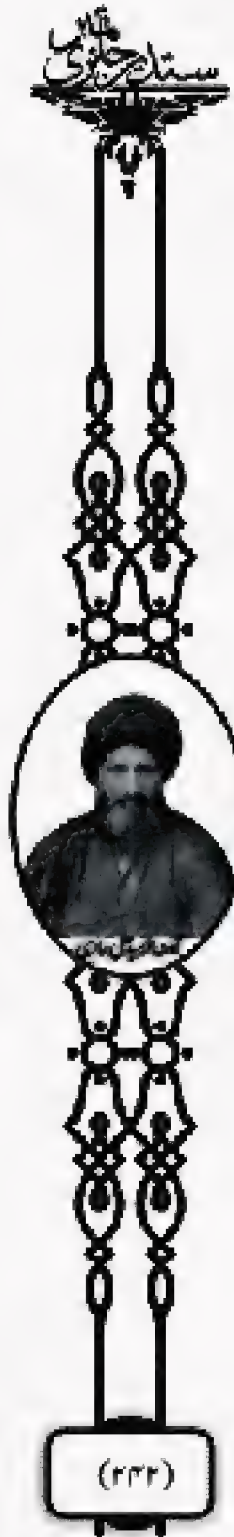
سرنام تقریظ

«معروض هذا شرف ياب باهر النور، جناب مستطاب عمدة العلماء العاملين قدوة الفقهاء الكاملين زين المحققين افتخار المدققين فخر المتقدمين عز المتأخرين سيد العلماء الاعاظم سند الفقهاء الافاخم عزة بني هاشم صاحب المفاخر و المحاسن و المكارم اقا السيد ابو القاسم لا زال للاشكالات حاسم و لبيان المعضلات قائم دائم بحق سادات العوالم و الاوادم اللهم بلغه بلاغاً حسناً. من بلدة النجف الاشرف سلام الله و صلواته علي مشرقها ألف بعد الالف.»

مستن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

«الحمد لله الذي أنزل علي عبده الكتاب، وجعله تبصرة وذكرى لأولي الألباب، فأخرس به شقاشق الفصحاء، وأقرع به مسامع البلغاء، حتى اختاروا المقارعة بالسيوف علي المعارضة بالحروف، وأفضل صلواته وتسليماته وأكمل تحياته و ثنائه علي من سفرت معجزات نبوته



١. واعلم ان هذه التخریظات ومکتوباتهم قد تقدمت وطبعت مع المجلدات الثلاثة من هذا التفسیر وتلوها كثيرة من أفاخم النجف الأشرف، ومن بلاد العجم، وثبت منها من مشاهيرهم وأعاضهم بهذه هاهنا بعونه تعالی. إن هذا التقریظ تقریظ ثان من عین الاعیان الذي ليس له ثان، وهو أحد أراکین العراق، وفرد من أساطین الآفاق، مشهور في الأکناف، معروف في الأطراف الذي تفتخر بوجوده الأرض علي السموات، وتختصر بفيضانه أشجار العلوم والحکم، وأغصان الفنون وما كتب بالقلم في البریات، حفیظ الشریعة أمين الطريقة، منبع العلوم والأحكام، مرجع الأنام من الأئمة الأعلام في هذه الأيام نائب الإمام المهام عليه وآبائه الطاهرين الصلاة والسلام المسمی بلقب سيد الأنام، عليه وآله التحية والاجلال والاکرام، من الملک العلام، الجناب میرزا حبیب الله الرشقی الغروي من وادي السلام عطر الله مضجعه، وأسكنه في دار السلام والسلام ختم الکلام.

بأحسن المطالع، وظهرت شعائر شريعته فنسخت الأديان والشرائع، سيدنا ونبينا محمد الذي أرسله بالهدي ودين الحق ليظهره علي الدين كله، وعجز البلغاء عن أن يأتوا بسورة من مثله وآله الطيبين الطاهرين صلوات الله عليهم أجمعين أهد الآدين.

وبعد، فقد تشرقت بالنظر في الكتاب المستطاب فامتلاً القلب به بالسرور، فكتسبت العين به نوراً علي نور، فلهه درّ مؤلفه العالم الجليل والفاضل النبيل بلامثيل ولاعديل، كاشف أنوار التنزيل مبين أسرار التأويل، كاشف غوامض المعاني، مؤسس القواعد والمباني، المبدي لغرائب القرآن ورجائب الفرقان، ولم يوجد جامعاً مثله، ولا يري حاوياً عدله بأسلوب غريب وترتيب مصيب وتهذيب عجيب.

فلقد أجاد في تشريح الحقائق وتوضيح الدقائق وإزالة المغالقي، وإظهار ما كان قبل مستوراً، وسطر ما لم يكن مذكوراً ومسطوراً، فتكاثرت بوجوده إفاداته، وتواترت ببركاته إفاداته، وأشعة أنواره ديباجة الموجودات، ونضرت فيوض أزهاره صفحة الكائنات، وأحيي معالم التفسير بعد أن كانت أطلالاً بالية، وعمرّ مدارس التحقيق والتدقيق بعد أن صارت من سكاّنها خالية.

لعمري هو كتاب يزيل الأتراح، ويعطي الأفرح، ويربي الأشباح، ويحيي الأرواح في ألفاظ تفتخر الأرض ببهائها علي دراري سمائها. فأسأل الله تبارك وتعالى أن يوفقه لإتمامه وإكماله، ويؤيده في جميع أحواله ويباركه بأيامه ولياليه، ويحفظه ويسلمه عن جميع أمراضه وأعراضه وأسقامه وآلامه وأوجاعه، مع العلماء من مروجي دينه وملته، بالنبي وأطايب آله، صلوات الله عليه وعليهم حتّي يملاً في كل آن من أرضه إلي سمائه.

حرره المفتاق إلي الله الغني حبيب الله الغروي الجيلاني، غرة ربيع الثاني في سنة ١٣٠٥ خمس و ثلاثمائة بعد الألف من الهجرة.



السيد الهمام، والفاضل القمقام، المحقق العلامة، والمدقق الفهامة، الغني عن التعريف، والقاصر عن مدحه لسان التوصيف، السيد أبو القاسم الشريف.

وحمدت الله علي وجود هذا السيد فيه (أرجو) نصرة الإسلام وإقامة الشرايع والأحكام:
فإني لما خضت في عباب حياضه، وآنست النور من محاسن رياضه، فإذا هو ما بين
التفاسير كالبدر الطالع، وما بين الكتب كالتور الساطع، أسكت كل ذي بيان، وأخرس كل
منطيق لسان، وطفقت أدعو للمؤيدين لهذا السيد الأجل والمشيددين لدين النبي المرسل، الباذلين
ما يملكان في مرضات ربّهما، الراجين بذلك الفوز عن ذنبيهما، رفيعي القدر والمكان، المؤيدين
من الكريم المنان، حضرت النوّاب نوازش علي خان، وأخاه ذوالمجد الشامخ والفضل الباذخ
المنصور بلطف الرحمان، حضرت النوّاب ناصر علي خان، لأعدم الله المسلمين وجودهما، ولا
افتقد العارفون جودهما، والحمد لله ما كر الصباح، وأشرق بدر و زاح.
حرره الجاني الفاني أقل خدام شرع النبوي محمد الإيرواني من بلدة التجف الأشرف علي
مشرفها الآف التحيات والتحف سنة ١٣٠٤ هجرياً.

٩- تقرّظ ملا عبد الحسين الايرواني نجفي^(١)

مستن تقرّظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ما دجي الليل وغسق، وأضاء النهار وأشرق ولمع الرمش وأردق وانبغى الدوح
وازرق وصلي أفضل الصلوات وسلّم أكمل التسليمات، وحتي أجمل التحيات، علي محمد
خير مبعوث ومرسل، وآله اشرف آل وأفضل يتعاقب عليهم ما تعاقب الجديدان، ويتكرر ما
كرّ الملوان، الذين أقاموا الصلّة حقاً حقاً وأتوا الزكاة صدقاً صدقاً، لا يريدون بذلك الأجر إلا
من أحسن الخالقين، الذين جعل لهم شيعة صاروا للدين أعلاماً وللإسلام أعمدة وقواماً.

^١- إن هذا التقريظ من ركن الأركان وعين الأعيان أحد أعلام الزمان، وأفرد أهل الأصول والفروع والبيان،
وأفضل الأفاضل أجل الأكامل، شيخنا وشيخ الخافقين، مولانا وبالفصل اولانا، ملا عبد الحسين الايرواني
النجفي.



یہندی بہم إلی سبیل الرشاد، وترجی شفاعتہم یوم المعاد، الدین منهم مؤلف هذا الكتاب الذي فيه عقل و علم وفصل الخطاب.

فإني لما أجلت النظر فيه وألقيت أزمة الفكر لديه، وعلمت أن فخر الرازي أخذ من بحره، وصاحب الكشف استعار من درره، وصاحب المجمع شرب من درّه، ورأيت غيره لديه سكيت الرهان، وأني لهم ودخول هذا الميدان، ولو اطلع عليه المتقدّمون لفرضوا ما ألفوا، ونسخوا ما صنّفوا. وهيهات نسمع متكلماً مثله أو أحداً يباري فضله وأني يجاري عيلم العيالم، وخضم المواهب والمكارم، ذوالمجد المنيف حضرت السيد أبو القاسم الشريف، أيده الله عزّوجلّ به الدين وأعزّ به المسلمين والمؤمنين، وسدّد به الابين، وأيد الله به صاحب المجد الأصيل والمولي النبيل عالي المجد والشان، الباقي علي العيوق أعلي البنيان، العاجز عن وصفه كل لسان، إذ لا يحيط بفضله نطاق البيان، حضرت التواب نوازش علي خان، لازالت سحاب جوده هامية ومراتب قدره سامية وحفظه الله ووقاه وحماه وكفاه، وجزاه عن الدين خيراً وأخاه، ذا المجلد الباهر والفضل الظاهر والمراتب العلية، والأيادي السنية، ذا الكرم والإحسان والجود والامتنان، حضرة النواب ناصر علي خان، لازال بلطف الله منصور، ومن الله بنعمة وسرور، لافرق الله بين هذين الأخوين، كما لا يفرق الله بين الفرقدين، فهما للفضل شمسان، وللجود بحران، وفي المجد فرسا رهان، والحمد لله المنان، مدي العصر والزمان.

مدحة و الله جري علي لساني في مدحة، شعر:

ما جاء في الكتب المؤلف مثله	كلما ولا يأتي وان طال المدي
أوضحت فيه ^(۱) يا شريف غوامضاً	فيه إلی سبیل المعاني يهتدي
لما بدا بين الوري إشراقه ^(۲)	سميته ^(۳) انا والوري شمس الهدي

۱- فيها.

۲- إشراقها.

۳- سميتها.

حرره الجاني الفاني عبد الحسين أصل الايرواني ساكن الغروي النجفي.

١٠- تقریظ جناب الشيخ محمد حسين الكاظمي^(١)

وهذا هو التقریظ الشريف علي الرسائل: حجج العروج، وشق القمر، ورد الشمس مرتين، والتفسير:

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

تبارك رب المشارق والمغارب، والصلاة علي ذوي المعاجز محمد وآله الأطائب.

أما بعد، فعلي الواقف علي مقامات الإعجاز علي اختلافها في الإطناب والإيجاز أن يعرف قدره ولا يتعدي طوره، والحقير القاصر العبد العائر، لما وقفت علي هذه الرسالة العزیزة التي هي النخبة الوجیزة في الفضل غریزة، وجدتها قد طالت بطول باع مؤلفها علي مطولات العلماء وأعجزت بوجیز مبانيها مع كثرة معانيها علي مؤخرات البلغاء، ودلت بالبرهان القاطع والدلیل الساطع علي أن مصنفها لا یباري في ضیاء شمس معاجزه في البیان، وجواد فكر مؤلفها لا یجاري في حلته المعاجز في میدان، من أهل كل زمان.

فلله أبوه كيف ردّ شمس هذا العالم بعد غروبها إلي مركز الفضل من نفسه في زمانه، وأعادها بعد الانطماس إلي أعلي المنازل في أوانه، وشقّ قلوب أقمار سماء ذوي الفضل بمعجزاته، فغطّت أفئدة الحاسدين لما وقفوا علي محكمات بیناته.

وأنا وإن لم أكن كغیري من أقرانه وفرسان میدانه غصت في بحار الأفكار لأدرك الوصول إلي معرفة المکتون من لآلي تلك الأبکار فقاربت ادراكها، ولما إذ قد أكلت بفضل ربّها كلّ فضیلة أكلاً جمّاً، وسرحت البال في ریاض هذه الأزهار لاستضحك منها بروح الفكر تلك

^١ وأعلم أن هذا التقریظ من أعرب العریاء وأفصح الفصحاء وأبلغ البلغاء، فقیه نبیه علیم بلا تمویه، وجه وجهه رأس الطائفة الحقّة رئیس ملة الناجیة الحقّة أحد أئمة الدین أفراد أجلة المجتهدین، مستند المؤمنین معتمد الطاهرین سلام الله علیهم أجمعین أید الأبدین، جناب الشیخ محمد حسین ساکن الکاظمین أصلاً والنجفی آخراً، فضله الله في الدارين ومعه خط منه.

الأنوار، فعبّس في وجه فكري الوصول إلى هذه الأصول، وانكرني الطريق إلى تحصيل معرفة هذا المحصول، فعرفت قدرتي ولم أتعذّ طوري وقلت للسان قلبي: أمسك ويحي من يحي بينة ومن يهلك يهلك بينة فقط، والسلام.

حرّره [الراجي] عفو ربّه الغني محمد حسين الكاظمي أعلي الله مقامه.

١- تقرّظ جناب شيخ محمد حسن [آل ياسين] الكاظمي^(١)

مستن تقرّظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام علي محمد وآله الغرّ الميامين. وبعد، فإني لما صوّبتُ طرف الفكر في مسالك هذه الأبواب من هذا الكتاب، وصعدت نظري إلى شامخات محكمات بنائه بآلات أفكار ذلك الجناب، علمتُ أنني لو عرجت بحقايق المعارج إلى أعلي سماء التحقيق، وكُشف لي الحجاب الأرفع عن غوامض دقائق التدقيق، لأطبق ولو أحطتُ بجميع المباني أن أضوع في تقرّظه حروفاً تقوم بأبراز بعض هذه المعاني كيف، وأبو القاسم الرضوي هو العارج إلى سماء تلك المرتبة والفتاح له أفتاها ربّ المعارج. وهذه له أعظم منقبة، فلا مجال لفارس لم يقبض من هذا الفن علي سنان أن يجول بجواد عزمه في هذا الميدان، لأنّ الحائز لقصب سبقه فات الأصول من الأولين بما أصّل، والمحيط بغربه وشرقه غير في وجوه الفروع من الآخرين بما أكمل، فالحكيم من يسك علي لسان قلمه عن التقرّظ بين أرباب التقرّيزات إذ الوصول إلى غاية المرام من أشدّ المحالات، وأنا القاصر عن هذه المسالك، والله عليم بذلك.

حرره محمد حسن آل يس الكاظمي عفا عنه ربي.



واعلم أنّ هذا الخط متضمناً بالتقرّظ علي النسخ المتعددة من: حجج العروج، وشق القمر، ورد الشمس مرتين، من أعظم الأفاضل وأعلم الأكابر، شيخ مشايخ العراق والآفاق، مرجع أكابر الأعراب، منبع أحكام الكتاب، مجمع الشرايع والآداب، الأمين الموثق، جناب الشيخ محمد حسن، الكاظمي من آل يس، حشرهم الله مع طه و يس.

سرنامہ تقریظ

بملك هند بدار السلطنة قدیم لاهور حفه بالامن و السرور رسیده بعالي خدمت سرکار شریعت مدار ذوالعزّة و الجلالة و الوقار عمدة العلماء العظام زبدة الفقهاء الکرام حجة الدين و الاسلام سيد المجتهدين سند المحدثين مستند المفسرين معتمد المتکلمين السيد السند المفخم و الحبر المعتمد المعظم جناب المولوي السيد أبو القاسم الرضوي القمي مشرف باد. اللهم بلغه بلاغا حسنا من عاشر شعبان سنه ۱۳۰۶ هجریاً.

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوات والسلام علي سيدنا ونبينا محمد وآله الطيبين الطاهرين، وأولاده المعصومين الذين هم حجج الله في السموات والأرضين، ثم علي عترته وأوليائه وذرائعه ومواليه أجمعين، ورضي الله عن مشايخنا الماضين، ورواة أحاديثنا من المتقدمين والمتأخرين. ثم السلام إلي العالم النبيل والفاضل الجليل، والحبر الذي ليس له عدیل ولا مثیل، ذو المناقب الفاخرة والمحاسن الباهرة الزاهرة، ذو الحجج القاهرة، اللوذعي الألمعي، ثرة شجرة النبوة، وضوء مصباح الولاية سلالة السادة النجباء الأزکياء، السيد السند جناب الميرزا أبو القاسم، حرسه الله العالم وأبقاه الدائم، ودام الله إفادته وإفاضاته، وأيده لتحصيل مرضيه، وجعل مستقبل أمره خيراً من ماضيه، وجعله علماً لعباده ومناراً في بلاده، ووقفه لترويج أحكامه ونشر آياته، بمحمد وآله.

۱۔ واعلم أنّ هذا التقریظ من ایران من صوّة الخراسان من بلدة مشهدة المقدسة الرضوية، عليه وعلي آياته وأولاده حجج الإلهية الآف الصلوات والتحية، من أعلم فضلاء الحقّة الناجية، وأكمل علماء الطائفة الإمامية أجل الأبرار أفضل الأخيار، مرجع الصغار والكبار، شمس العلم والعقل، قمر النقل والفضل، جناب الميرزا عبد الرحيم الخراساني، سلّمه الله تعالي من بليات الأرض والسماء.



إمّا بعد اهداء تحف الثناء والتسليم والتمجيد والتبجيل والتكريم، فقد وصل إلى المجلد الثاني من كتابك الكريم المرسل الذي لاله الثاني من عند جنابك السامي، بصحابة السيد النجيب السيد محمد الهندي، فنظرت فيه وطالعت شطراً منه وتصفّحت ووجدته مؤلفاً شريفاً وكتاباً كريماً ومجموعاً مكنوناً، فو رّيتي لقد أجهدت في جمعه كل الجهد، بذلت وسعك في شمله فوقه، وأتعبت نفسك فيه غايته، وتتبع في تلك الاقوال كمال التبع، وجددت فيه الأحوال والامال بلا قيل ولاقال، وتصفحت في كتب علمائنا الأخيار منتهي التصفح، فأنت لعمرى بحر العلوم لاينكره بعد تبصره أهل العقول والفهوم، فجدير بأن يطبع وينشر في القرى والبلاد، ويرسل إلى الأمصار لأعيان الكبار، والأخيار، فجزاك الله من الإسلام أحسن الجزاء، ووفقك ونصرك لإتمام كتابك الكريم ومؤلفك الشريف وتفسيرك المنيف، بحق الخبير اللطيف.

وطوبى لمن نشر هذا التفسير الذي ليس له النظير، ويعين بذلك كل عسير وفقير، فبذلك يصير النصير بدين بشير ونذير، وهو له يوم القيامة ذخير. المسؤول من جنابك الدعاء في الخلوات، لاسيما في مظان اجابة الدعوات. اللهم اغفر الجامع والناشر هذا في الدنيا وآبائنا، فاحشرنا مع من تولانا من المعصومين آمين آمين، يا رب العلمين. والسلام ختم الكلام.

حرّره الأئيم ميرزا عبد الرحيم الخراساني في مشهد الرضوية، عليه وآبائه وأولاده الآف التحية.
 ۱۳- تقریظ هدايت الله قزوینی الشهدی^(۱)

مستن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

۱- واعلم أن هذا تقریظ الشريف من أجل المجتهدين، وأكمل فضلاء المعتدين وأفضل علماء المستندين، قمر الدين شمس الملة و الشرع المبين، الذي أضاء به الأحكام والفوائين، فخر المتقدمين غر المتأخرين، الموسوم بجناب هدايت الله في العالمين، هدي الله به الخلق أجمعين من المشهد المقدس.

الحمد لله علي نعماته بفضلہ العمیم، والشکر علي الآثہ بمنہ الجسیم، والصلاة والسلام علي من أرسله بالفرقان والذكر الحكيم، محمد المبعوث علي الخلق أجمعين، والناسخ بشريعته شرايع كافة الأنبياء والمرسلين وعلي آله الأئمة المعصومين الطاهرين.

وبعد، فإنّ أجلّ العلوم قدرّاً وأفضلهم شأنّاً هو علم التنزيل والقرآن المبين، كما أفصح عنه أخبار المعصومين (صلوات الله عليهم أجمعين) وصحّ ذلك عن الأئمة الراشدين عليهم السلام. وقد أتعب فيه العلماء أفكارهم، وأنفقوا أعمارهم، وأثبتوا فيه أقدامهم حتّى أدركوا ما أمّلوا، فدوّنوا فيه دواوين، وآلفوا فيه كتباً من التفاسير المعروفة بين أعلام الدين، فجزاهاهم الله تعالى عن الإسلام وأهله أحسن الجزاء، وبلغهم بها أعلي الدرجات وأسكنهم أعلي غرفات الجنات. ومن أحسن الكتب المؤلفة في هذا العلم وأبلغها وأوجهها هو التفسير الذي قد منّ تعالى علينا في هذه الأيام بالاستشارة بحقائق رياضه الزاهرة والاقطاف من شقائق أزهاره الناضرة، وهو التفسير الموسوم بـ **لوامع التنزيل وسواطع التأويل** للسيد السند الصفي، المعظم المجتهد المعتمد اليلمعي، والمولي الاولي السميع البهي، الافخم الاعلم علامة الزمان فهامة الدوران، الفاضل الكامل المكمل العامل، زبدة العلماء البارعين، قدوة الفارغين، زبدة الفقهاء والمجتهدين، النور الوضيء والنير العظيم المضيء، الذي يستنير بضوئه الطريق الرضي المرضي، فرع دوحة الخاتم وغصن القوي من شجرة آل هاشم، مولانا وأولانا، الحاج السيد أبي القاسم، أدام الله تعالى بعد سلامة وجود ذي جوده أيام إفاضاته الإلهية وأوقات إفادته العالّية وسدّده بتسديداته الربانيّة، فإنّه تفسير رشيق وتأليف أنيق، وشهاب ثاقب للمعانيد والمنافق، ودليل قاهر للموافق، ونحاة الصدق للراغب في الصدق، وهداية الحقّ لطالب الحق، ومناهج التحقيق لمن أراد إليه سبيلا، ومعارض التدقيق لمن أراد إليه دليلا، فقد حقق فيه حقائق التنزيل، وكشف فيه دقائق التأويل، وجاء فيه بما يبهّر منه العقول ولا يتمكن فيه غير الجهابذة والفحول، لما أودع فيه من كنوز فرائد الفوائد، وخزائن جواهر العلوم، وأعلي فنون المقاصد، فكم كشف في هذا التفسير عن أسرار لم يكشف معشارها الأولون، وجمع فيه من أبكار لآلئ مطالب الدين ما لم يتنبه لها الآخرون، واعتراف نحارير الفضلاء بالعجز عن الايتاء بمثله، ولو كان بعضهم





لبعض ظهيرا إلى يوم الدين، وليس هذا إلا لطول باع هذا المفسر، وبسطة ذراعه وسعة اطلاعه في العلوم العقلية والنقلية، فكأنه هو البحر المحيط الذي لاساحل له.

ولعمري إنه بحر العلوم كما اعترف به أهل العلوم، فما بالغت فيه ولقد أبهر من الفضل ما لا يستطيع جحوده جاحد، ولا يمكن إنكاره لواحد، فجزاه الله تعالى خير جزاء المحسنين في تفسير الكتاب المبين، وتعظيم شعائر الدين وبإظهار إعجاز القرآن العظيم، فعظم تعظيم فرقان الكريم، وجعل القرآن شفيعه يوم الدين، وشيد به أركان الدين، وجعله حافظاً لشرعة جده سيد المرسلين، ومذهب الطاهرين، سلام الله عليهم أجمعين، كافلاً لأيتام الشيعة، وطلاب المؤمنين بحق النبي الكريم وآله الغر الميامين، صلوات الله عليهم أبد الأبد.

حرره الفاني هداية الله القزويني المشهدي علي مشرفها الآف التحية والثنا ربيع الثاني سنة ١٣٠٣هـ

تقریظ مشایخ ثلاثہ جناب شیخ محمد رحیم، حضرت محمد تقی و سرکار سید حبیب اللہ حسینی^(۱)

۱۲۔ تقریظ سید حبیب اللہ حسینی

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق الخلق فندبهم إلى طاعته، وحذرهم عن معصيته، وسهل لهم طريق معرفته، وعلمهم علم التوحيد بلسان فطرته، وبعث الأنبياء إتماماً لنعمته، وتلقيناً لحجته، وإعلاءً لكلمته، مبشرين إلى مشارع جنّته، منذرين عن مقارع عقوبته، داعين إلى مشاعر

١۔ واعلم أن هذا التقریظ في روضة الرضوية تامن الأئمة عليهم السلام قد كتبه معاً المشايخ الثلاثة من أعظم علائم خراسان، وكل واحد منهم ركن الأركان عين الأعيان، مرجع صوبة خراسان، وهم في ذلك النواحي صاحب الاجتهاد ومنهم التقليد، أشخاص الاعتماد والتمجيد، حملة أحكام الدين، حفظة الشرع المنين، هداة طريق الحق واليقين، أدلة رب العالمين، جناب الشيخ محمد رحيم، و حضرت محمد تقی، و سرکار سید حبیب اللہ الحسيني، أيدهم الله في الدنيا والعقي.

هدايته، وفضل بعضهم علي بعض في درجته، فقال -عزّ من قائل-: «تلك الرسل فضلنا بعضهم علي بعض».

والصلاة علي أسخاهم يداً، وأشملهم ندي، وأشرفهم مصدراً ومورداً، وأطيبهم أصلاً ومحتدي،^(١) أولهم حقيقة ونوراً، وآخرهم شريعة وظهوراً، فهو الأول الآخر والباطن الظاهر، ومبتدي أخبارهم ومختتم آثارهم، ومبين أسرارهم، وعلي أهل بيته وعترته الذين بهم عرف الصواب، وإليهم توجه الخطاب، وفي آياتهم نزل الكتاب، ولا سيما حقيقة صفوته وزوج ابنته وحامي حوزته ومكمل رسالته ومشيد ملّته وسرّ نبوته، علي المرتضي، الحاوي مدايحه أسفار التورات بل آيات القرآن.

وبعد، فإنّ أجل العلوم أثراً، وأعلاهم شرفاً وقدرّاً، علم تنزيل الكتاب وتأويله، ومعرفة إجماله وتفصيله، فهو بحر الذي يغترف منه المغارف، وينتهي إليه جميع العلوم والمعارف ويقف عنده كل مجتهد وعارف، وهو أسني^(٢) المقاصد والمواقف، فإنّ فيه تبيان كل شيء من الحكمة والكلام، والفرايض والاحكام.

وقد صنف فيه الأولون والآخرون واجتهد فيه المتقدمون والمتأخرون، ومن أجلّ وأسني وأبهي وأعلي ما صنف فيه: تفسير العالم العامل والخبير الكامل، خلاصة المتقدمين والمتأخرين، وصفوة العلماء العاملين، جناب المستطاب المستغني عن الالقاب، آقا ميرزا أبو القاسم اللاهوري -زاده الله ذكراً وكرامةً وتأيداً وسودداً وتسديداً-

كه متفرقات همه فنون قرآنی و معارف را جمع نموده و شتات علوم را الفت داده علاوه بر آن اجوبه اشكالات معضله و مقفله محيره معطله هر نوع را به احسن براهين و حجج ذيل هر آيه كريمه درج نموده، لهذا اين تفسير شريف نادر الازمنه، جاذبه عقول و افهام و اذهان اولی الالباب به حد قصوى بسوى خود دارد، كه هيچ كتابى ديگر اين

حرّره العبد الأثيم محمد رحيم الخراساني.

١٤- تقرّظ جناب شيخ محمد تقي الكاظمي^(١)

سرمان تقرّظ

هذا من الكاظمين الشريفين إلى بلدة لاهور حفّه بالنور والسرور، إلى فخر العلماء المحققين، وزبدة الفقهاء والمفسرين، العلامة الأوحد العلم المفرد أبو المحاسن والمكارم السيّد المستند المعتمد، حضرة السيّد أبو القاسم لاهوري - دامت أيام إفادته وإفاضته - وصوله بالخير والسداد.

متن تقرّظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله، وصلي علي محمد و آله الهدي.

امّابعد، فقد نزل علينا كتاب كريم، ذلك الكتب لارب فيه هدي للمتقين، وحيث رأينا جمعه وقرآنه وقرئناه وأتبعنا قرانه، وجدناه هو المختصر، إلّا أنّه مجمع البيان والمقتصر، إلّا أنّه الهادي لنهاية التبيان مفرداته جواهر الكلام، وجُمّله آيات الأحكام، و درر غرره هي المقاصد العلية وفوايده هي المناهج السوية، والمواهب السنية، ومقاييس إشاراته هي المصاييح في الروضة البهيّة.

قد اشتملنا من مجموعه علي جزئين، كل جزء منهما مجمع البحرين، ولعمري إنّهُ بديع المعاني والبيان وهو لسان الحكمة وفقه القرآن، أجناسه فصول وفصوله أصول، وأصوله معرفات المنقول والمعقول، قد أشارت مادته الشريفة بالصدق والأعجاز، واستغنت صورته اللطيفة بالحقيقة عن المجاز، إن أجمل فصل، وإن فصل اكمل، وإن أطنّب أطرب وإن فسر أعرب وأعزب، فهو علي نهج الحق وقوانين الصدق نعم الدليل وبه الهداية إلى سواء السبيل.

١- وهذا التقرّظ من الفاضل العلامة والكاظم الفهامة أوحد الزمان ومفرد الأعيان وركن الأركان والإيمان، الألمي اللودعي التقي التقي، الشيخ ابن الشيخ جناب الشيخ محمد تقي الكاظمي سلمه وأيده ربّي.

فطوبى لمن سرح نظره في رياضه، وأسقي قريحته من حياضه، وأرتع طبعه في حدائقه، واقتبس أنوار الحكم من مشارقه، فهنيئاً لمن اتخذ جليساً لوحده، وأنيساً لوحشته، وضياء بصيرته، وموجباً لسلوته، وصاحباً لخلوته، ورفيقاً في سفره.

لعمري هذا المفسر هو العلامة العظريف^(١) والفهامة العريف، يعترف بذلك كل شريف، وهو ذوالمعالي والمكارم، جناب السيد أبو القاسم، لازال محروساً عن المطارح والمكاره بحرمة القائم عليه سلام الله من رب العوالم والادام.

حرره الاحقر محمد بن عبدالله الحلبي العراقي في ١٢ شهر الربيع سنة ١٣٠١.

١٩- تقرير الفقهاء الشيخ علي الفرعي^(٢)

سرمات تقرير

وعنوانه هذا:

إلى لاهور بلغ الله بحق القائم	رقعتي نحو أبي المكارم
صاحب التفسير ذو المحامد	الشریف العریف في المراسم
بجر علم مجمع الفضائل	المعي سيد أبو القاسم

متن تقرير

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل العلماء ورثة الانبياء، وعلمهم معالم حكمته، واجتباهم بعلمه، وهداهم إلى صراطه الأقوم، حتى دلونا على الحق وأتباعه، ونهونا عن الباطل واقترايه، ولولاهم

الجمعي مهتر.

١- وهذا التقرير من شيخنا الفقيه الشيخ علي الفرعي الذي ذلك قرية بين الحرمين الشريفين مكة ومدينة النبي صلى الله عليه وآله ورد إلينا بواسطة مطوف الشيعة جناب السيد أبو الفضل ابن السيد عباس -غفر الله لهما- في ١١ شعبان سنة

١٣٠١ هجراً.



لا یهتدی المسلمون بغير نبیهم وامامهم، فهم حفظة المؤمنین، وكتاب رب العلمین، فجزاهم الله خیر جزا المحسنین.

فمن أجلتهم وأعزتهم وأعظمهم: هذا السید السند، والنحریر المعتمد والإمام المستند فی الهند، منبع العلوم مجمع الفنون، مروج الشریعة الهادی إلى الطریقة، المستضی بنوره أهل الملة، الذی بعلومه استفاد العباد فی القری والبلاذ، مفسر القرآن بالتنزیل والتأویل، بما هو حق ومثبت کلمات الله بما هو صدق، حیث إنه اجتهد وإجاد، وبلغ عن الله ورسوله والمعصومین من عترته إلى العباد، فكفاه فخراً وعلاه قدراً فاسأل الله أن یوفقه لإتمامه وإكمالہ، ینعمه بإیزاد حیاته بمحمد وخیار برینہ من عترته، سلام الله علیهم أجمعین.

حرره الداعی علی الفرعی، وأرسله أبو الفضل المکی عفا الله عنهما.

۲۰- تقریظ حکیم نواب سید افضل علی خان بہادر^(۱)

متن تقریظ

وبحمدلاً ومسمعاً

مبسملاً وبحوقلاً

الحمد لله مجزل المواهب، معطي المآرب، والصلاة علی سیدنا المبعوث علی كافة الأنام فی المشارق والمغارب وعلی اخیه وصنوه ووصیه غالب کل غالب، وآلہما المعصومین الأطاہر الأطائب، ثم السلام التام الوافر، والثناء الزائد المتکاثر، علی العلماء الأكابر، ورثة المجد کابراً عن کابر الادائب الارائب.

أخص به من هو ملک المفاخر، ومجمع البحرین من البحر الذاکر، مذکر الأوائل والأواخر مراد الأفاضل اللبائب.

۱. هذا هو تقریظ المتیف للفاضل الکامل، الحاوی للمعقول والمنقول، والماهر فی الطب والأدب کما هذا تقریظه الشریف شاهد علی حاله، وصدق مقالہ، وله تصانیف عديدة فی المعقول والمنقول، وفی طب الفرنج والیونان مع هذا انه صحیح العمل والایمان الملقب من جانب السلطان بتاج الأطباء، خلاصة الحکماء شفاء الدولة ذکاء الملک، حکیم نواب سید افضل علی خان بہادر مدیر جنک سلمہ المنان عن طوارق الحدتات.

لامثيل له ولا بديل له لوامع التنزيل مفيدة للشريعة، مروّجة للشريعة، لطائف النكات فيها وديعة، تميل اليها الطبيعة سريعة لا يرتاب فيها رائب.

أوحدي عصره، المعى دهره، أريحي زمانه، أحوذي أوانه، أروع أيامه، أروع أنامه، عارٍ عن الشوائب،

(أ) إفاداته بديعة، إفاضاته وسيعة، تدقيقاته رفيعة، تحقيقاته منيعة، تشنّف بها الآذان، لأولي الالباب الصوائب.

(ب) بارع يلعمي، بارّ معمي، باذل سريّ، باسل دري، كوكب دري، كاشف للعجائب.
(و) وحيد الأقران، وارث المجد والإحسان، وعظه الصافي كشّاف مجمع البيان، ولي التوضيح والبيان، من أناه متعطّشا زلال رعايته البري عن النقصان، تروّي ورجع غير لائب.

(أ) افكاره فصول مهمّة، يصرّف آناء الليل وأطراف النهار إليها الهمة إدراك مداركه مورث لكشف الغمّة يصلح لأن يأتيه أمة بعد أمة مستكشفين للمسائل كتائب كتائب.

(ل) لزاز باب الفضل والتقّي، لذيد العيش والمحيّا، لكلّ غليل رواء، ولكلّ عليل شفاء، علاج الامراض عند ياس الطباب.

(ق) قاطع وتين الكفر والضلال، قانع أصول البغي والجدال، قابوس العلم والكمال، قاموس الفضل والأفضال، قارّ في غير قارّ من الماضي والحال والاستقبال، قالع حصون النوائب.

ألّف الورع والنبالة، أب عن أرباب الغواية والضلالة، مستضيئ بشموس النبوة والرسالة، آت بالبرهان من التفسير والرسالة جزاؤه الحسني وأجره المهني، من عند ربّه اليه آتب.

(س) سماء الحجّي واللّهي، سليم الطبع والذكاء، سحاب النجد والعطاء، حدس الفهم حديد التّهي، حميد الضرائب.

(م) ^(١) مفيض الخير فقيد النظر، معين الطلبة بما هو خير محاط الزهد سلس التحرير، محيط البوارق والتنوير، مظلّ البرايا كالسحائب.





الظاهر اسمه الشريف من أول حرف من كل الفقرات المدحية المصوغة بالأعداد الامامية
المعدة للفرقة الاثني عشرية وهو لظهر المنافقين قاصم، ولمواد الفساد حاسم، جناب الملاء أبو
القاسم صاحب، لازال بابه محطاً لرجال الحاضر ومقصداً ومطمعاً للغائب.

وبعد، فقد وافي إلي كتبكم الأربعة بتقرير شاف وبيان واف، بكمال السعة يدور الحق معه، منها
كتابان تقتربان بقران السعدين في تفسير القرآن يستحسن العرفاء والعلماء جمعه الجامع للغرائب.
ومنها: رسالتان في ذب المخالفين من أهل الأديان، أشرقتا علي نادينا فانشرح الطبع
القاصر، وينادينا: يا هذا طوبى لمن بلغ ذلك فكره الصائب.

كيف لا، ولا يبلغ معشاره إلا من أفيض عليه بركات الرب، واعتاد بالقرب يثني عليه
العجم والعرب، ينشط مقالاته بغاية النشاط والطرب، ويذهب بالاشجان والمصائب.

إنما صدورها من صدر تقي، وقلب تقي وذهن علي، وطبع سني، خالياً عن العوائب.
ثم لا يخفي عليكم إني وإن كنت نحلت في هاتيك الأيام بأقسام الضعف والأسقام بيد أنه
قد قوي قلبي بمهديكم العالي الذي هو أشهي من الشهد الحالي، سلاسته تحكي مياها عذبه،
وفصاحته حارت فيه عقول ذوي الاحلام والطلبة مبانية مليحة لا يقال: قوامها من سحر بابل،
فإنه عديم الحرمة لوجود الحرمة، وإنها لطيفة نظيفة ملحه، أبقاكم الله موثلاً للكملاء، رأساً
للفضلاء المزين بهم العمام والسبائب.

لقد أجدتم أيها الجليل حيث اقتضت المدلول من الدليل، وأبرزتم أسرار المسائل بتسطير
أنيق، ينتفع به المبتدي والمتوسط والواصل لا يتمكن علي العيب فيه عائب.

أحرزتم به بين السابقين قصب السباق، وفقتم في ذلك عليهم في الآفاق، فها هي قد
شخصت إليها الأبصار طعماً منها في وصالها، وتاقت إليها النفوس حرصاً منها علي مثالها،
وحسرت عنها عيون المناظرين فأعجز طرز أمثالها وحل استشكالها، وأني ذلك لمن يحاول،
وأين الثريا من يد المتناول علا علي الأعيان، كقبسة طور موسي بالعيان فجاحدكم خائب.

إنما أهل الدنيا كلاب عاوية، تصحب الفرقة الغاوية، كلما نصح لهم ناصح ان اتقوا يوماً
يوخذ فيه بالناصية، لاتعيه أذن واعية، بل هم بذلك بين شامت وتقام، لا يجبرون القلب الذائب.

والسلام عليكم و علي من ينتمي إليكم، وحضر لديكم، وجلس بين يديكم، ما أضاء
النجوم الدوآتب.

من جان وان فان النائق بنهاية التوقان إلي لقاء من يطوف طيفه حوله السيد أفضل علي
المعروف بالنواب الملقب بشفاء الدولة ظهر يوم الخميس التاسع والعشرين من أول الربيعين سنة
١٣١٦ من هجرة سيد الثقلين خاتم الرسالة صلي الله عليه وآله والله ولي الفضل يوم من كل هائب.
٢١- تقریظ السيد محمد السماني^(١)

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

أما بعد حمد الله وشكره، والصلاة علي نبيه وآله أبدا، سلام أصفي من البلور وأبهي من
الدر المنتور وأسلس من الماء السلسال وأعذب من النмир الزلال، وسلام كالطيب إذا فاح،
وكالصبح إذا لاح، علي الفاضل الرشيد والعالم المجيد والاستاد السديد، والفهامة الافرد والعلامة
الأوحد والشمس في الكبد، الذي بنور تواليفه يستنير الهند والسند.

لعمري لا له في علم التفسير مثل، ولا في إثبات فنونه عديل، ذو القوة القدسية والملكة
الملكية محمي الملة الحيدرية، مثبت طريقة الجعفرية، الذي برسايه وبتفسيره هذا يعترف ويقر
كل ذي ملة أن هذا إمام أهل التفسير بلا نظير، وهذا هو وارث الأمير (ع) إله ينادي علي
المنابر في جم غفير، مرات وكرات بأنه: «لو كشف الغطاء ما ازددت يقيناً» وأن «في جوانحي
علماً جماً» و«سلوني قبل أن تفقدني».

وهذا قول غير الإمامي فالمشهور أن الفضل ماشهدت به الأعداء، فحسب هذا لاهل
الولاء بحمد الله الغافر هذا شرف الأوائل والأواخر، وارث الجدد كابرأ عن كابر، فهو يوح فلك

١- وهذا التقریظ من بعض فضلاء الهند محلق بتقاریض مشایخ أعلام العرب والعجم، ليحفظ كل ذي حظ بمقدار
خطه من أنواع الخطوط.



المکارم ونوح فلك، شرع سيد العوالم والاوادم، مولانا السيد أبو القاسم المكّي المدني القمي سلمه وأبدّه وأبدّه ربّي بالنبي الأمي العربي، وآله سادة الشرق والغرب.

معروض ضمير منير آن كه اين حقير سراپا تقصير را تفسير لانظير، كالوحي من السماء نزول اجلال نمود و باين فضل جسيم و لطف عميم اين ائيم را ياد و شاد فرمودند. خداوند كريم سايه بلند پايه آن شريعت مدار را از دين و از رؤوس مومنين زوال ندهد و اين تفسير جليل و جميل را باتمام و اكمال برساناد، بمحمد و آله الامجاد (ص) و لائح باد كه اين نواحى در متعدد اماكن جمعى از اعلام عامه بملاحظه اين تفسير شريف انگشت حيرت را زير دندان گرفته مكرر جويوا شدند و ميشوند كه اين مفسر الحال زنده است و در فرقات مسلمانان اين نوع تفسيرى باين اظهار حقائق و دقائق ديده و شنيده نشده و مصنفش بلاشك بحر محيط مواج در جميع علوم و فنون قرآنى عقلى و نقلى مى باشد و هر جا معضلات و معطّلات را با بين بيان بيان آورده

حرره عبده المتروئ السيد محمد السمنانى

من البنغال سنه ۱۳ هجرى.

۲۲- تقریظ السيد علی البحفري^(۱)

سرمانه تقریظ

هو الحفيظ العزيز، لاهور بخدمت مستطاب زبدة العلماء و الفضلاء الورع التقى
التقى الزكي مروج شريعة سيد المرسلين وآية من آيات عظمة رب العلمين السيد
السند جناب المولوي أبو القاسم المؤيد مدي لله ظله وزيد توفيقاته وافاداته مشرف
باد.

۱- هذا تقریظ بعض اعلام كربلاء علي رسائل العربية مطبوعة.

مستن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام علي عباده الذين اصطفى، وبعد فقد رايت مجلداً في هذه الأيام من تفسير كلام الله الملك العلام لمواقع التنزيل وسواطع التأويل جامعاً للمعقول والمنقول، حاوياً للفروع والأصول، أودع فيه بما أبدع وما أبهرع فهو أوقع وما أوقع فهو أنفع، وذيل كل آية قرر اسولة معضلة، فحرر لها أجوبة مفصلة في العقيدة عقلية والنقلية ثقافية والصرفية صرفية والنحوية نحوية والبيانبة بيانبة وهكذا في غير ذلك، وذكر تحت كل كلمة ومسئلة أقوال أوائل أئمة الأمة، وناظر كل فرقة بأدلته الباهرة وبراهينه القاهره وحججه الظاهرة، فقرر ما يقتضي مذهبه بأوجز بيان وأفصح لسان، وهذا هو عادة أهل الاديان.

لأجل ذلك يصرف ويجذب هذا التفسير الي نفسه عقول الأعيان ويصغي إلي استماع تقريره الأذهان والأذان، كما كنتُ أولاً عنه المعرض فبروته صيرني فيها من أهل الفرض، ويتحفظ منه كل ذي حظ حظه بمقدار حظه وإن كان مفسره حامياً للامامي.

ولكن حق القول مني ان مثل هذا التفسير الحاوي لعوالم التفسير والتأويل، ومعالن التنزيل والتجويد والترنيل، والقال والقيـل وابطال الاباطيل بالدليل، ففي ملل الاسلام مثله ما يوجد فمفسره قطعاً عالم جامع متوحد فاضل كامل منفرد فهذا لعلم التفسير مجتهد مجدّد جدّد بما فيه اعدّ ولو كمل، وتم هذا الي ثلاثين مجلداً فاستغني المفسر بجمعه عن اجتماع العدد، والحمد لله الأحـد الصمد والصلاة علي خاتم الأنبياء محمد وآله الأطيب الأمجـد وأصحابه فرداً بعد فرد فقط. حرره اضعف افراد الانساني فيض السهارنقوري الفاروقي في ٨ شهر ذي القعد سنه ١٣٠ هجرية.



١. وهذا هو تقریظ الفاضل الادیب فاروقی النسب المشهور في الهند والسند كان اول المدرسين في مدرسة يونيورستي لاهور في المعقول واشعار الجاهلية و الادب.

سرنامہ تقریظ



بسمہ الحفیظ سبحانہ۔ هذا التسطیر إلى دار الشریعة بلده لاهور حرسہ من الشرور، بشرف حضور لامع الثور، مرجع الأحکام ملاذ الأنام حجة الإسلام والمسلمین عیلم العلام أفضل المتقدمین أكمل المتأخرین، سید المجتهدین سند المحدثین، فحل الفحول جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والأصول، السید السند والسلیم المعتمد والجید الجلیل الجمیل المستند، جناب الحاج السید أبو القاسم الرضوی القسیمی - أدام الله بقاءه ورزقنا لقائه، - مشرف شود از دار العلوم بلده شیراز من سنه ١٣٢٠ هجرى فى الخامس عشر من شهر رمضان المبارك.

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق خلقه، وأعطى كل ذي حق حقه، علي حسب اقتضاء دعائه و سعة وعائه، من خالص جوده ووفور عطائه وانزل علي عبده الكتاب ولم يجعل له عوجاً وما جعل علي عباده في الدين حرجاً والصلاة والسلام علي من بعثه بالتور المضئ والبرهان الجلي والمنهاج الباري والكتاب الهادي، وفسر له كل الخفايا وأظهر به جل الحنايا وكشف به الشرائع



١. وهذا التقریظ الشریف من علم الأعلام علیہم الأحکام، مرجع الخاص العام، منبع الحلال والحرام، في كل العلوم والأحكام، بينة مشايخ العظام، قبلة الأنام كعبة الإسلام، غر الشهور والأيام، فخر الدهور والأعوام، المشهور بين الأعلام، تاج الشيعة منهاج الشريعة، سراج الطريقة السليمة محيى الملة الجميلة، جناب الشيخ محيى إمام الجمعة والجماعة آباء واجداداً في دار العلوم الشيراز، ابن العلامة الفهامة بلا ارتياب جناب الشيخ أبي النراب، ابن العلامة الفهامة السديد السعيد جناب الشيخ محمد بن مفيد، ابن العلامة التحرير الصفي النقي جناب الشيخ عبد النبي، كلهم. كانوا ائمة الجماعة والجمعة رضوان الله عليهم وأبقي اناسهم مؤيدين مروحين للدين دائماً إلى ظهور حجة الله القائم عليه و آباءه التحية والتسليم.

المجهولة و قمع به البدع المدخولة، محمد المصطفى الهادي و من شرقت به النبوة في بدو و مختتم،
لولا هديه لكان الناس كلهم كاحرف ما لها معني من الكلم، وعلي آله وأصحابه السادة القادة
والأساة السراة، الذين استضاءوا بضياءه واستظلوا تحت لوائه، إلى يوم تجزي كل أمر بجزائه،
الذين أذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهيراً وجعلهم للإهتداء بهم سراجاً وقمراً منيراً
ولاسيما صهره وظهره وابن عمه وكاشف غمه أبو الحسين، الذي ضربته يوم الخندق أفضل
من عبادة الثقلين، ونور الأنوار المنصوص ب: لا فتى إلا علي ولا سيف إلا ذو الفقار، زوج
البتول فحل الفحول، سيف الله المسلول، أمير المؤمنين علي أبي طالب حامل لوائه، ومتحمل
لوائه، المتبوء من أوصيائه و خلفائه، والمختار من أحبابه وأوليائه، وعلي أولاده الغر الكرام
النقباء النجباء العظام.

اما بعد، فالسلام عليك يا خير الأخير وذخر الذخاير، سراج العلماء وتاج الحكماء،
حاوي الفروع والأصول وجامع المعقول والمنقول، آية الله في العالمين و حجة الإسلام
والمسلمين، فخر فضلاء العالمين، عزّ علماء المجتهدين المسلمين، خليل رب العالمين ورضيّه
وسليل سيد الأنبياء والمرسلين وكنيّه، رزقنا الله لقاءك ومَتَّع المسلمين بطول بقاءك.

قد بلغنا من جنابك خطاب متين، وكتاب مبين أبهى من درّ الثمين، كأثما نزل به الروح
الأمين، حقّ ان يكتب بالتبر علي الأحداق لا بالحبر علي الأوراق، كتاب لو تأمله ضرير
لعادت كرميته بلا ارتياب، فلو قد مر حامله بقبر لكان الميت حياً في التراب، وقرن هذا
الكتاب النبيل بجزئين من «لوامع التنزيل سواطع التأويل» الذي يسطع بين التفاسير
كالشمس بين النجوم، ويلمع عند الدساتير كالبدر عند النجوم، ابشاره تفرح كل موالف،
وإنذاره تفرح كل مخالف، يعصم صدور المنعضين عن خطور الاوهام ويقصم ظهور المبغضين
من ظهور الازام يغرق المنكرين في لجج الحُجج ويفلح القاصرين من لجج العرج ويفلح
الطالبين إلى الحجج الاحوج، ويرسخ في قلوب الراسخين رسوخاً، ويجعل نسخ الناسخين
منسوخاً، لاشبه له في تأويل التشابهات و كشف المشكلات المعضلات، ولاعديل له في
تفسير المحكمات، ولابدل له في إتقان معاني الآيات، ولا مثيل له في دفع الخصومات.





فقد وجدت ظاهره ازهر من زهر الربيع، وباطنه يحتوي المعنى البديع، بنفسى أقسم صادقاً وأشهد قاطعاً مَنْ أهدي إلي كتابه فأهدي لي الدنيا مع الدين في درج. ولعمري هذا كتاب معانيه خلال سطروره لآلى في درج و كواكب في برج.

وفقك الله يا حامل كتاب الله بإكماله وإتمامه، واهدائه الي من هو غاية مرامه وأبقاك في نشر أبحاث فنون العلوم هلوعاً، وبصرف حالك ومالك في الكمال ولوعاً، ووقاك من الخلل والزلل ما شرق شارق ولمع لامع بارق، ثم عليك التحية والإكرام مع السّلام. وهنا تم الكلام بخير ختام واحترام وانا الأحقر خادم الشريعة المطهرة علي شارعها، وعترته الطاهرة صلوات الله والاف التحية وأقل المحجاج والزائرين الشيخ يحيى امام الجمعة والجماعة ابن العلامة الغريق في بحار رحمة الله العزيز الوهاب الشيخ أبي التراب ابن العلامة المبرور السعيد الشيخ محمد مفيد بن العلامة التحرير الصفي الوفي الشيخ عبد النبي كلهم أئمة الجمعة والجماعة في دار علم الشيراز رضي الله عنهم و عن جميع العلماء الماضين و من علينا ببقاء الباقيين اجمعين.

٢٦- تقرّظ جناب الشيخ محمد تقى الاصفهاني^(١)

مستن تقرّظ

(وهذا التقريظ الشريف من شيخنا حجة الاسلام الاصفهاني)

بسم الله الرحمن الرحيم

١- هذا التقريظ المنيف من أجلّ شيوخ الإسلام والمسلمين، رأس الفقهاء المجتهدين أساس فضلاء الاصوليين، فخر السابقين غر المتأخرين، الذي يضيئ بوجوده ضياء الدين المبين، محيي الطريقة مروج الشريعة مميت البدعة شمس الملة، بينة الأعلام قبلة الأنام مرجع الخواص والعوام الملجاء في أحكام الحلال والحرام، حافظ شرع النبي حامي منهاج العلوي عليهما صلوات ربّي، ماحي ضلالة الضلال اللثام، الراحي غواية بغاة جهال الأنام. الصفي اللودعي و الولي الالمعي المعروف في اصفهان بحجة الاسلام النجفي. جناب الحاج الشيخ محمد تقى الاصفهاني أدام وجوده العالي مع الأهالي مدام الايام والليالي بحرمته النبي و الولي وآلهما الصفي عليهما الصلاة و السلام من ربّي.

الحمد لله الذي شرح صدور العلماء العارفين بأنوار لوامع التنزيل سواطع التأويل و بضياء العلم ومعرفة الدين الجليل، وجعلهم أعلاماً للأمة ودراية وتبصرة للهداية، وإيضاحاً للمدارك الإسلامية، ومتبيناً للآيات الفرقانية، وانطق ألسنتهم للصواب والحكمة والمواعظ الحسنة بلا ارتياب وجعلهم ورثة الأنبياء والائمة الاطياب في حال الغياب، عليهم افضل الصلوات والتحيات من رب الارباب، لاسيما أكمل الصلاة والسلام علي خير خلقه محمد خاتم الأنبياء وعترته الطاهرة ولاة الشريعة إلي قيام يوم الحساب.

وبعد، فإن جناب العالم الكامل صاحب الذهن السليم الصائب والفهم المستقيم اللازب، مروج الشريعة مبين الآيات القرآنية، الناطق بالصواب في المبدء والمآب سيد العلماء العاملين قدوة الفقهاء المجتهدين، صنديد الأعلام المستندين، جناب الحاج السيد أبو القاسم - أدام الله أيام إفاضاته وافاداته - من جملة أعلام الراسخين والفضلاء البارعين وأساتذة المتبحرين.

وقد نظرت في بعض مصنفاته المدونة في علم التفسير تفسيراً لوامع التنزيل سواطع التأويل فما وجدت مثله تفسيراً جامعاً في غاية التحقيق ونهاية التدقيق، مشتملاً علي العلوم العقلية وفنون النقلية ومتضمناً علي غوامض العلوم الإيمانية، وحاوياً للمراسم الإسلامية، مستجمعاً لمعاني الحكمة وجوامع الكلم، والمعارف اليقينية ودقائق أحكام الشرعية، فلا يماثله أمثاله وأقرانه يليق أن يكتب بالنور علي خدود الحور، وأرجو من الله سبحانه أن يجعله خالصاً لوجهه القديم بجرمة نبيه الكريم وآله العظيم وأرجو من معالي همم أعلام العلماء الربانيين، وأعرف عرفاء أعيناء المروجين السعي في ترويح هذا التفسير الشريف ونشره كي يكون سبباً للهداية في أهل الضلالة، ومنهاجاً للدراية في الجهالة، وتذكراً وذكرى للتبصرة لأهالي الغواية، وإحياء العلوم الشرعية عقلية وسمعية، وقاطعاً لألسنة فتنه باغيه بعون الإلهية، فطوبى لمن سمع بأذن واعية، وعمل بعقيدة خالصة صافية والسلام.

حرره الاقل الأحقر، خادم الشريعة المقدسة المطهرة،
محمد تقي النجفي من بلدة اصفهان، حرسه من طوارق

الحداث،

والله المستعان وعليه التكلان في سنة ١٣٢٠ هجرية.



مستن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله فضل العالمين علي العالمين، وبعث منهم رسولاً يتلو عليهم آياته في الأميين، و يعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين، وأنزل عليهم الكتاب نبياً لكل شيء وهدى ورحمة للمسلمين، والصلاة والسلام علي أكمل السفراء الراشدين وفضل الأنبياء المرسلين، خاتم النبيين محمد الصادق المصدق الامين وعلي آله الطيبين الطاهرين عترته المعصومين ولالة الدين إلي يوم الدين، الذين وضع بهم مناهج الكتاب المنين، والملائكة يدخلون عليهم من كل باب يسلمون عليهم أجمعين وهم ودائع الرحمان وترجمان القرآن، ثاني كتاب الله وتاليه، لاسيما وصيه وصفيه ووزيره وخليفته علي أمير المؤمنين وسيد الوصيين، صلوات الله عليهم أجمعين.

وبعد فمن منن الله وإحسانه علينا وعلي جميع مومني إخواننا من أهل الدين والإيمان أننا تشرفنا بزيارة كتاب كريم لاياته الباطل من بين يديه ولا من خلفه من لدن حكيم عليم ففتح الله عيوننا منه بمحنة النعيم حياضها شرعة من زلال لوامع التنزيل ورياضها مورقة من صفائح سواطع التأويل تجري من تحتها انهار انواع المعارف وينابيع العلوم والحكم من بين يديها كاشف، ويعترف ويتروي منها كل شارب و عارف.

لعمري هو كشاف رموز آيات القرآنية، مفتاح حقايق جواهر الفرقانية، تبيان دقايق كلام السبحانية مجمع البيان الأصفي منبع تذكاري الأوفي، وهي كانت علي الأذهان والأبصار أخفي، مما جادت به جودة



فهم العالم التحرير والبحر الذخير الحبر الخير، الذي ليس له لأهل النظر، ظير نور باصرة أولي التحقيق،
ونور شجرة العلوية ولي التدقيق ولمعري انه بانشاد.

هذا البيت في حقه يليق شعر:

ليس مُحصي كتاب الفضل

منك

ولو جئ البحر مداداً بالمدد

وهذا هو السيد السند والعميد المعتمد المجتهد المستند، ابو المحاسن والمعالي
والمكارم، جناب السيد أبو القاسم الممجد دام افضاله العالي في تحرير تفسير القران
وتأويل التبيان المسمى **بلوامع التنزيل سواطع التأويل** شكر الله سعيه الجميل بمنه الجزيل
انه نعم المولى ونعم الوكيل ونرجوا من الله الجليل ان يشاركنا في ثوابه يجعلنا من
المستفيدين المقتبسين من انوار كتابه المبين بحق محمد و عترته الطيبين الطاهرين وان
يوفق اغنياء المومنين في نشر هذا التفسير امين وانا الراجي بعفو ربه الغافر الشيخ نور الله
بن محمد الباقر في سنة ١٣٢٠ هجرى من بلدة اصفهان.^(١)

. وقيل هذا هو الاخ الاصغر لحجة الاسلام النجفي الاصفهاني الشيخ محمد تقي سلمها ربي.

محاكمة السداد، فركب من الاولين لذوي داء الدين معجون الفلاح والنجاح ونسج من الآخرين لأولي التجرد عن الأغطية جلباب الصلاح للإصلاح وكم من أبكار أفكار مخزونة لم يطمئن قبله فحول العلماء عن وجهها حجاب الأستار و فرايد أستار، مكنونة لم يصل اليها أفهام الفضلاء قد تقبها بتناقب الانتظار، وأقسم أن هذا المفسر صنيدي الجهابذة، وأستاذ الاساتذة، نسأل الله سبحانه في توفيقه لإتمام هذا الكتاب الموثوق الفائق علي النظائر، ومصدق كم ترك الاول للآخر، وتوفيقنا لمطالعتة و الاستضاءة بانواره بعد وصوله الينا بطلوع شموسه و اقماره حرره العبد المبتلي بالهوي كمال الدين المدعو بابي الهدي ابن أبي المعالي ابن الحاج محمد ابراهيم الكلپاسي.

عاملهم بلطفه و منه الجسيم من اصفهان

سنة ١٣٢٠ هجري -

٢٩- تقریظ جناب السيد ریحان الله الطهرانی^(١)

وهذا هو تقریظه اللطيف:

متن تقریظ

١. وهذا التقریظ من جناب السيد ریحان الله الطهرانی دام وجوده العالی.

وأعلم أن هذا من أحد أركان الربانيين وأحسن قوامين الدين، إمام الجمعة والجماعة في مسجد سراج الملك في بلدة طهران، حرسه بالامن والامان، معروف في التدريس وحسن المواعظ البيان، عليم حلیم كريم نبیل جميل جلیل بلا عديل، معروف مشهور في الاعيان و الصدر الاعظم من ايران كان مخلصه ومعتقده من الأركان، واغلب مرافعة رجال الدولة خاصة اليه في هذا الزمان، بمدوح الاعيان مرجوع أهل الإيمان صاحب التواليف والنصائيف، فاضل الاجل العالم الأكمل أزهد الزمان مروج الدين والايمان، منار الطريقة مدار الشريعة حامي الملة في هذا الدوران، الموسوم بالسيد ریحان الله البروجردي، جعله المنان في الأمن والامان مع ديار الايمان من الايران، بحرمة صاحب العصر والزمان عليه وآبائه سلام الله الحنّان آمين يا رحمان.

بسم الله الرحمن الرحيم



الحمد لله الذي وفقنا للتشرف بمطالعة تفسير الجليل الجميل المسمى «بلاوامع التنزيل سواطع التأويل» للسيد العلامة الفهام والايده العيلم النبيل ما كان له عديل ولا مثيل، أعجوبة العصر ونادرة الدهر وتفسيره عليه دليل جليل، ركن الشريعة زين الشيعة قوام الطريقة بلاقال ولا قيل، مزيل الشكوك وزلل عزازيل مولانا وأولانا الحاج السيد أبو القاسم اللاهوري، هو كالسراج الوهاج في ليل داج، لا يطفئه حوادث الأمواج بحرمة صاحب التاج والمعراج، شكر الله الباري مساعيه الجميلة، وأنعم الله تعالى عليه بمراضيه الجليلة، وهو تأليف شريف وترصيف لطيف كأنه البحر المطيف في إحقاق الحق وإبطال الباطل فلله در مؤلفه الرشيد لأن كل ذلك التفسير علي ذلك شهيد و بكثرة معلوماته من فنون العقلية والثقلية لا يوازيه وحيد، حتي لا يمكن الإنكار عن ذلك العبد عنيد، فان جنابه من نسل صاحب التنزيل ونجل صاحب التأويل -عليهما صلوات الله الملك الجليل - وحق له أن يكون سرّايه، لأن كل إناء يترشح بما فيه، وأسأل الله سبحانه أن يطيل عمره العزيز لإتمام هذا التفسير العزيز، ويديم للمومنين إفضاله ويمدّ علي المسلمين إفاداته وظلاله، وأتمس الدعوات في الخلوات والسلام ختم الكلام.



حرره الاحقر المعتصم بحبل الله القوي ريحان الله ابن جعفر الموسوي سلمه ربي في شهر رجب الاصب في سنة ١٣٢١ هجري بلدة طهران
س. تقریظ جناب محمد بن علي العاملي^(١)

سرمات تقریظ

لواعلم أنّ هذا من أحد أراكين الدين وأفراد اساطين المجتهدين وأفقته فقهاء الراشدين في بلدة طهران في هذا الزمان وأوجه فضلاء المعروفين وأشهر أعلام المجتهدين من الطبريين من ارباب أعلام ائمة جبل العاملي، حرسهم الله اجمعين من آفات السماوي والأرضي صاحب الثواليف والمدارس والمواظف والفتاوي مرجع الاعالي والاداني، كالشمس في كيد السماوي جناب محمد بن علي بن محمد العاملي، غاملهم الله المتعال بأحسن الاعمال و خير المآل.



الفرض، حتّى جمع بين المعقول والمنقول وبرع الفروع والأصول وفصل أحكام الفصول من أبواب الأصول، وفاز لسعادتي العلم والعمل وحاز منهما الحظ الأوفر الأجل.

ومنهم الفرد الأكمل هذا العالم العامل الفاضل الأجل، المحقق التحرير والمدقق الكبير جامع التقرير والتحرير، كريم الاخلاق شريف الاعراق، المترفق الكامل الاديب، والعايد الزاهد المتوفق اللبيب، الجازي في المسالك علي النهج الابين الأسلم، والحايزي من المدارك ما هو الاحسن الاقوم، وما تكلم في الكلام الا بالبرهان الأدوم.

لعمري إنّ هذا هو السيد السند الحبر المتبوع المعتمد و المجتهد المستند، أبو المفاخر والمكارم جناب الحاج السيد أبو القاسم الرضوي نسباً قمي أباً لاهوري مسكناً، اجازة الله من المنى غاياتها، متلقياً به يمينه راياتها، وأفاض علي الفضل والفضلاء سجال سيادته، ويمدّ علي العلم والعلماء أمداد سعادته، فسر عن ساق الجد وبذل غاية الجهد والكد، بتأليف كتاب تفسيره أحسن النظم والترتيب، وأزين التهذيب جامع أنواع هذا العلم وفنونه حاوي فصوصه وغيونه، متضمن الدرر المقاصد محتو لفرر الفوائد والفرائد الموسوم بلوامع التنزيل سواطع التأويل ولعمري هو كتاب مهذب الترتيب مذهّب التهذيب أحكام الشريعة بمعانيه منوطة، وأعلام الحقيقة بمبانيه مربوطه، فما راينا الي حين تفسيراً مثل هذا التفسير نظيراً، فللربانيين من العلماء وللقوامين من الفضلاء أن يحمّدوا الله سبحانه علي ذلك دائماً ويدعوا له ليلاً ونهاراً علي اكماله واتمامه إلي آخره.

وأسأل الله أن يجعل سعيه الجميل مشكوراً وأجره من الثواب الجزيل موفوراً وأدعوا أن يطيل عمره الشريف مزيداً طويلاً ويؤيّده ويحفظه قديماً وحديثاً، بحرمة المبعوث بالشرع العظيم وآله العظيم الظاهرين المعصومين، صلوات الله عليهم اجمعين أبد الابدين، ولعنة الله علي اعدائهم ومعانديهم ومبغضيههم وغاصبي حقوقهم من الآن الي يوم الدين.

حرره اقل الخليفة عملاً وأكثرهم جرماً محمد بن علي بن محمد بن علي العاملي الطبري آباء وجدا عفي الله عن جرايمهم في شهر رجب الاصب سنة ١٣٢٠ هجري.

[رويا صادق]

مستن تقریظ

(هذا هو تقریظه الشريف المنيف بتحريره وانشائه)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله مكنون الاكوان مدبر الخلايق بلطف وإحسان الذي أوجد الموجودات مع اختلافهم الأشكال والالوان في احسن تقويم وبيان، وهو غني من أن يساعد في شيء أو يعان، ولاتأثير في الموجودات سواء خلافاً لمن ضلّ عن طريق العرفان، من معرفة من رفع السماء بقدرته بلا عمد ولا أركان، وبسط الأرض ومدّ البحار وأجري الانهار والمخلجان، وانعم علي أصناف خلقه خصوصاً نوع الانسان، بجلائل نعمه التي لا يؤدي شكرها بلسان، اصلها

۱. و این تقریظ و تحریر تحریر لانتظیر از مشاهیر رئیس کبیر جناب الحاج فخر الاسلام نام می باشد.

و هذا هو خبر خیر، بحر ذخیر، فهامه خطیر، علامه تحریر، مؤلف کتب در فنون کثیر چون کتاب تعجیز المسیحیین فی تائید حقیقت برهان المسلمین و حجة الالهیین فی رد الطبیعیین و بعض کتب اصول دین مسلمین و علم کلام و علم فقه و اصول فقه اصولیین و علم تواریخ و علم سیر و غیرها.

کتب عدیده علمیه به السنه و لغات کثیره متفرقه سریانی و عبرانی و یونانی و غیرها کما ینبغی می باشد و بهر زبان کلام می کند و می نویسد و مسجد و مدرسه خاص دارد و جمیعت و مرجعیت طلباء صد نفر زیاده به درس آن جناب حاضر و ناظر می باشند.

ساکن الحال در دار السلطنة ایران بدار الامن و الامان طهران مشهور و معروف در هر عالی و دانی آن بحاج فخر الاسلام است و می گویند که در بنایه هجده سالگی فی الواقع نصرانی ملت بدار الخلافه و الولاية تبریز در مدرسه ارویه منصوب مدرسی آن مدرسه یافته پس در آنجا بخفاء بکمال اخلاص اسلام آورده و بعد آن الی حین تا شصت سال علی الاعلان بر اسلام گذرانیده و ملقب بلقب شلمی فخر الاسلام و اسم علم محمد صادق بر او گردیده و از رسول مرسل لاهوری مجلد ثامن تفسیر لوامع مع کتب و رسائل آخر وقتی که باو رسیده بعد ملاحظه آن تقریظی تحریر نمود و حال تدریس اقوال صاحب تفسیر هذا بعلماء و طلاب در ضمن نقل اقوال اعلام مجتهدین می فرمود و برای تفسیر لوامع تقریظی تحریر فرمود.



وأعلاها وأجلها وأكملها وأفضلها هو العلم بحقائق القرآن، ودقيقه الموصولة إلى الإسلام والايان، فنشكره علي ذلك مدي الأزمان، ونوحّده بالجنان واللسان، إقرار أو اذعان بوحدانيته في كلّ وقت وآن، لاله إله هو إله منزّه من أن يحيط بكنهه الأذهان او يحويه مكان او يمرّ عليه زمان، سبحانه وتعالى عما يصفه أهل البغي والطغيان، من القول الزور و البهتان، و عما يعتقدونه من الهذيان بأعتقداتهم البديهة في البطلان، نعوذ بالله تعالى من التلاعب في الأديان، ووسوسة البديهة الشيطان، ونعتصم به من الخطاء الملقى في العذاب الهوان، مستغِيثين بفخر الكائنات سيد ولد عدنان، المبعوث رحمة للعالمين بأشرف الأديان، عبده المنتجب ورسوله المنتخب النبي الأمي محمد بن عبدالله عين الأعيان وحقيقة الإنسان الذي أنزل عليه القرآن هدي للناس وبيّنات من الهدى والفرقان، فأعجز به بلغاء عدنان، وابكم به كل الفصحاء من جميع قبائل العربان، ولم يقدروا باطناً وظاهراً قطعاً علي المعارضة بالإتيان بسورة من مثله أنس ولاجان، ولم يقتدروا ولا يتمكنوا جمعاً وفرادي إلى آخر الدوران.

صلي الله عليه و علي آله شمس العرفان، الذين، استتارت بنور هدايتهم الأكوان المؤسسة علي أقوم شريعة نقيه بيضاء بأحسن وجه وبيان، ومنهم القواعد والأركان بأقوي اساس وأحكم ببيان، وأتقن يرهان وأقاموا الوزن بالقسط ولم تحسروا الميزان، فبقي بهم ما كان علي ما كان وكفي بهذا عنواناً علي رضي الملك الديان، الذي خصّ من شاء بما شاء من فيض فضله الفيضان كالامام الهمام الاوحد الامجد السيد المسدد و العالم الكامل المؤيد السميع الافرد و الصنديد الارشد فادّره الزمان اعجوبة الاوان الذي يعترف بكمال فيض فضله و جامعته عيون الاعيان و المشار اليه من الاطراف و الاكناف في كل آن و من الآفاق و العراق عن اعظم مشايخ الدوران هو الذي من قاب قوسي السعادة دان و من يغبط سني فرقد الفرقدان حيث يحسد نور كمال طلعتته النيران المحفوف من العناية الصمدانية بانصار و اعوان و من السعادات الربانية باخذان صاحب هذا التفسير المعجب و الاطلاع المغرب و العلم المفخر سيدنا و مولانا بل اولينا الحاج السيد ابو القاسم غرة جباه جملة بني هاشم و غرة وجوه بني فواطم متع الله الانام بعوائد فوائد غرائب علومه الواسعة المدّ و الميدان لاسيما في استنباط حقائق القرآن و دقائق العرفان من بحر محيط الفرقان لثالي الابدكار من بحر محكماته و الدرر الغرر من عيون





متشابهاته القيمة القویة البیان و بیان کنوزه التبیان باحسن تفسیر و اوجه وجوه المعانی و
 البیان و حلّی بفوائد فنونه البديعة الافتنان و الاغصان اخيار العلماء الاعیان ما کرر الملوان و
 تعاقب الجدیدان و لو امعنت في تفسیره القرآن لعمری ما وجدت امثاله في الدّوران و يعرف
 بهذا قطعاً انه اعجاز القرآن و لا شك ان مفسره هذا قد ورث علوم القرآن من اجداده الطيبة
 أمناء الرحمان و هم ارباب السلوني و الكشف و العرفان معانی كلمات القرآن و نزل في بينهم
 مع المعانی و بديع البیان و لا تكون لفظة بغير المعنی و البیان و هذا هو العیان و لا للعیان
 حاجة البیان علیهم سلام الله المنان اما بعد فاني لما اطلقت لجواد عینی العنان و سرحت طرف
 طرفي في مذاهب هذا التفسیر بغير نظیر اعني لواضع التنزیل سواطع النوايل شاهدت بهجة
 محاسنه بارزة للاعیان و وجدته جنة علوم و جنة عرفان و رياض حکمة و رضوان و سیفا
 قاطعا لالسنه الزیغ و الطغیان و برهانا قاطعا لاهل البرهان و نوراً لامعاً لاهل القسط و
 الايمان و شهاباً ثاقباً رجماً لشیاطین الانس و الجان تتنعمش بفهم معانیه القلوب و الابدان و
 ترتاح بدرك معانیه الارواح في عالم الامکان و یزداد المومنین بمطالعته الیقین و الايمان و قوة في
 دینه و الاتقان کیف لا و مؤلف ذلك الحبر المشصب علي المتن الهدایة و الايقان الموصل
 بمجازه الوقوف علي حقيقة القرآن و الممتد من ادبه و علمه فوق بحرین يلتقيان ینخرج منهما
 اللؤلؤ و المرجان من لا یحصي مناقبه و فواضله و هو کبد سيدة النسوان ابن رسول الملك
 السبحان و هو لقمان الزمان علامة هذا العصر و الاوان حیث اتی بادلة قاهرة ان شئتھا عقلية
 و ان شئتھا عقلية باهرة و ان اردتها اصلية و فرعية معاً شیئان من حیث ان کل واحد منها
 كالشمس في نهج المهجة باوضح العنوان فاعظم به الدين قویاً جلیاً واضحاً مؤیداً في معجز
 القرآن و امعنت في المجلد الثامن منه نظري فوجدته ركناً مشیداً موثقاً شديداً لدين الواحد
 المنان منه اساليب البلاغة و طلاقة اللسان قد انت منظومة کقلاند الفتيان فلله در مفسره من
 یعلو رتبة علي الکیوان فريد الدنيا وحید العقبي و بهجة اعالي اهلها ملاذ اهل الفضل و
 العرفان و هو جلیل القدر عزّاً و المولي شرفاً تشير اليه الرؤيا بالعیان ما مثله بین الافاضل
 جهیذ یدي معانیه بحسن البیان جلّت فلا یحصي مناقبه بحسبان و لم تحصر بنطق اللسان و
 اتني لاجل التبرک و التبریک قد اوردت فيه بعض هذا البیان و اقول اختصاراً ان صبح الحق

من افق هذا الكبير قد استبان و هو في الحقيقة جوهر عبقرى لا يقوم بالاثمان و الست سبعة الدراري له ثمن ثمان اذ مؤلفه جليل شريف كريم جداً لا يوجد مثله في الدوران شكر الله سبحانه منه المساعي و جزاه مئاً و من اجداده المعصومين سلام الله عليهم خير الجزاء و الغفران و لسان اهل هذا الزمان شاهد باذعان و ناطق باعلان انه ليس في الامكان ابداع احسن مما كان فنسئل الله المتان نيل الامن و الامان و التفضل و الاحسان فقط و انا اقل الانام محمد الصادق المعروف بفخر الاسلام خادم اهل الايمان و كان هذا التحرير في السابع عشر من شهر رجب المرجب في سنة ١٣١٩ من بلدة طهران بلدة العلم و الايمان دار خلافة السلطان من بلاد اقليم الايران حقه بالسرور و الامن و الامان.

٣٢ تقریظ جناب الحاج ملا علی اکبر سیستانی^(١)

متن تقریظ

بعونه سبحانه قد وصل الي الجلد الثالث من تفسير لوامع التنزيل سواطع التاويل كالنور المنير لا يضاهيه عدیل ولا نظیر، بتوسط بعض الطلاب قدسي الالقاب ملا نظر محمد بربری، من مؤلفات سيد العالم الفاضل الكامل السالم عمدة الفضلاء المحققين قدوة الحكماء المدققين زبدة الفقهاء المجتهدين، سناد الائمة المحدثين سيّد المفسرين لسان المتكلمين، ملاذ الانام كهف الأرامل والأيتام، حاوي الفروع والأصول جامع المعقول والمنقول، الحبر اللوذعي والخير الالمعي النور الوضي والنير المضئ فخر الاعاظم قمر الافاخم، منار الطريقة مدار الشريعة، أبو المعالي والمكارم سيدي سندي الحاج جناب السيد أبو القاسم اللاهوري سما زالت شمس وجوده العالي مدام الايام والليالي.

به اين اقل خدام شريعت غراء، حامی ملت بيضاء، معروف به حاج ملا علی أكبر، امام الجمعة و الجماعت بلده سيستان، كه اين يك جلد تفسير لوامع ناگاه كالوحي من السماء نازل و وارده شده و في الواقع نزد ملاحظه مثل اين تفسير مهر منير جامع مع كمال تحقيق

^١ هذا التقریظ مع الخط من امام الجمعة جناب الحاج ملا علی أكبر السيستاني



و تدفیق و بسط اتم در کلیات و جزئیات آیات الله و حل معضلات و اشکالات آن و دفع شکوک و شبهات محیره مضلة الانام و مزلة الاقدام بالتفصیل بدلائل اتم عقلیه و نقلیه ثبت و ضبط شده و تا این وقت به غیر این تفسیر شریف و لطیف و نظیف الحق شنیده و دیده نشده است.

فی الحقیقت این چنین تفسیر کشف حقایق و دقائق و رموز قرآن و موجب ایزاد اعتقاد و تعظیم و اجلال اعجازیت آن می باشد و ما دست ها را برداشته در اعصار و اسحار دعا می کنیم که خالق علام به عزت همین کلام و به حرمت سید الانام و آله العظام علیهم السلام در عمر شریف و صحت و توفیق و تائید این مفسر تحریر بحر ذخیر بیفزاید و تا آخر سوره و الناس هر جلد این تفسیر مهر منیر را برساند آمین یا رب القدر انک بالاجابت جدیر فقط.

حرره فی بلدة سیستان ۴ شهر شوال المکرم در تحویل خیریت دلیل فی سنة ۱۳۱۹ هـ از هجرة مقدسة و علي مهاجرها مع عترته الطاهرة الف الف تحية و الرحمة المخصوصة.
و بر همین خط و تقریظ مهر امام الجمعة و الجماعة بلدة قاین مهر خود زده در سلح شهر شوال سنه ۱۳۱۹.



۳۳- تقریظ ملا عبد الله تربت حیدریه ای^(۱)

مستن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

اما بعد حمد الله الواحد الاحد والصلوة والسلام علي خاتم الانبياء محمد وعترته الأجد معروض آنکه ناگاه بتوسط سعادت اکتساب معارف نصاب ملا نظر محمد بربری بعض رسایل دین و جلد ثامن تفسیر کبیر لاتظیر لوامع التنزیل سواطع التأویل فی الحقیقة تفسیری است جامع علوم عقلیه و نقلیه متضمن بیان دقائق و حقایق آیات قرآنی و قانع شبهات و شکوک ابالیس انسیه و جنیه کالوحي من السماء نزول اجلال نمود به ملاحظه آن

^۱ ایضا این تقریظ شریف مع رشید فاضل وحید ملا عبد الله تربت حیدریه ای می باشد.

در عیون نوری و در صدور سروري موفور لانهایه غیر محصور، حاصل گردیده از مصنفات و مرصقات سید العلماء البازغین، قدوة الفضلاء البارعین، أفضل المفسرین، أكمل الفقهاء الراشدین، أجل المتکلمین، مستند المحدثین، تاج الشیعة، منهاج الطریقه، مدار الشریعة بینة الأعلام قبله الإسلام مرجع الخواص و العوام آیت الله فی الأنام جناب الحاج السید أبو القاسم الرضوی القمی اللاهوری - ادام وجوده العالی مدام الايام واللیالی - لحماية الاسلامی و امور الایمانی و انا اقل خدام الشریعة الغرا حامی ملة البیضا الحاج المعروف بملا عبد الله امام الجمعة والجماعة فی مقام التربة الحیدریة من بلاد الایران فی غرة شهر محرم الحرام سنه ۱۳۱۹هـ

۳۴ - تقریظ العلامة الطباطبائی نجفی^(۱)

سرنام تقریظ وخط

باسمه سبحانه

در لاهور حفظه من شرور اهل الشرور و الزور بشر فملاحظه قدوة الاقران زبدة الارکان عین الاعیان زین اهل الایمان سید المفسرین عماد المتکلمین سند الفقهاء المجتهدین ارشد الاصولیین صاحب لواضع التنزیل قد فسرہ بکمال تحقیقات الحقایق یهتدی بیدورها و نهاية تدقیقاتها الدقایق یتستضاء بنورها الذی هو استاذ الاساتذہ سمیدع الجهابذہ ابو المحاسن و المکارم جناب السید ابو القاسم زیدت ایام بقائه و بورکت فی لیالیه و ایامه لاشاعة دین اجداده.

متن تقریظ

۱. هذا هو الخط الشریف متضمناً بالتقریظ للعلامة الطباطبائی النجفی. بدان که جناب شان از معاصرین موجودین احد لارکان دین و از عمائد اصولیین و از اوتاد فقهاء مجتهدین مرجع اکثر طلاب دین مشید احکام شرع متین راسخ الربانیین شامخ القوامین شارح مکاب شیخنا الشیخ مرتضی الانصاری اعلى الله مقامه فی مقام اعلى علیین جناب السید السند و السعید المعتمد جناب السید محمد کاظم الطباطبائی النجفی ایدہ و لبدہ بدوام الايام واللیالی.



به عرض عالی می‌رساند آن که رجاء و اتق سلامت می‌وجود شریف است که انشاء الله در کنف حمایت خداوند عالم عز اسمہ مصون و محفوظ پیوسته بتائیدات آلهیه و عنایات مخصوصه ربانیه محفوظ و محفوظه بوده باشید و بعد چونکه صیت کمال علم و فضل فهم و شرف آن جناب بتواتر عالمگیر بلاتکیر شده و شمه از آن گوش زد حقیر مهجور بکرات گردیده جمعی منهم جناب مستطاب قدسی القاب ثقه فخر الحاج حاجی میزرا حسن یزدی نجفی دام توفیقه چندان از فضایل و مناقب جناب و مفاخر و محاسن اخلاق آن جناب که آفتاب مثالید و اوصاف ترویج نصاب عمدة الابرار و زبدة الاخیار اعلی حضرت جناب نواب ناصر علی خان دام مجده و علاه را که در مقام ترویج شرع مبین بطبع رسانیدن اکثر مصنفات شریفه لطیفه آن جناب می‌باشد.

بیان فرموده و جملگی علماء را فریفته مفاخر و مکارم آداب و اخلاق و کمالات جناب شما و جناب نواب معظم الیه کردانید حمد مر خدای را که در آن امکانه بعیده چنین وجودات شریفه عزیزه ما بین فرقه حقه ناجیه اثنا عشریه ساعدهم الله و اهلک اعداهم در چنین املاک یافت می‌شوند و هر چند این حقیر بجز یک جلد از تفسیر *لوامع التنزیل سواطع التأویل* را مشاهده و ملاحظه نه کرده‌ام ولی الدرة تبنى عن الدرة الحق بهر حیثیت این تفسیر کتاب الله باعجب انواع بسرحد کمال رسانیده آید که فوق بر آن تقریر و تحریر حقایق و تسطیر دقایق و تشقیق شعر و ابراز رموز و اظهار مکنون و کشف مستور از الفاظ کلمات الله و حل شبهات و شکوک مضله انام و دفع مزلة الاقدام بهر کس ممکن و میسر الی حین نه شده و غنی از توصیف و تعریف است و این سهم و خط مخصوص جناب شما من الله بفضل الله می‌باشد.

والفضل بيد الله يؤتیه من يشاء والله ذو الفضل العظيم وشكر الله مساعیکم الجميلة الجليلة فی اثبات مطالب العالیة الفاخرة الزاهرة واندراج المقاصد الاجلة الباهرة وابرار الرموز القرآنیة واثبات الحق وابطال الباطل بالبراهین القاطعة والدلائل الساطعة القاهرة علی کل حقيقة ودقیقة فی الواقع.

این چنین امور و انواع مطالب عالیه عقلی و نقلی و اجوبه سوالات مخیره در هیچ یک تفسیری از خاصه و عامه تا این وقت مشهود اصلا نشده لهذا هر مبتدی و متوسط و منتهی بتمنا طالب و خواهان این تفسیر شریف و جواهر زواهر سائر رسائل شریفه

الا كلما من تصانيفكم زف إلى المطابع وبات ضجيج الحجر البارخ خصني به إيتاي فإن لم
أكن أهلاً أن أبلغ رحمتك فإن رحمتك أهل أن تبلغني وتسعني لأنها وسعت كل شيء، وأنا
شيء فلتسعني رحمتك يا مولاي. السلام عليكم وعلي من لديكم.

۳۶ تقریظ آیت الله سید محمد کاظم طباطبائی یزدی صاحب عروة الوثقی

مستن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أنزل علي عبده الكتاب نوراً، وجعل فيه لكل شيء تفسيراً وأودعه من
دقائق الحكم و لطائف الأسرار بطوناً وظهوراً وأبان فيه من محكم صنعته و معظم قدرته ببين
البلاغة و رصين الفصاحة ما أفصح عن ذهول عقول البلغاء و الفصحاء قصوراً. والصلوة والسلام
علي من صدع بأنواره وكشف عن غامض أسرارهِ، وقام به علي منبر الرسالة في دياجي
خطوب الشرك خطيباً ونهض بأعباء النذارة في دعوته حتي شق جيوب الكفر داعياً ومجيباً،
صلوات الله عليه وعلي آله ألسنة الحق وأسنة الصدق، تراجمه وحيه وأمرآ امره ونهيه، ما
طفقت آيات فضائلهم تتلي علي مرور الأيام وما خفقت رايات معجزاتهم علي صدور الأنام،
بكلمات لا تمل وهي لا تزال تتما لي و بعد، فأقسم لقد أبدع هذا العالم التحرير فيما أودع في هذا
التفسير، وخاطر بنفسه في المجاهدة لله تعالى حتي جاء بالأمر الخطير، وجمع شتات كلمات
المفسرين، ثم صدع فيما اختاره بالحق المبين، فكم كشف عن الكشاف ستوره، وجلّي عن سواد
كلمات البيضاوي نوره، وجاء من مجمع البيان وروحه بالصافي والاصفي، وحاز من الآتقان في
علوم الفرقان قسطها الاوفي، فما أسطع لوامع تأويله وما ألمع سواطع التحقيق من تنزيله، وما
أعذب نيل الفضل من زلال فرائده و نيله.

وأما و حرمة العلم وأهله و ذمة فيض فضائله وفضله، إن هذين السيدين بل والسنتين،
والعلمين بل العيلمين، والخبرين بل البحرين، والدّريين بل الدريين، والمصباحين بل الصباحين،
المتفرعين من الدوحة النبوية، والمرتفعين من الشجرة المباركة التي لا شرقية هي ولا غربية،
والمتضلعين في العلوم العقلية والنقلية، لقد أسديا بسيادتهما المنّة و لحملا بسعادتهما، أعباء



المشقة والمحنة، فشكر الله مساعيها الجميلة، ولا يرحم تهل علي حملة العلم وطلبتة أياديهم
الجزيلة، وأحرزا سعادة المدة الطويلة بالمهلة القليلة، فتغمّد الماضي منهما برحمته وجزالة أجره،
ومن علي الباقي منهما بنعيم نعمته وإطالة عمره، ووفقه لأن يحوز أمثاله ويبلغ تمامها وكماها،
ويعطي نفسه من السعادة حقها كماها، وليغتنم طلاب الحقائق وأصحاب الحكم الدقائق من
كنوز عوائده ورموز فوائده، وليتطفّلوا شيوخهم مدة العمر علي مديد موائده وسديد مقاصده
وفريد فرائده، ويحقّ للمسلمين أن يطبعوه علي صفائح الصدور لاصحائف الطروس والسطور.
ونسأله أن يحزل أجرهم ويعظم برّهم ويرفع قدرهم، ويشدّ بالعلم والتقوي أزرهم ويكثر
في الشريعة أمثالهم، ويوسّع في دائرة العلوم والمعارف مجالهم، والله سبحانه وليّ الخزء وإليه
الرجعة والدعاء، وهو أرحم الراحمين.

الأحقر محمد كاظم الطباطبائي

٣٤ تقریظ دوم از آقای سید محمد کاظم یزدی طباطبائی

ستن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

أما ولوامع التنزيل وسواطع التأويل ومهابط الوحي والحياة ومساقط الآيات البيّنات
والاشارات البارقة، والبشارات الصادقة، والعبارات والعبر والساثرات من السور، مسير
الشمس والقمر في الليل الرابع عشر، لقد جمعت وأنت العيلم العلم، فأحسنّت جمعاً وابدعت،
حتي أصبحت في المفسرين بدعاً وتناولت حتي انتهيت إلي أقصى الغرض وعند التناهي
يقصر المتناول.

وقلت: والله درك من ذي مقول لم يترك مقالاً لقائل، وأخذت بطرفي التحقيق والجمع
لكلمات المفسرين، وتبحّرت وأنت الخبر في نقل كلمات المتقدمين والمتأخرين، ونهضت بهمة
قضاء وقعدت ملكاً في الفضل علي كرسي الاستيعاب والاستقصاء، فجري أبوك في ميدان
هذه المزية، فكان المجلي السابق، واقتفيت أثره فما لبثت حتي أصبحت وأنت المصلي اللاحق،



فجعلتما كل جزء من القرآن كتاباً مفرداً، وكل حرف منه للرأي عين حياة تتدفق للصادي منهاً ومورداً فأحرزتما الفضيلة التي تصاغت عنها الأكابر وتأخرت المتقدمون عن إدراكها. ولا بدع، فكم ترك الاول للآخر، فشكر الله مساعيكما وأجزل في خدمة الدين بركما وأباديكما، ورفع في الدارين باحراز السعادتین مراقيكما، وكثر في أهل هذا البيت المقدس أمثالكم ورشح لمقامات أساد الله في غياض الشرف الرفيع أشبالكم، فالدين بولاية أجدادكم كمل والقرآن في بيوتكم نزل، فأبقاكم الله بعد التلف خلفاً وزاد علي عزكم عزاً وشفقاً، وبالله المستعان وعليه التكلان، وهو يتولي الصالحين.

أحقر محمد كاظم الطباطبائي

٣٨ - تقریظ آیت الله آخوند کاظم خراسانی صاحب "کفایة الاصول"

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أنزل كتاب المصطور، وجعله هدي وموعظة وشفاء لما في الصدور، كشافاً لكل كرب وغمّة، ومورداً صافياً لظمان الحكمة، أعجز به البلغاء في حالي إطنابه وإيجازه، وجعل أسرار بلاغته دلائل إعجازه، وصلى الله علي خير العباد وشافع المعاد، وأفصح من نطق بالضاد، محمد وآله مصاييح الحكمة ومفاتيح الرحمة، الذين هم فصل الخطاب وعندهم علم الكتاب. وبعد، فقد طالعت شطراً وافياً من التفسير المعدوم النظر، الفائق علي التفاسير، المسمي لوامع التنزيل وسواطع التأويل فوجدته تفسيراً شافياً، وبها تضمنت وافياً كافياً، قد اشتمل علي ما في التفاسير من الفوائد، وتنزه مع زيادة عليها من الزوائد، وكيف لا يكون كذلك، وقد صنف العالم العلامة والخبير الفهامة، قطب افلاك التحقيق بل شمس آفاق التدقيق، حضرة السيد علي نجل المرحوم المولوي السيد أبو القاسم، فقد احتذي فيه حذو أبيه، فكان فيه ما فيه، وأشبهه هذا العالم ذلك العلم، ومن يشابهه أبه فما اظلم، فتسأل الله أن يعينه علي إكماله بمحمد وآله.

من احقر الجاني محمد كاظم الخراساني

سرمائے لقاۃ تقریظ

لاہور..... من نجف الاشرف الی اللہ لاہور

بلدہ لاہور مبارک حویلی خدمت ذمیرحت جناب شریعتمدار خلائق
افخار ناصر الملت والذین عماد الفقہاء والمجتہدین سید الحکماء والمفسرین ثقۃ
الاسلام وملاذ المسلمین کنز الفقراء والمساکین ذی الحسب الفاخر والنسب
الظاهر الظاہر والشرف الجلی آقاي آقا سید علي قمي لاہوري دامت ايام
افاضاته مشرف شود مورخہ ۲۱ ذیقعد الحرام سنہ ۱۳۲۵.

مستن تقریظ اول

(جبلہ سیزوہم کے ملاحظہ کے بعد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أحسن كلمة فاتحة للكلام، حمد الله ذي الجلال والاکرام، الذي أعزّ الحق ونصره ووجّاه
الباطل وبقره، حيث أرسل الرسل دعاة الإيمان، وأدلّاه في المخاوف علي طرق الأمان واصطفي
منهم آدم ونوحاً وآل إبراهيم وآل عمران، وصلي الله علي نبيّه طه خاتم الأنبياء وسيد الرسل
الكرام، الذي لم تقم عن مثله النساء ولا حملت مثله الأنعام المخصوص بالاسراء والإنفال،
والموعد بالفتح في القتال، فضله الرحمن بما أنزل عليه الفرقان، نوراً يهتدي به المؤمنون، وأيده
باشقاق القمر ليمّ نوره ولو كره الكافرون، وعلي آله رجال الأعراف، والباسطين مائدة العدل
والانصاف الذين بهم قبلت التوبة من يونس ويوسف وإبراهيم، وهم طور المناجات للكليم،
وكهف النجاة من الكرب العظيم، صلي الله عليهم في الضحي والليل، إذا يغشي، وجعلنا في
زمرهم في الرفيق الأعلى، كما آتاهم نبأ كل واقعة وجعلهم مأمناً من كل قارعة.

وبعد، فقد وقفت علي الجزء الثالث عشر من، لوامع التنزيل وسواطع التأويل فاذا هو
النجم الوقاد والمورد الصافي لكل صاد، ولكل قوم هاد، كشاف أسرار القرآن بل مجمع البيان



والتبيان، فاين جمع الجوامع عن هذه اللوامع. أما الفاظه فيخرج منها اللؤلؤ والمرجان، وأما معانيه فهي الخيرات الحسان، وأما فوائده فحور مقصورات في الخيام لم يطمثن قبلهم إنس ولاجان، وكيف لا يفوق التفاسير و يسير مسير الشمس في بروج التقدير، وهو كتاب فصلت آياته من لدن حكيم خبير، بداء به جليل القدر واحد الدّهر علامة العصر الممدود بالنصر أبو المفاخر والمكارم سيدنا سيد أبو القاسم - أسكنه الله تعالى دار الكرامة وجعله نوراً يمشي به يوم القيامة - ثم اقتبس من نوره واقتفي جميل آثاره ولده العالم العلامة والفاضل الفهامة، زكي الأصل عديم المثل، جناب السيد علي الحائري لا برح كاسمه علياً، وآتاه الله تعالى ما وعد المحسنين، إنه كان وعده مأتياً، ونحن نمدّ أكفّ السؤال بالتضرع والابتهال أن يعينه الله تعالى علي اقامه، ويمدّه بالتوفيق إلي ختامه.

حرّره المعتصم بمجمل الله السميع البصير، عبدالله ابن المرحوم الشيخ محمد نصير الجيلاني اصلاً و المازندراني مولداً.



ستن تقریظ دوم

(جلد چار و ہم کے ملاحظہ کے بعد)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أنزل علي عبده الكتاب ليكون للعالمين نذيراً، وجعله أفصح من كل بيان وأوضح من كل برهان، وأعلي من كل مثل وأحسن تفسيراً، والصّلوة والسلام علي رسوله ونيبه وخيرته من خلقه وصفيه وأمينه علي وحيه ونجيه الذي علمه البيان، وأنزل عليه القرآن كتاباً منيراً، وآتاه جوامع الكلم وتبيان الحكم، وجعله علي خلقه سفيراً، صلى الله عليه و آله التابعين لأقواله المحتدين لأفعاله، الجارين علي منواله، الذين أذهب الله تعالى عنهم الرجس وطهرهم تطهيراً.

وبعد، فقد نظر العبد الضعيف الفقير إلي رحمة الله الملك الكبير علي الجزء الرابع عشر من التفسير العزيز بل العديم النظر، المسمي بلوامع التنزيل و سواطع التأويل أهدي إليّ هذا الكتاب المبين الذي هو أمهي وأغلا من الدّر الثمين.

ولعمري قد أهدي إليّ الدنيا مع الدين، مصنفه العيلم العلم و البحر الفخم، جامع المعقول والمنقول حاوي الفروع والأصول، العلامة الفقيه والنبيّ الجاري فيه علي طرز أبيه، جناب السيد علي الحائري ابن العلامة علي الإطلاق في جميع الافاق المرحوم المبرور، الساكن في الجنان اعلي القصور، السيد أبو القاسم القمي.

فوجدت البيان حائراً في حسن معانيه، واللسان قاصراً عن بديع مبانيه، حيث جمع فيه من أسرار التنزيل قدراً وافياً، فصار لظمان التأويل عذباً صافياً، فهو كشف لأستاره، وتبيان لأسراره، ومجمع لبيانه، وموضح لتبيانه.

فنسأل الله تعالى الكريم المفضل بفضله العظيم أن يوفقه لإتمامه، ويشييه علي حسن اهتمامه، ويتم نعمته عليه كما أتمها علي أبويه، ويعيننا وإياه علي الخير، انه تعالى نعم المعين، ويرحمنا و هو أرحم الراحمين.

حرّره عبدالله الجيلاني اصلاً و المازندراني مولداً.

٢٠- تقریظ آیت الله شیخ علی یزدی حائری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي تجلي فلمع لوامع التنزيل، وتقدس فسطح سواطع التأويل، وتشكره علي ما أودع من رموز حقائق آثاره، ودقائق تفسير أنواره في كنوز القرآن و فصول الفرقان.

والصلوة والسلام علي فاتح مغاليق أبوابه، وشارح متشابهات كتابه، مظهر صحيفة الأحديّة ومظهر براهين الصمدية، خاتم السفراء والمتحلي بحلية الاصطفاء، محمد وعترته البررة، نواميس الوحي والرسالة وطوامير صحايف العز والنبالة كلمة الله، ومفسري كلمة العزيز وتنزيله البليغ الوجيز، واللجنة علي أعاديهم أعداء الدين إلي يوم الحق واليقين.

وبعد فلقد أجاد المولي النبيّ والسيد الجليل العالم العيلم و المقدام المكرّم السيد علي الحائري المحترم -أدام الله تعالى مدي الأيام أيّامه، ورفع علي مفارق الإسلام أعلامه- واجتهد في جذوات قبسات أنوار التفسير بتلميعه اللوامع، وتسطيعه السواطع.





ولعمري إنه قد بالغ واجاد واقي بما فوق المراد من كشف القناع عن وجوه إعجاز القرآن ومعانيه، ورفع الحجاب عن فصول دقائق استعاراته ومبانيه، وأظهر بديع حكمه وأحكامه المضمّنة آياته، ولطيف نكت ما اشتملته قصصه وحكاياته، وعجيب ما أعربت به زبره وبيناته فإنّه دام إفضاله وبركاته - قد بذل كمال البذل في تعظيم شعائر الدين، وجهد كمال الجهد في تفسير الكتاب المبين، فجزاه الله تعالى خير جزاء المحسنين، وجعل القرآن شفيعه يوم الدين، وأسأله الله تعالى أن يوفقه لإتمامه وإكماله، ويؤيده في جميع أحواله، بحق محمد وآله، الغر الميامين، صلوات الله عليهم أبد الأبدین.

وانا العبد علي البارجيني اليزدي الحائري

۴۱- تقریظ السید ابوالقاسم ابن محمد رضا الطباطبائی الکرملی مد ظله العالی

مستن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع درجات العلماء، وأوري فيهم نار الذكاء، وجعلهم ورثة الأنبياء فصاروا مشكوة الهدى والضياء، والصلوة والسلام علي شمس فلك الاصطفاء محمد المصطفى المبعوث علي الوري، وآله الطيبين الطاهرين النجباء.

وبعد فإن أعظم نعم الله سبحانه بعد النبيين والأوصياء المرضيين صلوات الله عليهم أجمعين - وجود العلماء الأجداد الذين هم منار الهداية في البلاد، وأعلام الاهتداء للعباد، اذ بهم يعرف صلاح المعاش والمعاد، ويوضح سبيل الصواب والسداد، اجتمعوا علي كلمة الحق فأحكموا معاقدها، واقبلوا علي أحكام الملة فشيدوا قواعدها، ما بين مبين لفروعها ومأصل لاصولها ومتقن لمعقوها وناقل لمنقوها وجامع لأخبارها ومفسر لآياتها، فشكر الله مساعيهم الجميلة وجزاهم مثوبة الجزيلة.

وبعد، فقد شرفت بمطالعة الجزء الرابع عشر من لوامع التنزيل وسواطع التأويل فاذا هو بحر تضمن عجائب البلاغة ودررها، وغرائب الفصاحة وغررها، وجواهر العربية ودلائل الادبية، وانطوي علي أساليب بارعة وتراكيب شامخة ومطالب عاليه اثنائها غالية، وما أدراك ما

هي جنة عالية، ليس لها ثانية، فيها أنهار جارية وجوار ساقية، عباراته شافية كلماته وافية مضامينه عالية، نظمه غريب وأسلوبه عجيب، ففي كل لفظ منه روض من المني، وفي كل سطر منه عقد من الدرر.

وكيف لا يكون كذلك وقد أبدا تصنيفه وتأليفه علامة الدهر وفهامة العصر، سلماني المائر أويسي الآثار مفيدي الشعار ومرتضي الدثار كركي الرياسة سلطاني السياسة، الجامع بين المعقول والمنقول، حاوي الفروع والأصول، السيد السند والخبر المعتمد أبو المفاخر والمفاخم، الحاج السيد أبو القاسم الرضوي - رضي الله عنه ورضاه وجعل الجنة مسكنه - ومأواه.

ثم اعتني بإكماله وإتمامه ولده السعيد العلامة وفلذة كبده الوحيد الفهامة اللوذعي اللمعي البلعمي، جناب السيد علي الحائري الرضوي لازال كواكب اقباله مشرقة، واغصان اقباله مورقة، أدام الله بقاءه ومن المكاره وقاه، فإنه - سلمه الله - يتكد وأكد وجل وأجل وأفاد وأجاد وأتي بما هو فوق المراد، والملمس منه أن لا ينسانا عن صالح الدعاء وأن يشرفنا بإرسال ساير الأجزاء، ويسئل الله تعالى التوفيق للإكمال والإتمام وجزيل البر والأنعام وأن يختم لي وله بخير ختام فإنه المفضل المنعم ذوالجلال والإكرام وحسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولي، ونعم النصير.

۳۲- تقریظ آیت الله سید ابراهیم موسوی کاظمی

سرنام تقریظ

در بلده لاهور به ملاحظه ساطعه لامعه جناب مستطاب قدوة الانام ملاذ اهل الإسلام اسوة الفقهاء العظام سرکار شریعتمدار خلائق افتخار الجبر المعتمد السيد السند جناب آقائي آقا السيد علي الحائري مشرف شود از کاظمین انقاد شد مورخه ۲۸ محرم سنه ۱۳۲۶ هجری

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي كَوَّن الأكوان خلق الإنسان علمه البيان، وجعله قابلاً لأن يصعد إلى أعلي درجات الجنان بملازمة التقوي واجتناب العصيان، وأنزل علي أشرف رسله وأكمل خلقه القرآن،





الذي عجز عن إيتان آية من مثله الثقلان، ونسخ بشريعته الشرايع والأديان. والصلوة والسلام عليه وعلي ائمة الهادين الذين هم معادن الوحي والتبيان، ما اضاء النيران وتعاقب المجديدان.

أما بعد، فمن منن الله تعالى عليّ، أنه بعث إليّ من لاهور صانه من فتكات الدهور وشروور أهل الغرور، العلام الفهّام فخر الاسلام مروّج الأحكام زبدة أهل الكلام أسوة الفقهاء العظام صفوة العلماء الأعلام، عماد المفسرين الفخام قرّة عيون آل خير الأنام، غرة وجوه أهل الإسلام الحبر الأوحدى والسليل الأحمدي، الحامي لدين جدّه النبي، أبو المكارم والمعالى جناب السيد علي الحائري -أدام الله عزّه وعلاه، ومتع المسلمين بطول بقائه- نجل المرحوم المبرور آيت الله في الأنام وحيد الأيام برهان الإسلام عماد العلماء الأعلام، مرجع الأحكام قوام شريعة سيد الأنام، الذي وقعت بفقده في الإسلام ثلّة لا يسدها شيء إلي يوم القيام، أبي المحاسن والمفاخرم السيد أبو القاسم اللاهوري مسكناً والقمي أصلاً، المجلد الشريف الثالث عشر من تفسير *لوامع التنزيل* وسواطع التأويل.

فلما أمعنت النظر فيه وجدته كالبدر المنير بين كتب التفاسير، ولم يشاهد كمثله التفسير، لا يضاهيه عديل ولا يماثله نظير، حقيق بأن يكتب بالنور علي خدود الحور، و جدير بأن يكون بين أيادي العلام في الليالي والأيام، منشور يستضيئون بنوره ويستفيدون من بحار علومه، ويستفيضون من دقائق فنونه، فهو بحمد الله حاور لما تركه الاوائل وجامع لما تصل اليه أيدي الاواسط والاواخر، ولرفع الشكوك والشبهات حسام قاطع، ومصنّفه -دام فضله العالي- لجودة ذهنه واستقامة طبعه وقوته القدسية وملكته السبحانية، قد سلك في اتمام هذا المجلد مسلك والده المحقق العلامة -أعلي الله مقامه- وذلك من فضل الله عليهما، والفضل بيد الله يؤتيه من يشاء، والله ذو الفضل العظيم.

ونحن نسأل الله تبارك و تعالى أن يديم سلامة وجوده، ويزيد توفيقاته وتأييداته لإتمام هذا التفسير الجليل وأن يرزقنا زيارة سائر مجلداته، بحمد وآله، ونرجوا منه الدعاء في الخلوات، والسلام عليه و رحمة الله وبركاته.

والإتمام، وان لا ينساني من صالح الدعوات كما لا أنساه في هذه الأعتاب المشرفات، وهو حسبي و نعم الوكيل.

و انا الاقل محمد حسين الحائري المازندراني - و كان الله له - في ثاني عشرين شهر شيعان المعظم في سنة ١٣٢٧ من هجرة النبوية.

٣٣- تقریظ ملا محمد علی نخجواني عجنی^(١)

سرمات تقریظ

در بلده لاهور صانه الله تعل من حوادث الدهور خدمت ذی
مرحمت حضرت مستطاب ظهير الاسلام مرجع الانام فی الاحکام عماد
العلماء الأعلام و سیناد الفقهاء الکرام سید حکماء و المفسرین ملاذ
الفقراء و المساکین الحبر المعتمد السید آقاي آقا سید علی الحائري
اللاهوري القمي دامت بركاته مشرف شود ٢٩ شهر جمادی الاولی سنه
١٣٢٧ هجری.

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أنزل علي عبده الكتاب، الذي لا ريب فيه هو للعالمين فصل الخطاب،
وللمتقين هداية إلي الصواب، الدال علي نوره الساطع، الذي هو فوق كل برهان قاطع،
والصلوة والسلام علي اصل الأصول وأول العقول، محمد المبعوث علي الوري وآله الذين
لا يدرك حقايقهم وفضائلهم من علي الشري.

وبعد فإن من منن الله تعالي علي أنه قد بعث إلي من لاهور حسانه الله من حوادث
الدهور - علم الأعلام زخر الايام مصباح الظلام ثقة الإسلام أوحد زمانه وأكمل اوانه، غص



١. هذا هو تقریظ الطلیف من منهاج الشيعة و الشريعة و ثمر الايمان و الملت و الدين فخر المجتهدين مرجع الاسلام و المسلمین اخوند ملا محمد علي نخجواني النجفي دام ظله العالي.

غصين شجرة السيادة أصلها ثابت وفرعها في السماء ودرّ بحر معارف لا تكدره الدلاء البدر
الزاهر والنجم الباهر والبحر الزاخر والدّر الفاخر متضح طريق الهدى منفسح الميدان في العلم
والتدي حلال المعاضل كشاف المشاكل سيد الفقهاء والمجتهدين وسند العلماء والمحققين سيدنا
الاعظم والعماد الاكرم والمعلل الاعصم ذو المكارم والمفاخر، السيّد علي الحائري - ادام الله
ايام بركاته ومتع المسلمين بطول بقائه - المجلد الرابع عشر من التفسير المنير المسمي، بلوامع
التنزيل و سواطع التأويل رأيتّه لامعاً في التأويل و تاويلاً ساطعاً في التقدير.

ولما أمنت النظر فيه وجدته تفسيراً لا يشابهه ما صنفه السابقون، ولا يماثله ما يلحقه
اللاحقون، لاشتماله علي مزايا وخواص لا رها عيون الناظرين وجنايا ونكات لا يخطر ببال
الفواصين، حاوي العلوم الادبية واللغة والقراءة، وإن شئت صدق المقال فارجع إلي الآثار
لأذعنّت أنه نورٌ في الامثال، لكونه ظاهراً بنفسه ومظهراً لما صنفه والده المرحوم المبرور آية الله
في الأنام وحيد الأيام الذي لا يصل إلي إدراك تحقيقاته الأوهام، ولا ينال فضائله أولوالفضل
من الاعلام، هادم أبنية الجهالة والغواية، وهادي سبيل المعرفة والهداية، خلاق المعاني ببدع
البيان ومسخر العقول بفصيح اللسان، غواص بحار جواهر العلوم الثلاثة آية محكمة وفريضة
عادلة وسنة قائمة، مؤسس القوانين في الاخذ بالمتشابهات مقنن البراهين في الاعتماد
بالمحكمات، اسّ اساس المفسرين ولبّ لباب المجتهدين صفوة القدماء والمتأخرين، عماد الملة
والدين مروّج شرع أجداده الطاهرين - صلوات الله عليهم أجمعين - المشار إليه عند المشافهين،
هو حجة الإسلام والمسلمين المسمي بكنية جدّه المفخر آل بني هاشم الاقا اقا سيد أبوالقاسم
- نور الله مضجعه وعطر الله مرقدّه - بأنه لؤلؤ متعلق في أعلي الغلل، وزرجد مشحونة بالدّرر،
نفع الله به يوم ينفع المؤمنين، لإله لا يضيع أجر المحسنين، ونسئله أن يجعله ذخّر في المعاد
ووسيلة في المرصاد لمصنّفه ولكلّ قوم هاد، ولعمري أن ما صنفه ولده فخر المحققين مصداق
لقوله: عليه السلام لا تدرس الإسلام لولا القيمون شعر:

نجوم سماء كلما انتقض كوكب
بدي كوكب تاوي اليه الكواكب

ترجوا من الله ان يلبسه بلطفه الخفي والجلي، وان يوفقه بإتقان باقي جزواته، ولا يحرمنا عن زيارة سائر مجلداته، لانه خير المرجو والمال من حيث الآمال، تحريراً في ٢٩ شهر جمادي الاول.

٣٥- تقریظ آیت الله غلام حسین مرندی

سرمانه تقریظ

لاهور مبارک حویلی خدمت سراسر سعادت جناب مستطاب عمدة العلماء الاعلام مرجع الاحکام ملجاء الخاص و العام غوث الاسلام فخر المجتهدین و افضل المحدثین سلیل الانجاب آقاي شریعتمدار مولوي آقا سید علي الحائري مد ظله العالی مشرفباد.

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الله در المولي النبیل و السيد الجلیل، لقد أجاد واجتهد في جمع كتاب الشریف و جامع لطيف، فيه حلّ كلمات المفسرين وبيانات المتقدمين والمتأخرين، حاوٍ لتحقيقات أنيقة و تلويحات سديدة، فلعمري قد أتى كتاباً جامعاً وبرهاناً قاطعاً وللتنزيل لامعاً وللتأويل ساطعاً، حائز قصب السبق في مضمار الفصاحة وميدان أسرار أنوار البلاغة، فاتح مقفلاته البديعية في الكتاب المبين، وغالق مفتحات المفسرين منهج الصادقين، إلى الزلال الصافي، وجمع المسترشدين بالبرهان الوافي، كشف وجوه الاعجاز ببيانته، وفتح أسرار العربية ببنانه، فجزاه الله خير الجزاء في الآخرة والأولى، بما جدّ وكدّ في العلوم التي استخرجها من كنوزها ومعادنها وخزائنها. اللهم اجعل سعيه مشكوراً، ولقّه منك نضرة وسرورا، وأبقه خلقاً بعد سلف، و أدم عزه بعد شرف، حسبنا الله و نعم الوكيل نعم المولي و نعم النصير.

غلام حسين المرندي المدرس الحائري عفي عنه

٣٦- تقریظ آیت الله شیخ فتح الله اصفهانی معروف به شیخ الشریعہ

سرمانه تقریظ





والتواعد الاصلية والفروع الفقهية والمقاصد الكلامية والفوائد الحديثية وقواهر حجج الامامية ومشاغبات المعتزلة والاشعرية وغيرهما مما يعسر تعديدها ويصعب تحديدها ما يتعجب منه العالم الأريب ويستغربه الذكي اللبيب، ولا يدفع غرابة هذا الامر الغريب إلا الوقوف علي حال مصنفه الفائز بالعلي والرقيب، الحائز من الفنون أوفر نصيب، الفاضل العلامة والحبر الفهامة جامع المعقول والمنقول، حاوي الفروع والاصول، غرة جبين السعادة نور رياض السيادة، ذي الفضل الظاهر الباهر الجلي، السيد علي الحائري القمي اللاهوري الرضوي.

فقد وفق في عصرنا لمثل هذا الامر الجسيم والمقصد المهم العظيم، بعد أن بدأ به والده العلامة المرحوم المؤيد بتأييد الملك القيوم أبو المحامد والمحاسن والمكارم، السيد أبو القاسم، فجزاهم الله تعالى عن الدين والكتاب المبين خيرا وكفاهما سراً وضيراً، فقد اتيا في نظم هذه الشوارد، وجمع هذه الفوائد، بما لم يتفق لأحد قبلهما من عظماء العلماء وكبراء النبلاء، ورزقنا الله تعالى ملاحظه بقية مجلدات التفسير، إله بالاجابة جدير، وعلي كل ما يشاء قدير.

۴۷- تقریظ میرزا محمد علی نجفی شاه عبد العظیم

مستن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

وبعد فقد وصل الينا المجلد الرابع عشر من لواضع التنزيل وقد لاحظته فاذا هو كتاب نفيس جليل، حاوٍ لنكات دقيقة وفوائد جميلة، وتحقيقات وتدقيقات شريفة، لكم فيه من اتقان جامع لمجمع البيان وبرهان صاف وتبيان واف، وهو كشاف لرموز التأويل وأسأل الله الكريم ذا الفضل العميم أن يطول عمر مصنفه العالم الفاضل المحقق المدقق حتي يتم تفسير القرآن العظيم والفرقان الكريم إله ذو الفضل الجسيم.

۴۸- تقریظ الشیخ محمد علی الرشتی النخعی

سرمانه تقریظ

من النجف الاشرف دار السلطنة لاهور خدمت سيد العلماء فخر الحكماء
و المجتهدين ملاذ الاسلام و المسلمين مولانا آقا سيد علي الرضوي الي دار
السلطنة لاهور ٢٨ جمادي الثاني.

مستن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد كله لله رب العالمين، والصلاة والسلام علي سيدنا محمد وآله الطاهرين فبعد فإني
كنت ذات يوم في شهرنا هذا سادس عشر من الجمادي الاولي من سنة ١٣٢٧ في مجلس
بحثي في النجف الاشرف لقد هبت ریح الأتس من جانب اللاهور، فاتاني بصحيفة من صحف
لوامع التنزيل فبعد أن تأملت ونظرت، فوجدتها صحيفة منيفة كأنها بفيوضها بروق العقل
برموضها وكأنها بمطاوئها أطباقها إلا أفلاك بدواربها، وكان ألفاظها برطوباتها أنهار العلوم
بعذوباتها، وكان معانيها بأماجها بحار الحق بأمزاجها.

وأظن أن مؤلفها داخل في زمرة ما روي الصدوق باسناده عن أبي عبدالله جعفر ابن محمد
الصادق، قال: «إذا كان يوم القيامة جمع الناس في صعيد واحد و وضعت الموازين، فيوزن دماء
الشهداء مع مداد العلماء، فيرجح مداد العلماء علي دماء الشهداء.»

واظن أن مؤلفها ممن يكون أن يبيّن له لكلّ حرف مدينة في الجنة، كما روي السيد عميد
الدين الأعرجي، فله در المؤلف مولي الموالى قطب الفلك العوالى العالم العلامة والفاهم الفهامة
غص شجرة النبوة ودوحة الهاشمية النقي الوفي، مولانا السيد علي القمي الرضوي متع الله
المسلمين بطول بقائه.

ايضاً منه مدظله:

عرض می شود از اینکه خط بنده مثل خودم است قابل خواندن نبود دادم استناخ
شدیدتر شد ولهذا هر دو نسخه را ارسال خدمت نمودم بلکه از هر دو مطلب حاصل
شود عرض دیگر از تألیفات مرحوم سيد طاب روحه چیزی به بنده نرسید است
خوبست از سوره ص تا جزء سیزدهم التفات فرموده که موجب مزید دعا گوئی



خواهد بود عرض سویم جلد رساله قبله و اصول دین ارسال خدمت شد بکرم عمیم قبول خواهید فرمود الداعی محمد علی الرشتی.

۳۹- تقریظ میرزا فضل الله حارّی المازندرانی^(۱)

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

والحمد لله ربّي العظيم، وسبحان الله ربّي الاعلي العليم، الذي أنزل القرآن المجید والفرقان الحمید، علي النبي الخاتم سيد المرسلین أبي القاسم، وجعله خليفته الأقدم علياً ولي الله الأعظم، بتفسيره وتأويله ونكاته وإشاراتہ وبشاراتہ أبصر وأعلم من كل عالم. والصّلوة والسلام علي هذا الرسول الأطهر وذاك الولي الأبر وأهلما البررة الغر ما دارت الشمس والقمر.

أما بعد، فلا يخفي علي كل قريب وبعيد ومن ألقى السمع وهو شهيد، أن أجل الرتب وأعظم مواهب الرب التوفيق من الله القيوم لتحصيل العلوم لاسيما العلوم الشرعيّة، كما هو المعلوم من المعقول والمنقول الموسوم، وصرف الهمة في التصنيف والتأليف بحيث ينتفع منه الوضع والشريف والقوي والضعيف، ويقوم به الشرع المنيف والدين الحنيف، فإنه أعظم الطاعات وأرفع العبادات، إذ لولا ذلك ولا يراعي تلك المناهج والمسالك لاندست آثار الشريعة الغراء، وانهدمت أركان الملة البيضاء، وبه تحصيل السعادات الأبدية والفيوضات السرمديّة، التي لا يعرضها الزوال ولا يقربها نقصان والاختلال.

فهنيئاً لمن حاز هذا المقام، وطوبى لمن فاز بمحصول ذلك المرام، ومن العلوم الشريفة الشرعية المحتاج إليها الأهالي الإسلامية، خصوصاً الشيعة الاثني عشرية علم التفسير والتأويل ودراية ما اشتمل عليه التنزيل بالبرهان والدليل.

ولعمري إنّ هذا العلم بين العلوم كالقمر البازع بين النجوم، والله در السيد السند والمولى المعتمد والخبر المؤيد والعالم المسدد، وسبّاح بحار العلوم والاخبار وكاشف أستارها، وسبّاح



(۳۰۴)

۱. هذا هو التقریظ من صدر المحققين و بدر المدققين افتخار المجتهدين ميرزا فضل الله المازندراني.

سواحل الرسوم والآثار ومبين أسرارها، حلال عقد المعاضل، بنیان بیان ملیح و فتاح ابواب
 الغوامض والمشاكل، بمفتاح لسان بليغ فصيح، سيد العلماء الراشدين وفخر المحققين ونجبة
 المفسرين لكتاب الله المبين مجمع المحاسن والمكارم الرضوي القمي اللاهوري المرحوم أبو علي
 الحاج السيد أبو القاسم -أعلي الله مقامه وضاعف في بحبوحة الجنان إكرامه- حيث أحسن
 وأجاد في تفسير الموسوم، بلوامع التنزيل وسواطع التأويل وجاء فيه بما هو أصل المراد لكل
 من له في العلوم مقام رفيع جليل وفي خصوص علم التفسير طريق وسبيل، وكم له فيه من
 تحقيقات رشيقة لم يعثر عليها المحققون وتدقيقات دقيقة لم يتنبه بها المفسرون السابقون، ونكات
 لطيفة قد خفيت علي الفحول، وإشارات شريفة لم يلتفت إليها أرباب المعقول والمنقول، ومع
 ذلك كله فهو علي غط ينتفع منه المبتدي والمنتهي، ويعم نفعه للعالم والعامي، وبخلوص نية ذلك
 العليم الكريم، وإنه لو تعلمون لقسم عظيم، ان هذا هو العلم الذي ينتفع به بعد انقطاع الامل
 بالاجل، بل اظهر مصاديق صدقة جارية بعد الموت، ايضاً علي وجه الاكمل.

وأما الولد الصالح الداعي له بعده فهو ايضاً له بحمد الله موجود و مخلص تشريف الوجود،
 وهو بفضل الغفار كالشمس في رابعة النهار، في الظهور والاشتهار، وسيأتي ذكره بمناقبه في
 المضمار فمن سعاداته وكراماته -أسكنه الله تعالى شأنه بحبوحة- جناته أنه جامع الثلاثة
 المستثنات عن انقطاع الامل بعد الممات.

لكن أسفي علي ذلك الجنب المستغرق في بحار رحمة الله الوهاب، حيث ما امهله الاجل
 المحتوم لكي يتم تفسير الكتاب، علي النهج المرسوم فجف قلمه الشريف عن تكميل المجلد الثالث
 عشر، لاجابة الداعي من الله الأكبر واشغاله إلي روح وريحان وجنة ورضوان فقام علي تكميله
 بفضل المتعال علي أحسن وجه الإكمال، خلفه الصالح المفضل العالم الالهي والفاضل اللودعي
 ذو المراتب الرفيعة والمناقب المنيرة الخارج عن حضيض الاشباع في اول سن الشباب، والدارج
 الي أوج الارتفاع من العلم والعمل علي طريق الصواب، من هو بجواهر العلوم مليّ سيد العلماء
 المولوي الحائري، السيد علي -زيد فضله العالي متع الله تعالى المسلمين بوجوده بمته و جوده-
 فأكمله بعون الله ذي الجلال بأحسن وجه الاكمال، بحيث لا تمانز ولافارق بين اللاحق والسابق،
 فكأنهما من مصنف واحد لا من ولد و والد و لا غرو فيه اذ الولد سرّ لاييه والشجرة الشجرة





فالثمرة الثمرة، فقرت به اعيان الفقهاء الموجودين وعيون المجتهدين المعاصرين، كثر الله امثاله وختم بالسعادة مآله نسأل الله العالم المنان مزيد توفيقه لتفسير بقیہ سور القرآن وآيات الفرقان. وقد كان ذلك من ذلك الجناب المحروس عن الأوصاب بسعي واهتمام وتوجه تام من ذي احتشام واحترام، صاحب أعلي الرتبة والمقام بين الاعيان كرام الانام، من انعقد علي جلالة الاجماع والاتفاق، واشتهر بالنبالة في الاطراف والافاق، أمير الامراء العظام نتيجة الخوانين الفخام، مروج الدين معين الفقهاء والمجتهدين، ملاذ الفقراء والمساكين، ملجأ العابرين والمسافرين قاضي حوائج المحتاجين، شمس فلک الجود والسخاء وبدر سماء البذل والعطاء، النواب الاجل الافهم عدیل الملك والسلطان حضرة النواب فتح علي خان اللاهوري - دام اقباله العالي وزيد اجلاله المتعالي - وکم له من مواقف وموارد صرف همته العالية فيها لترويج الدين وتشيد شرعة سيد المرسلين عليه وعلي آله صلوات رب العالمين، ومكان ومقام قام لتأييد دين الإسلام مکرم الضيف کائناً ما کان ومشفق العرفاء في جميع الاوقات والازمان زاده الله عزاً واعتباراً ودولة وشوكة واقتداراً وشرفاً وکرامة وفخاراً نسأل الله تعالی مزيد توفيقه وتوفيق ذلك السيد الفاضل المفسر الكامل نخبة المفسرين، وعلو درجة والده الماجد في أعلي العليين بمحمد وآله الطاهرين، والحمد لله اولاً وآخرأ وباطناً وظاهراً.

حرره الجاني بقلمه الفاني الاحقر الأواه خادم الشريعة الطاهرة الحائري المازندراني فضل الله، في عشر دقائق من ساعات النهار مع وفور الهموم وكثرة الغموم واختلال الحال وانكسار البال، نسأل الله تعالی حسن العاقبة والمآل، والسلام علي من اتبع الهدى وخائف النفس والهوي، وكان ذلك من الاحقر المولي في عاشر من جمادي الاولی من سنه سبع و عشرين و ثلاثمائة بعد الالف هـ

۵۰۔ تقریظ میرزا حسین فاضل اہری متخلص بہ معتقد^(۱)

مستن تقریظ

مستن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

من أجمل الطيب إلى نخبة الفضلاء وعمدة العلماء، ذي الفضل الجسيم واللفظ العليم،
مجتهد العصر والزمان مفسر القرآن، السيد علي الحائري أدام الله ظله علي رؤس المستفيدين.
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وبعد، فقد وصل الي هديتكم السنية، فوضعها علي الرأس والعين، لأنها احسن هدية بها
مومن إلي احبته، وأحمل تحفة يتحف بها أخ إلي اخوته، فبارك الله فيها وجعلها نوراً للذين
يتخبطون في ظلمات الجهالة، وسراجاً منيراً للذين أحاط بهم سواد الضلالة، أن هي الآ دواء
لادواء الصدور يستشفي به اعلال القلوب إلي مرور الدهور وكرور الشهور، فأشكركم شكراً
جزيلاً علي إهدأتكم الي بشئ يجري علي لساني منكم ذكراً جميلاً، والسلام خير ختام.



۱. خط متضمن تقریظ من فاضل الكامل الماهر في الطب و الادب تاج الاطباء خلاصة الحكماء شفاء الدولة الملة و الملقب من سلطنة البرطانية مجاذق الملك سرکار حکیم محمد اجمل خان صاحب بہادر سلمه الله الغافر از بلده دہلي شاہجہان آباد.

خط کے لغائی پر درج عبارت

از بلده مقدسه کربلاى معلی به شرف ملاحظه لامعه جناب مستطاب
 سید العلماء البارعین، عمدة الفضلاء البازغین زبدة الفقهاء الراشدين، علام
 فهام، فرید الايام، ملاذ الانام، ابو المکارم، فخر الاعاظم، سیدنا الأجل، اقا
 السید أبو القاسم - دام بقاءه و زیده سناء - برسد.

مستن خط

معروض رانی مهر ضیائی انجم میدارد ارقام عدیده که هر یک کتاب آسمانی را
 تالی بود از سماء عنایت عالی عز وصول و شرف نزول بخشود از استقامت مزاج
 شریف و مساعدت توفیق بر ترویج احکام و هدایت انام و نشر علوم و ثبت معلوم و
 تألیف و تصنیف ابواب بهجت و مسرت بر خاطر مگشود شکر و سپاس مر الهی را
 به تقدیم نمود و این که تا به حال مبادرت به عرض جواب نکرده است، نه از قصور
 اخلاص و ارادت یا عدم اکثرات بسوء ادب و جسارت است، از این که از درد بی
 درمان ضعف و رنجوری خسته و غبار کدورت و ملالت از نارسائی بخت و کج
 رفتاری چرخ بر آئینه دلم نشسته است اصلاً شعور و ناتوانایی که محتاج الیه تحریر و
 نگارش است، نمانده والا به جلال قدر الهی تعالی و بروح حضرت رسالت پناهی -
 صلعم - اخلاص و ارادتم به جناب زیاده از آن است که شرح آن در این صفحه گنجد و
 خامه ورد زبان در زبان سریع البیان از عهده بیان برآید خصوص بعد رسائل و مصنفات
 شریفه لطیفه که چشمم بآنها روشن و خاطر م از فرط شغف رشک گلشن است، چه از
 جودت لفظ و معنی و اشتمال بر مطالب لطیفه و فوائد شریفه و جواهر افکار و دقایق
 انظار، ابلغ غایه و متجاوز نهائیه است و سزاوار است که به قلم نور بر صفحات خد



۱. ایضا خط واحد متضمن تقریظ همه رسائل از فاضل محقق اردکانی اعلی الله مقامه

حور و باب طلا بر احداق، نہ اوراق نقش و ثبت گردد، حقیقہ [حقیقت] است کہ وجود مسعود انجناب نعمت بزرگی است بر انام و منت جسمی از خداوند علام بر اهل اسلام کہ در حفظ و اداء شکر ان لازم و واجب است و ہرکس از مسلمین، بل علماء بارعین را سزد کہ بان مباحات و افتخار کنند، من کہ انی از فکر و ذکر ان غافل و زاہل نیستم، ہمیشہ در تحت قباب سامیہ بہ دعا گوئی ان عالی شان رطب اللسان و در ہر مجلس و محفل مذکر مناقب و فضائل ان عذب البیان می باشم۔

واقعا ہمہ مسرت و دلجوئی داعی بوجود ذیجود ان جناب و امثال ایشان است کہ شرع انور را فروغ و عماد مسلمین مومنین را عصام و سنام می باشید و شب و روز بہ موجبات رواج دین و مذهب و انتشار علم و ادب می کوشید و تحمل مشاق و مرارت در انجام این مرام خجستہ فرجام می نمائید۔

امیدوارم کہ ہمیشہ در پناہ حفیظ و حمایت حق آسودہ و محفوظ و بمشویات جزیلہ و اعواض جلیلہ بہرہ مند و محفوظ باشید و نباشد کہ شمع وجودی را منار ضیاء و غلم اہتداء است از ہجوم حوادث گزندہ و افتی برسد۔

باری اخلاص داعی بہ جناب از حد کمال است و ہمیشہ دعاگو و ثنا خوان است۔ اگر در عریضہ نگاری تقصیری شود، از بی حالی است از جناب عالی متوقع عفو و اغماضم و توقع این معنی کہ در مظان اجابہ از دعا فراموشم نسازند و باقی ایام سعادتہ فرجام مستدام باد۔ یا رب العباد فقط۔

و السلام

حررہ الجانی بیدہ الوازرہ محمد حسین الاردکانی

سنہ ۱۲۹۹۔

۲۔ خط آیت اللہ شیخ محمد حسین حارّی مازندرانی (آپ کی تقریظ گزر چکی ہے)

خط کے لفافے پر درج عبارت

لاہور مبارک حویلی محضر شریعت ثمر جناب مستطاب فواضل و فضائل مآب سید العلماء الاعلام و سند الفضلاء الفخام البحر الطمطم و

مستن خط

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته پیوسته در آستانه مبارکه از راه خلوص و اخلاص و محبت و اختصاص دعای شما را و عموم دوستان را از محتویات ملزومات دانسته از این جهت قصوری و فتوری نخواهد بود هر چند که وضع روزگار بر ملاحظه است ولی اشخاصی که ملاحظه نفس واقع دارند ملاحظه معاوضه ندارند و جزاء و سزاء را از خداوند علی اعلى و جلّ و علی خواهانند یک مجلد تفسیر مرسله سرکار به توسط جناب مستطاب مصفی الألباب و مصطفى الأحاب الرقیق الحقیق و الولی الحمید آقا شیخ عبد المجید که حقیقه از مخلصان و دوستان عذیم الاقران است رسیده متشکر شدم که گاهی بگاهی ولو سالی و ماهی متذکر مخلصان شده گاهی کماهی بما دارید زیاده چه عرض نمایم بعضی مطالب بجناب آقا شیخ عبد الحمید گفته شد اگر همیت در انجامش فرمایند نهایت امتنان است.

خط آیت الله سید اسماعیل صدر

خط کے لغات پر درج عبارت

لاهور ہندوستان

انشاء الله تعالى بنظر شریف جناب قدسی نصاب فضایل و فواضل
مآب سلیل العلماء الاتقیاء جلیل الفضلاء الازکیاء المؤید من عند الله
العلی آقای آقا سید علی دام فضله العالی رسیده مطالعه فرمایند.

مستن خط

بسم الله الرحمن الرحيم و به تقي

به عرض می رساند انشاء الله تعالى پیوسته باکمال استقامت حال و توفیق فرمایند
حضرت ذی الجلال عز اسمہ در حفظ حفیظ حضرت باری جلت نعمائه مصون و
محروس بوده قاطبه اهالی آن اطراف از تالیفات رشیفه و تصنیفات منیفه بیان احکام



حسبیه که موقوف علیه انتظام و صلاح معاش و معاد عباد اهل قری و بلاد است، از داعی استیذان نمود، چیزی در این باب نوشتم و باو دادم، چنانچه به سید سابق الذکر و به جناب مقدس سید مرتضی غزنوی نیز دادم، ولی تکیه در این گونه امور که نسبت به ان اماکن می کنم خاص بر وجود مسعود جناب است، که اگر قصوری در کار باشد به نظر جناب و توجه عالی مجبور می شود و این است که توقع دارم، ایشان و امثال آنها را از ماذونین مطرح نظر فیض منظر و توجه و التفات خود سازید و در ظل رعایت و تربیت خود بخواهید تا که بر وجه احسن مایه رونق و رواج شریعت عزا و سبب انتظام صلاح دین و دنیای برابا باشد.

بحمد الله امروز آن جناب در آن صفحات حامل لوای شریعت و کافل ایتم امت می باشید و عمود دین و عود شرع مبین از برکات وجود مسعود آن جناب برپا و قرین نصارت و صفا است و اشراق علم و ضوء آن از بیت ذاتیت عالی است و هر کس از محصلین و متعلمین مقتبس از انوار عالی است و مغترف از بحار سامی است.

خداوند آن جناب را پاینده دارد و بادامت وجود مقدس که نعمت بزرگ او سببخانه و تعالی بر بندگان است بر آنها منت گذارد و زیاده بر این حال و مجال تحریر نیست، پیوسته مترقب رقیمه جات و اخبار از مجاری حالات بهجت علامات می باشم و ایام افادت و افاضت پاینده و توفیقات و تائیدات سرکار فزاینده باد.

رب العباد و بحمد و آله الامجاد الاوتاد صلوات الله علیهم الی ابد الابد فقط

والسلام ختم الکلام حرره الداعی الجانی محمد حسین الاردکانی عفی عنه. [انتهی]

وخط ثالثی سرکار ایشان دارند و آن در آخر تقاریظ تحریر خواهد شد ان شاء الله تعالی.

۵- خط سوم الفاضل محمد حسین الاردکانی^(۱)

لفافه پر درج عبارت



عریضه در محضر انور، سعادت اثر جناب مستطاب، سید العلماء
الراسخین، عمدة الفضلاء المحققین والمدققین، قدوة الفقهاء النباه
الراشدين، علام المعی، فهام لودعی، فرید اخودی، منبع المکارم، راس
الأشراف والأعظم، سیدنا الأجل ومولانا الأكمل آقا سید أبو القاسم
صاحب رضوی قمی - دام ظلہ العالی - شرف افتتاح پذیرد، معروض
رای مهر ضیاء می دارد،

مستن خط

خداوند علیم آگاه و شاهد صدق و گواه است از الطاف شایان و اعطاف فراوان که
نسبت باین ارادت نشان فرموده و می فرماید، زیاده از اندازه خجل و شرمساری است،
مکرر بتوقیع رفیع مرا نوازش ساخته اید، دیرتر التفات بر عرضه احوالش انداخته و
اصلاً عرض جواب نکرده و فرس قلم در وادی شکر گذاری و شرح مراتب امتنان
خود نرانده، لکن معاذ الله که از تقصیر و سهل انگاری باشد، رفعت شأن و جلالت قدر
سامی در نظرم زیاده بر این است که بر ترک تادب جسارت نمایم و این قباحت بزرگ
را معترض آیم بلکه بسبب عجز و قصور و ابتلاء و بوهن و فتور است سالها است که
علیل المزاج و رنجور شده ام و بدرد بی درمان دردمندی و خستگی و سستی و
شکستگی گرفتارم.

علاوه بر گرفتاری به درد خود، گرفتار رجوع ارباب حاجات می باشم از این که آنها را
عون و غوثی نیست و از هر جهت وسایل خیر از ایشان بریده و ابواب فیض خلق از
اینها بالمره بسته گردیده، بناعلاجی در حوائج خود بذیل قاصر این خاسر می آویزند و
او را در حوائج و مهمات خود وسیله و واسطه می سازند، این داعی را هم که مکنت و
وسعتی نیست و از این که زخست با مردم زمانه ندارد و از آنها از مبینت طریقه و سلیقه
احتراز و کناره دارد و جمعی وجوه به قدری که کافی و وافی برفع حاجت هر وارد و
وافد باشد، نیست، باین جهات که عرض شد، به کلی از قوت و قدرت افتاده و هوش و
حواس برایش نمانده، که بتواند به سوی مثل جناب عریضه پر دارد به شرح ممنونیت و

تشکر خود از مراحم آن بی‌انبار صحفه طراز گردد باری آن قدر حال و مجال که فریضه ذمت خود را نسبت بآنسرور اداء نماید و از بار تکلیف بیاساید، ندارد.

والله خداوند شاهد و گواه است که اخلاص و ارادتم به‌جناب فزون از اندازه و حسابست و چنان فریفته مکارم صفات و محامد ملکات آن ذات وافر البرکات فرشته سماتم که آتی از فکر و ذکر ایشان غفلت و ذهول ندارم و آتی نمی‌گذرد که از لوح خاطرم محو باشند و از دعا گوئی زبانم خموش و بسته و زمام ثناخوانی از کف اقتدارم گسسته باشد امیدوارم که همیشه از عموم آفات و بلیات جسمانی و روحانی در کنف حفظ و حمایت سبحانی بوده، کنوز جواهر زواهر علوم و افتتاح و برای قلوب مستفیدین مایه ارتباح باشند و بتأیید و توفیق ربانی و امداد و تقویت سبحانی به‌ترویج دین متین و تشیید اساس شرع مبین کوشند و آقازادگان آزادگان که دو نونهال بوستان مصطفوی و دو غنچه شگفته گلستان مرتضوی می‌باشند در ظلّ مرحمت عالی باقی و بیمن تربیت سامی مدارج علم و عمل را راقی شوند و چون والد بزرگوار خود شمع جهان افروز بر اریکه دین پروری و فضیلت گستری مظفر و فیروز گردند و بر حسب فرمایش و خواهش با وجود قریحه و خمود جریحه و اختلال بال، اشتغال خیال به‌هر گونه از کدورت و ملال چند سطری نامربوط، سراپا مغلوط در تقریظ تفسیر بی‌نظیر سامی ترتیب داده، مصحوب جناب مستطاب سلیل الأطائب و الأنجابه سید حشمت علی سلّمه ریه- یا غیر او از مخلصین انفاذ میدارد، البته از مکارم اخلاقی که دارند از زلل و خللی که مشاهده نمایند، اغماض و عفو می‌فرمایند اینک سید معظم که بعد از اقامت چند مدت و صرف اوقات در تحصیل و تکمیل و استفاده جواهر علوم و استزاده معلوم بحضور ارباب نیل و علوم محرم کعبه حضور و قاصد وفود بران قبله امال هر نزدیک و دور است، بحمد الله در قدس ذات و حسن صفات هم قصوری ندارد البته منظور در نظر عاطفت و مرحمت جناب خواهد بود.

چنانچه در بدو امر در سایه تربیت عالی بوده و در کنار جوئی بار افادت و افاضت سامی نشو و نما نموده در آخر کار هم مورد مرحمت و عنایت همیشه خواهد بود، و او را بر ترویج علوم و احکام و بیان مسائل حلال و حرام و قیام به‌هدایت انام بشریعت





سید انام تأیید و تقویت فرمایند. همه امیدواری او به لطف و توجه آن جناب است، یقین است که شاهد اجابت را از کام تمنائی او ذریع نمی دارند.

دیگر از یمن التفات سامی و برکات التماس عالی خفتی در علت مزاجم روی داده اثار افاقه و آسودگی ظاهر گردیده، امید هست که از توجه و دعاء آن وجود قدسی شفاء کلی حاصل آید. همیشه مخلص نواز و از حاجت بغیر خداوند بی نیاز باشند.

و اما آن نکته که در آیه غار به نظر قاصر و فکر فاتر رسیده بود، نوشته از سابق در خصوص نداشت که ارسال خدمت شود، ولی بیان آن اجمالاً این است که

مقتضي العادة والبلاغة: إذا ذكر من الحالات التي تكون للمنصور عند البصريين أن يكون ذلك مما يقتضي النص، وواضح أن مقتضي للنصر إنما هو الضعف، وما يوجبه لا القوة وما يوجهها، إذ لا حاجة للقضية إلى النصر، والله سبحانه حكى في الآية لما كان للنبي صلى الله عليه وآله عند النصر أمرين: أحدهما إخراج الكفار له، ولا يخفى كون هذا موجباً للضعف. وثانيهما: كونه ثاني اثنين، فعلى ما مهدناه لابد أن يكون هذا أيضاً موجباً للضعف، ووحدة السياق أيضاً تقتضي ذلك.

فالآية عرفاً في الإفادة بمنزلة أن يقال: إن الله سبحانه نصر نبيه صلى الله عليه وآله في تلك المرتبة الشديدة من الضعف التي هي إخراج الكفار له، وكونه مصاحبه شخصاً كان للكفار بمنزلة العين عليه، يسمع أمره إليهم، ويظهر حاله عليهم.

وهذا الوجه وإن لم يكن معه ما يوجب المرام للخصم به، إلا أنه لو أنصف من نفسه، وأزال التعنت والتعصب من قلبه أذعن به واستسلم له.

أعاذنا الله من العناد، وطهرنا بالإنصاف والسداد.

انتهی فی هذا کلامه اعلی الله مقامه بطریق البلاغة واستخراج الحجة علی الخصم بنفس هذه الآية وما أجاب أحد بهذه الطريقة إلا المحقق الأردکانی والسلام ختم الکلام.

۶- خط علامه ابوالقاسم الطباطبائی (ره)

متن خط

بسم الله الرحمن الرحيم

مستن خط

بسم الله الرحمن الرحيم

أما بعد حمد الله، أهني تحيات تتفخ بنفخات المسك الدراري، وأسني تسليمات تهزؤ بالنيرات الدراري، تهدي إلي عَلم السامي، وعيلم الفضل الطامي، فريد الأفاضل من أقرانه، ووحيد الأمائل من أخدانه، الأفخم المفخم، طود الأشرف الأشم، جناب السيد أبي القاسم المحترم، زيد فضله الأتم، لايرح مشمولاً بالتأييدات الإلهية محفوظاً بالتسديدات الريانية، بمحمد الامين وآله الائمة الميامين، صلوات الله عليه وعليهم أجمعين آمين.

أما بعد، فالمقصد الأقصى هو الاستفسار عن اعتدال مزاج تلك الذات الحائزة لحامد الصفات، وان سنع في مرآت الخيال عنا، إرادة سوال، فنحن نحمد الله علي تواتر نعمائه وتظافر آلائه لم نزل نذكركم بصالح الدعاء لدي مرقد سيد الشهداء، عليه وعليهم آلاف التحية والثناء، وبينما نحن علي ذلك وفيما هنالك، اذ وافانا كتاب التفسير العديم النظير، الموسوم بلوامع التنزيل فله دره ما أنفسه من تفسير جليل أعرب عن غزير فضلكم الرائق، وأعجب فيما أعرب من نبلكم الفائق، فأوجب وروده كمال الابتهاج والانشراح، وجلب نهاية الانتعاش والارتياح، للقلوب والارواح.

وقد حررنا ما يلزمنا من التحرير و التقریظ علي فائق فضله الذي لايساحل ومزيته التي لا تنصل، وهو أعلي شأناً من أن يوفي حقّه التقرير، ويؤدي واجبه التحرير، فالمامول من ذلك الجناب المسامحة عن التقصير والقصور، فإنه لا يترك الميسور بالمعسور، جزاكم الله تعالى أفضل جزاء المحسنين، ولايرحتم مؤيدين مسددين مدام الشهور والدهور بحرمة أهل العصمة والظهور، إنه هو رحيم كريم غفور.



حرره الداعي محمد حسين ابن الشيخ زين العابدين المازندراني حادي العشر من شهر
شعبان سنة ١٣٠٢ هجرياً.

٨- خط آيت الله حبيب الله الغروي الجيلاني

لغافه پر درج عبارت

بسم الله الرحمن الرحيم

ان شاء الله تعالى، صحيفة المحبة به شرف ملاحظه سرکار شريعت مدار، خلالتق
افتخار، قبله الانام ووحيد الأيام، عماد الإسلام، زبدة الفقهاء الفخام، الفقيه النبيه، النبيل
الجميل بلا مثيل ولاعدیل آقا السيد أبو القاسم صاحب الرضوى -دام عزه وعلاه-
رسیده مشرف شود.

مستن خط

عرض می شود همواره آن وجود ذیجود از غیر زمان مأمون و از سوانح مشومه دهریه
مصون باد. مراسله سامیه بانضمام مجلدات تفسیر لوامع التنزیل سواطع التأویل که در سال
سابق بصحابة سلاله السادات الأطهار حاج سید مهدی یزدی ارسال داشتید، رسید، لطف
فرمودید و کرم کردید.

مرجو از فضل عظیم و کرم جسیم ان صاحب فضل و خلق عظیم آن است که باقی
مجلدات را نیز التفات فرمایند که کمال امتنان داعی را و فواید جزیه جمیله عباد الله را از
ان حاصل است و چندی قبل هم مراسله جدیده ارسال داشتید، چون حاکی از کسالة
مزاج سعادت امتزاج بود، زیاده از حد ملول شده، دعاء در حق جناب عالی کردیم تا
حال صحت مندی حاصل شده به سلامت مبدل گردیده، چون مرقوم فرموده اید که
تقریظی که زمان سابق نوشته بودیم، نرسیده چند کلمه تقریظی با عدم مساعدت احوال و
ضیق مجال در صفحه سری نوشته شد که بصحابت جناب سید معظم الیه ارسال خدمت
داشته شد. ان شاء الله تعالی لازلت مؤیداً و مسدداً.

حرره المفتاق الى الله الغنى حبيب الله الغروي الجيلاني سلخ رجب المرجب سنة ١٣٠٢ هجرى.



مستن خط

بسم الله الرحمن الرحيم

علم العلم الشامخ، وطود السؤدد البازخ، منار الشرف الأشم خضم الجود المفعم، وارث المناقب والمفاخر، عن كابر بعد كابر، الأفخم المفخم، حضرة السيد السميع اللوذعي والكهف النقي عزّ الأواخر فخر الأولي، جناب السيد المستند المعتمد السيد أبو القاسم المحترم، أدام الله بقاءه وأيده بنصره علي أعداءه، آمين بالنبي الامين، وآله الغرّ الميامين و مروج الشرع المبين.

أما بعد، فقد وردتنا سؤدكم الشريفة الفاتحة المتينة المنيفة، كالشموس الوضيئة المضيئة بعد ملاحظتها قد حرّرتنا عليها وريقة مما سنع في بالي مع ضيق مجالي، فجزاك الله عنا خير الجزاء، ونسأل الله أن يديم لكم التأييدات وينعمكم بالإسعاف والتسديدات، وأن يمد الله عمركم بالتطويل، ويزيد شرفكم الجليل وكثر أمثالكم بحرمة أطهار أنسال إبراهيم الخليل، عليهم سلام الله الجميل.

والرجاء من جنابكم إبلاغ جزيل السلام علي جناب النواب، حرسه الله العزيز الوهاب. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته، ونسألكم الاستغفار كما نستغفر لكم في مظان الاجابت والسلام.

حرّره [الراجي] عفو ربه الغني محمد حسين الكاظمي في سابع سنة ١٣٠٢.

١٠- دوسر خط آيت الله محمد حسين كاظمي نجفي^(١)

مستن خط

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام علي محمد وآله الطاهرين، ولعنة الله علي أعدائهم أجمعين.

(٣٣٣)

وبعد، فقد اوصل إلي بعض شريف الكابلي ما أرسلت من الكتب المطبوعة من تأليفاتكم
المنيفة وأدّني السّلام من جنابكم، وعليكم السّلام ورحمة الله وبركاته، وزاد الله توفيقاتكم،
وجزاكم الله في الدارين خير الجزاء، وحشركم الله مع أجدادكم الطيبين، وأيدكم في المجاهدات
للدّين وهداية المسلمين، والسّعاية في أمور المؤمنين.

أمّا تأخير تحرّيط كتبكم الشريفة فبكترة اشتغالي في هذه الأيام ورمد عيني المانعان عن
المطالعة والنظر فيها، لكن إن شاء الله تعالى بعد رفع المشاغل أطالها وأرسل إليكم تقارظها
بعمونه وجوده تعالى، وأتمسّكم الدعاء عند الصباح والمساء، والسّلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

حرره الراجي عفو ربه الغني محمد حسين الكاظمي النجفي.

۱۱- خط آیت الله سید حسین بحر العلوم نجفی

لفافے پر درج عبارت

در لاهور بحضور باهر النور، شریعت ظهور، جناب مستطاب فواضل
و فضائل مآب، مرجع الأنام، مروج احکام، سید الانام، فخر المجتهدین و
آیة المتوسّمین، ذوالفضل الدائم، آقای آقا سید ابو القاسم -دام ايام
افضاله وافاضاته العالی برسد از کربلاء معلی ذ ۲۱ صفر سنه ۱۳۰۳
هجری.

مستن خط

عرض می شود مکتوب شریف که مورخه سوم شهر رجب بصحابة عالیجاه نائب
نور محمد خان افغان مرسل است. این اوقات که ایام زیارتی اربعین است، بکربلاء
معلی واصل گردید و دو رقیمه کریمه هم قبل بر این از جانب عالی رسیده از معجاری
حالات آن جناب -سلمه الله- و محبت های خالصانه خاطر شریف ایشان کما کان
مستحضر بودم و از دعاگوئی در تحت قبه مبارکه فراموشی و غفلت نداشتم و این
رقیمه آخری که رسید، اسباب مزید اخلاص و دعاگوئی شد.

قلمی داشته اید نقاهتی در مزاج شریف داشته، بحمد الله روی به بهبودی است،
بسیار دعا کردم و امیدوارم که ان شاء الله بالکلیه رفع نقاهت و کسالت گردیده، بی





حادثه و قضا بوده باشید، بسیار شائق ملاقات و بازدید فیض صحبت آن جناب هستم چونکه باقل سعادت یاری این مطلب نکرده، امید که ان شاء الله بعتبات عالیات دوباره مشرف شوید و مخلص هستم بشرف ملاقات سامی برسم عجله دعاگوی عافیت و اقبال جناب عالی می‌باشم و هستم محبت ایشان را فراموش نمی‌کنم و دیگر، جلد اول و ثانی و ثالث از تفسیر لوامع که التفات کرده، همراه جناب سلیل الاطیاب اشرف الحاج سید مهدی یزدی فرستاده‌اید از مشار' الیه جويا گردیدم، از قراری که می‌گوید در راه با بعضی از اسباب خود تلف گردیده بما نرسید ولی از رحمت و التفات جناب شما ممنون شدم.

خیلی التفات کرده‌اید جزاکم الله خیرا چون که صیت و شهرت این تفسیر شریف از سمک الی سماک رسیده نهایت شایق آن احقر هم می‌باشد و اگر باز ممکن شود ان شاء الله همان سه جلد را دوباره این اوقات همراه آدمی معتمد به‌طور خاطر جمع بفرستید که نشانه و اسباب یادآوری وجود مسعود نزد ما باشد و ان شاء الله تعالی از مطالعه آن بهره‌مند شده دست به‌دعا همیشه تحت قبه عالیہ علویه می‌باشیم خلاصه تلافی این محبت‌های شما موقوف است که ان شاء الله تعالی خودتان به‌عتبات عالیہ مشرف شوید و آن وقت حسب اخلاص خودم محبتی با شما کرده باشم، عجله جز صدق دعاگوی و استدعائی صحت و ملاقات آن جناب سلمه الله خدمتی بر نمی‌آید متوقعم که همواره از سلامتی احوال و مجاری حالات خودتان با هرگونه فرمایشات مرقوم داشته، مرا از طرف خود بی‌خبر نگذارید و هر مطلبی که لازم داشته باشید همیشه اعلام فرموده باشید و السلام

خیر ختام ۲۱ شهر صفر المظفر سنه ۱۳۱۰ هجری از کربلای معلی سید حسین بحر العلوم.

لفافه پروردگار عبارت

خط هذا بلاهور حقه بالأمن والسرور خدمت سرکار شریعت مدار، سید العلماء المحققین وسند الفضلاء المدققین، راس الفقهاء المجتهدين، وحید العصر، فريد الدهر، ثقة الإسلام بیّنة الأعلام، جناب مستطاب سید أبو القاسم الرضوي دام افضاله العالی برسد. ان شاء الله تعالی.

مستن خط

عرض می شود کتاب مودت نصاب جناب عالی سلمه الله ربی با دو جلد تفسیر شریف از بیانات معجز آیات سرکار شریعت مدار عالی دام افضاله السامی همراه عالیجاه شیر احمد خان ملازم جناب اجل امجد نواب واصل و زیارت گردیده، اولاً: از بشارت و عافیت وجود مسعود جناب مستطاب عالی که احسن بشارت و اعظم نعم برای همکنان و عموم علماء است، نهایت خوشوقتی و ابتهاج حاصل گشته، کما هو حقه شکرگذار بدرگاه الهی شدم و ثانیاً؛ تفسیر شریف را بتفصیل ملاحظه و مطالعه نموده، فوق آنچه تقریر و تحریر شود، محظوظ و سعادت یاب گردیدم.

تبارک الله بر مراتب سعادت و فضل و علم جناب عاب عالی که در صنعت بیان سبقت بر علماء معاصرین و گذشتگان گرفته البته در سایر فنون و فضائل هم مایه افتخار و مباهات سلسله هستند و دعا تائید و مزید توفیقات منتهای جناب عالی بر همه لازم است.

هر کس از علماء و معارف طلاب این کتاب مستطاب را می بیند بسیار تمجید و تجلیل جناب عالی می نمایند و مشتاق مطالعه و تعدد نسخه هستند.

۱- وهذا خط مجمع المعقول والمنقول، منبع الفروع والأصول وأكمل الفحول الذي اعترف بكمال فضله أهل العلوم والفهوم والعقول، قمر وضئ وثیر مضئ، مصدر الفواضل مظهر الفضائل، قدوسي الخصال، مورد الاكامل مولانا واولانا الفاضل محمد الغروي الشراياني -دام ظلّه العالی علی الموالی-.



الحق هدیه خوب و تحفه مطلوب، برای احقر و ابنای نوع فرستاده‌اید.

خداوند تعالی بر درجات علم و عمل و برکات انفاس شریفه جناب عالی بیفزاید و تائیدات سرکار ایشان را در این گونه خدمات بر شریعت طاهره علی شارعها الاف التحیه و الثناء - مضاعف فرماید و احقر هم در اخلاص غایبانه وجود شریف ثابت و همیشه دعاگوئی و نائب الزیارت می‌باشم و هرگونه خدمت و ترویج از وجود ضعیفم بر آید ضروری است که هیچ وقت مضائقه نخواهم داشت.

ان شاء الله تعالی همه وقت سلامت ایام سعادت فرجام خود با هر گونه فرمایشات و رجوعات که در این صفحه داشته باشید مرقوم فرمائید در عالم مودت و یک جهتی ممنونم و السلام

من الأحقر الجاني محمد الغروي الشرايبي من النجف الاشرف سنة ١٣١٤ هجرية.

۱۳- خط جناب سید سلیمان رضوی بوشهری

خط هذا از فاضل جلیل و عالم نبیل وارث حضرت ابراهیم الخلیل علیه سلام الله من الرب الجلیل جناب سید سلیمان الرضوی بوشهری میباشد.

ستن خط

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الجلیل که در این کتاب مستطاب *لوامع التنزیل وسواطع التأویل* که بتوسط معارف نصاب حاجی سید مهدی یزدی، باین احقر السادة و خادم اهل شریعت الطاهرة سلیمان الرضوی الموسوی وصول گردیده در حالتی که بسیار بسیار شایق و خیلی طالب آن بودم، چون که در همین اوقات مقدمات و چند جزو این کتاب مستطاب که برای علماء آفتاب عالمتاب است، بعجالة اجمالاً ملاحظه در بندر بوشهر نمودم و الحمد لله و المته له که غنجینه قلبم و چشم سرم بمعاینه آن بنور موفور منور گردیده و بمقصود و مامول خود در این شهر مبارک رسیدم و ادای شکر این نعمت عظیمه جمیله جلیله الهیه را کرده نمی‌توانم.

پس از معاینه این آفتاب عالمتاب بالتمام و الکمال اگر انقراض حیاتم نشد، تقریظی که به حسب استعداد خودم لایق شان آن شمس آنمه تفسیر و تأویل باشد، معروض



خواهد شد و أسئل الله تعالى أن يوفّقكم، لإتمام سایر مجلّداته و يرزقني و يوفّقني لمطالعة باقى كرارسه كما وفّقت لمطالعة مقدماته بلطفه و كرمه وإنعامه، إنّه هو ذو الفضل القديم و الكرم العميم.

حرره الأحقر الجاني سليمان الرضوي الموسوي الپهباني سابع شهر رمضان سنه ١٣٠٢ هجرىاً.

١٣- خط جناب سيد حسين الطباطبائي المعروف بالواعظ الكامل^(١)

لقائى پر درج عبارت

در بلدة لاهور بنظر فيض منظر عالى جناب قدسى القاب سلاله
الساداة العظام و السليله الاطائب الكرام العلام الفهام جامع المعقول و
المنقول و المحقق فى الفروع و الاصول السيد السند الحاج سيد ابو
القياسم سلمه الله الصمد و ابقاه برسد.

متن خط^(٢)

بسم الله الرحمن الرحيم

١- وأعلم ان هذا كتاب ذي خبر بصير، خبر تحرير في التقرير والتحرير، أديب ليبب شهير، عليم حكيم فليس له نظير، ولا تعديل ولا شبيه ولا مثل، وهذا هو مفسر آية التور الموسوم برق منشور، وهو تفسير نور علي نور، جامع من العلوم العقلية والفنون النقليه ما وجد تفسير مثله.

وكيف يمكن إبتان عدله فإنه في جميع العلوم بحر العلوم، ولا يفهمه إلا أهل الفهوم، وهذا هو لعري أثر من صاحب سلوني الذي يقول: «سلوني قبل أن تفقدوني» وأنّ علماً جماً في جوانحي.

وقد لقي أولاً أبي هذا في بلدة بمبئي، ثم إذا ورد أبي إلى العراق بعد زيارة بيت ربي فصحبه في بلدة الكاظمي كان معه أياماً والليالي إلى المنازل في طريقة بلدة سامرة العسكري عليه سلام ربي، لأنّ الصداقة كان بينه وبين أبي وهو المبراً من كل شر وشين جناب السيد حسين الطباطبائي اليزدي الكاظمي، المعروف بالواعظ الكامل قد أرسل الي أبي خطوطاً وتقریضات، ونحن تثبت هاهنا عدة منها.

٢- وهذا أحد كتابه الشريف علي مدح برهان المتعة-





الحمد لله الذي متعني بأحبّ تمنع وأعزّ نعيم، حيث إنّي القى إلى كتاب كريم، وخطاب
محصّن بأقوم تنظيم، ومنضّد في أحسن تقويم، ممن يحق له تعظيمه وأيّ تعظيم، ولعمري إنّه
ليشهد بصحّته صحف موسى وإبراهيم، إذ ذاك مأخوذ من القرآن العظيم والفرقان الكريم،
وأخبار الصادقين الذين بهم قوام الدين القويم.

وأصلي وأسلم علي نبينا المنعوت بخلق عظيم، ورسولنا المبعوث بالشرع العميم، وعلي آله
الطاهرين سلاله المجد والتكريم.

وبعد، فيا سيدي وسندي ومن به معتمدي، إنّي أقول ناطقاً وأقسم صادقاً إنّي ما سررت
من رؤية أصبح مما أريتنّي، ولا تربتُ من سمعه أحسن مما أسمعني، ولا كشفتُ عن متعه أوجه
مما متعني، ممّا آلفه أقلامك الشريفة، وصنّفه أرقامك المنيفة، فإنّه ناموس التحقيق هذبته لتعطيل
ما أبدع لسلبه الأحكام، وعروس التدقيق زينته لتخجيل ما اخترع لعبدة الأصنام، قبحت به
كل قبيح حسنة أتباع زريق وحبتر، وحسنت فيه كل حسن قبحه كل منكر ومنكر.

ولعمري لقد ظفرت به علي زفر، وثبت بسواده وجه منكر وحبتر عليهما لعائن الله في
أسفل مستقر وسقر لؤاحه للبشر لاتبقي ولا تذر.

ثم يا أخي بل ومعتمدي ورجائي لقد امتننت بما مننت علي من عظيم منك علي وحسن
ظنك بي، حيث بعثت إلي كتاباً كافياً لمن استكفي، ووافياً لمن استوفي، وشافياً لمن استشفي،
وهادياً لمن استهدي، وطوراً لمن استري، ونوراً لمن استضي، وناراً لمن اصطلي، وماء لمن ارتوي.
فلما وجدته طوراً، وطالعه ظهوراً، أعلنت أسراراً وناديت يا أحبتي: إنّي آنستُ ناراً،
فأضأت ما حوله، فالتمستي لاجبة جوده وطوله، فأحببتهم بالرجاء، وجعلتهم في سرور
ورخاء، فقلت: لعلي آتيكم منها بقبس، فترغوا شوقاً إليه ترنم جرس، فحداني ذلك علي
الالتماس، فكتبت إلي جنابك كتاب اقتباس، من نحو اثنين وثلاثة من هذا الكتاب الذي هو
أسّ الأساس وإن كان يقول كل سامري، لامساس، وأبي الله إلا أن يتم نوره ولو كره
المشركون. ثم إن جنابك سألت عن صحة مزاجي في حاشية الكتاب برقمك الشريف بأخسر
خطاب، فأتي بحمد الله في صحة المزاج وكمال الابتهاج، ولا سيما حين أشرق علي هذا النور
الوضاح والسراج الوهاج، وإنّي لجنابك من الداعين، والي حضرتك من المشتاقين، ولقائك من

الأطياب وأسأل الله لي ولكم حسن المآب وخير الاياب، بحمد وآله وأطياب الأصحاب، والحمد لله أولاً وأخراً وظاهراً وباطناً من الأحقر حسين بن مرتضى الطباطبائي اليزدي مولداً الكاظمي موطناً والنجفي مدفناً ان شاء الله تعالى مورخة ٣ ربيع الأول سنة ١٢٩٦ هجرية.

جناب سيد حسين الطباطبائي کی تقریظ کتاب "تکلیف الکفایین" پر

سرمان تقریظ

در بلده لاهور بشرف مطالعه ساطعه عالی جناب قدسی القاب سلالة السادات العظام وسلیلة الانجاب الکرام اعنی جناب علام وفهام جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والأصول سید العلماء الأعلام وسند الفقهاء الکرام المولی الجمیل و الاولی الجلیل النبیل جناب المولی السید ابوالقاسم الرضوی القمی ادام الله عزّه و علاه فایز باد.

متن تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

إلی المولی الجلیل الاولی بالتمجید والتبجیل، السنی فی فقه التفریع والتاویل، والحری فی الأصول الکمال بالترجیح عند التعدیل، أعنی جناب المستطاب البالغ فی فضله حدّ النصاب، سلالة الأطیاب وسلیلة الاطائب الانجاب، عزة جبهة الفضلاء الأعلام، وقرة باصرة العلماء الکرام، العلام الفهام الذی هو غصن المشر من الدوحة الطیبة الرضویة فی النسب، والنفس الکاملة الراضیة المرضیة فی الحسب، مروج الشریعة الغراء ومروح الطریقة البیضاء، المرتضی إلی ذروة الأفتخار والمقتفی فی علمه وعمله اثار أجداده الأطهار، السید السند والمجتهد المستند والشیخ المعتمد والحاج الممجّد والتاج الوهاج، جناب الحاج السید أبا القاسم الرضوی -آدام الله فضله وعزه وعلاه، وبلغه إلی ما یتمناه فی آخرته ودنیاه- من المخلص الصافی الوداد واللبیب الصادق بالفؤاد السائل عن أحوالکم من کل حاضر وباد المحب الناقی حسین الطباطبائي اليزدي مولداً والكاظمي موطناً والنجفي مدفناً ان شاء الله تعالى.





فإني بعد، ما أحمد الله إليكم واسلم عليكم، قايل بلسان خالي، وناطق ببيان مقالتي، شوقاً إليكم وتوقاً إلي لقائكم، هل إليك يا ابن أحمد سبيل فتلقني، وهل يتصل يومنا منك بعده فتخطني، فيا لقوادي من شدة الهوي، وقد طال بي الصّدي، وإن لم أزل أذكركم منذ فارقتمونا بعد تشرفنا بحضرتكم في ناديتكم، وتوردنا في محافلكم عند محضر الجنب المفخم الألقاب النواب المستطاب -عظم الله قدره وأجل جلاله- ومحضر بقية الأخوان الصفا والمستوفين للكمال، وخلان الوفا في القصبة الشريفة والحضرة المنيفة الطيبة الكاظمية علي مشرفها الآف سلام وتحية.

وكنّت أتذكر بكم أحياناً وأسأل عن أحوالكم أياماً مهماً أذكركم ما دمت هنالك قاطناً حتي أتاني كتب من أحبّتي من معمورة بمبني يدعوني إليهم فيها لاقامة العزاء في أيام العاشوراء، وذكر ما جري علي مولانا المظلوم سيد الشهداء عليه الآف سلام وثنا، فقبلت مسؤولهم والتمست مأموهم، حتّي قادني يد التقدير إلي هذه البلاد، وأعدّ لي خير مهاد إلي أن فرغت من أمري وقضيت وطري، فكنت تارة أنخيل السفر الي بلادكم لعل الله يرزقني لقائكم، وأخري أعزم علي تصديعكم بكتاب أكتب إليكم، عسي أن تحبروني عنكم بجوابكم وكرم كتابكم لما يقال المكاتبات نصف الملاقات.

وقد مضي علي عدة من الليل والنهار وأنا في خلال تلك الافكار، إلي أن ازدادت شوق الفواد، وتحركت سلسلة الوداد، وذلك إني كنت حاضراً في مجلس بعض الاخوان، وفيه جمع من الخلان، فاستصحبت هناك بمشكوة فيها مصباح، واستنضت بمصباح في زجاجة الصفحات والألواح، قرأيت نور الهدى ظاهراً فيها كأنها علي منار يكاد زيتها يضيئ ولم تمسسه نار، بياضه كخدد الحور وسواده نور علي نور، وحاك عن الحق الغالب في الظهور، فتصفحها فإذا هي كتاب مبين يسمي «بتكليف المكلفين في بيان الاصول وفروع الدين» ممّا الفه وصفه فكركم النقاد، ونضّده و رصّقه ذهنكم الوقاد، فأعجنتني كثرة فايدته في قلّة لفظه ووجازته، فطفقت أنظر فيه وأدير النظر إليه في منته وحواشيه، وكأني أراكم في ذلك الكتاب، وأسمع كلامكم في نطق الخطاب، مع هذا البعد البعيد وطول الحجاب، فما من أولي الأبواب لايقول ذلك الأبواب إلا كتاب فصل الخطاب.

فهاج قلبي شوقاً وماج لبي توقاً فحتني علي تحرير كتابي هذا فوادي، وأسعف علي ذلك ودادي فحداني علي تصديعكم بهذه الكتابة رجائي منكم أن تذكروني بالجواب، وتخبروني عن أحوالكم وهولاء الأكابر العظم إليهم بكتاب، ولولا متعتني قلة معرفتي بالطريق ومخافة الغربة بغير رفيق، لقصدتكم ولو حافياً ماشياً قائماً علي ساق وتوجهت إليكم تابقاً شايقاً أشد اشتياق، حتي أتشرف بخدمتكم وأحضر بحضرتكم لتقر مني العين، ولو كان يوماً او يومين ولكني اري ما اشتاقه من المسافرة في حيز الاشكال إلا أن بقدره قادر الفعال.

فالمرجو من حضرتكم تشريفكم اياي بجواب في كتاب ومرحمة خطاب، معجلاً لا مؤجلاً، ليكون من لقائكم قبل ذلك بدلاً وكذا المرجو منكم ابلاغ سلام إلي الحضرة العلية العالية أعني الجناب المستطاب، الأقدس الأفخم الأعظم الثواب -مكته الله في الارض، وجعل له من كل شئ سبباً من الأسباب-، وكذلك الي سائر الاعاظم الاحباب الاطياب -أدام الله عزهم أجمعين. والسلام عليكم وعليهم ورحمة الله وبركاته مورخه السابع والعشرين من شهر ربيع الأول سنة ١٣٩٣ هجرياً.

١٥- تفسير لوا مع التنزيل نه ملنے پر ایک خط

ستن خط

به عرض می رساند خدمت سراسر سعادت و علم و هدايت سلاله خاندان لوا مع التنزيل و سلسله دودمان سواطع التأويل راس اهل المعقول اساس اهل المنقول فحل الفحول سيد علماء المحققين سند المحدثين عمدة الفقهاء المجتهدين قدوة الأعلام المدققين لسان المتكلمين بيان المفسرين التحرير في الاعوام الحبر الهمام نور باصرة الشهور و الأيام مولانا و بالفضائل و الفواضل اولينا جناب آقا السيد أبو القاسم الرضوى القمى بوركت في ايامه و الليالي كه تعليقه شريفه كه بياد اقل اخلاص كيشان و أحقر دعا گويان قلمزد كلک مرحمت و عنايت فرموده بوديد رسيد و ضيا بخش ديده انتظار كشيده رمد رسيده ام گرديد، مثل مشهور:

چه خوش باشد که بعد از انتظاری به امید رسد امیدواری



چون مشعر بر سلامتی ذات نجسته صفات با برکات عالی بود، موجب حمد الهی گردید. خوشا حال باین مقال که أحسن القول است، مترنم گردیدم که، الهی تا جهان باشد تو باشی.

تفقدی از احوالم فرموده بودید لا افقدکم أبداً در عزائی مرحوم برادرم که اعجوبه زمان بود، تعزیهام فرموده بودید:

أعزکم الله فی الدارین در این مصیبت عظمی که انکسر ظهري و امر بصبر و تسلیم و تسلیهام فرموده بودید: لا تزال سلوة واسوة والحکم لله العلی الکبیر رضاء بقضائه و تسلیماً لأمره والحمد لله علی کل حال. فاتحه برای روح حواله فرموده بودید. فتح الله لکم فتحاً مبیناً و جزاکم خیر جزاء الصالحین و الربانیین.

اما بشارتی از لمعات و سطعات کتاب مستطاب *لوامع التنزیل و سواطع التأویل* فرموده بودید بلی چندی قبل از این در خدمت با سعادت جناب المستغنی عن الالقاب وحید العصر فرید الدهر حاج میرزا محمد حسین الشهرستانی - سلمه ربی - که قرین در میل و رفیق مرحوم برادرم؛ حاج سید محمد باقر شریعتمدار تبریز - شارح رسائل مرحوم انصاری - که در میل و رفیق و مشفق شفیق و دوست قدیمم هست و حقیر را نسبت بجنابش عقیدت و ارادت است، اگرچه من بنده را قابلیت نیست، ولی محض مثل میگویم انما يعرف ذا الفضل من الناس ذووه.

باری در خدمتش بودم که جلد اول تفسیر *لوامع شریف* را از قبل سرکار نزدش آوردند، دیدم و اجمالاً مطالعش کردم، براستی غبطه بردم و افسوس خوردم که چرا جناب مؤلفش مرا بار سال آن یاد و شادم نفرمودند و همواره مترصد عطاء جناب بودم، تا زمانی که تعلیقه سرکار رسید، از آن که خبرم را از تبریز داشتید و خود عذر ارسال نفرمودن کتاب را برای مخلص گردید و الحال خود از سرکار خواستم و چون بشارت ارسال آن بید جناب الحاج سید مهدی قلمی فرمودید با زیادتیی آن مجلد که دیده بودم کمال مسرت روی دارد باری باین عطیه عظمی مرهون و ممنون احسان عالی مدت العمر می باشم - وفقکم الله لتمیمها و تکمیلها - و بعد حصول مجلداتش ان شاء الله تعالی حظی وافر از تدقیقات و تحقیقات و کشف رموز و اسرار آن شریعتمدار خواهم یافت و منتظر وصول سایر مجلدات او می باشم. زیاده و السلام



۲۰ شهر شوال سنه ۱۳۰۲ هـ (هزار و سصد و دو)، نمقه اقل الساده حسين ابن مرتضى الطباطبائي. می باشد

۱۶- تفسیر لوامع التنزیل کے ملنے پر خط

مستن خط

به عرض اقدس عالی صاحب لوامع التنزیل وسواطع التأویل الراسخ فی معالم التنزیل والشامخ فی عوالم التفسیر والتأویل والبازخ فی ابطال الاباطیل وبازخ الحق عن تضلیل عزازیل و ناسخ الأساطیر و الأقاویل، لعمری انه سراج الطریقه منهاج الشریعة تاج الشیعة العلامة المحقق و الفهامة المدقق الذی لیس له نظیر ولا مثیل ولا شبیه ولا عدیل نور وضیئ نیر مضیی الذی یتضحی بتفسیره عالم السماوی والأرضی معیار الملة مدار الشریعة أبو المفاخر و المکارم جناب السید أبو القاسم الرضوی القمی اللاهوری -أدام الله وجوده العالی- که سرآمد همه مطالب و مقاصد همواره سلامتی ذات با برکات عالی است امید که در کنف الهی لایزال مصنون و محفوظ بوده باشید بالنبی و اله الاطهار(ع) و مخلص قدیم همیشه از مترددین جویای سلامتی آن وجود ذیجود هستم و بحمد الله سبحانه مجلد اول و ثانی و ثالث تفسیر شریف لوامع التنزیل وسواطع التأویل به عنایت خداوند جلیل و جمیل و مهربانی سرکار نبیل در عین ترصد و ترقب وصول و این هیچمدان را سربلندی و سرفرازی کامل حاصل گردید، بالحق تفسیری است، عدم النظیر و لا مثیل لسان هر صاحب لسان از توصیف آن کال و قاصر و در این اوقات علیم و فارغ البال نیستم و ان شاء الله تعالی بعد صحت و فراغت آن را من اوّل المجلدات الی آخرها بالتفصیل ملاحظه نموده، چیزی در وصف این کرام الکتاب که در واقع فصل الخطاب است، نبذی خواهم نوشت و روی شرع انور را سفید و چهره مخالف را سیاه و چشم دشمن را کور و افنده علمای حقه را منور و طلاب مدارس را احیاء بتدریس و ابواب رموز و علوم قرآنی عقلی و سمعی را در عالم مفتوح ساختید.

خلاق علام ظل همایایه جناب را بر شریعت مقدسه و مطهره علی الدوام باقی دارد و باقی مجلداتش را بفضل و کرم خود باکمال و باتمام برساند و احقر آنها را معاینه و



ملاحظه نماید، ولی مخلص هم مع ضعف حال و تردد بال بر ایه مبارک نور چیزی نوشتیم و ارسال خدمت بغرض تصحیح و اصلاح خواهد شد.
لأنه لا معصوم إلا معصوم زیاده والسلام وأسألكم الاستغفار والدعا حرره الأحرر حسین بن مرتضی الطباطبائی الیزدی کاظمی خامس شهر ذی الحجة الحرام سنه ۱۳۰۴ هجری من بلدة كربلاء المعلي سلام الله علي ساکنها بلا حد و لا احصاء.

۱۷- خط مولوی فقیر محمد

مستن خط

بدان که تا این جا تقریظات و خطوط جماهیر مشایخ دین و مشاهیر أعلام مجتهدین از معاصرین عرب و عجم بودند و اما از غیر مشاهیرهم بسیار به کثرت موجوداند، به جهت تطویل کتاب هذا یک جا ضبط نشدند و از جمهور فرقات غیر امامیه، چون فرقه حنفیه و اهل حدیث اهل سنت و از فرقه بهره نیز متعدداند و ما در این جا دو خط از أعلام مشهوره دو فرقه اهل سنت ضبط می کنیم:

احدهما؛ از عالم جلیل متوحد فاضل جمیل ادیب متفرد حیدر آباد سنده از اجله تلامذه نواب صدیق حسن خان بوپالی که مرجع وهابیین بود، می باشد و مشهور و معتمد طائفه سنیان است و در علم حدیث شرح مشکوة و در علم درایة و رجال و غیره تألیف دارد و در مواعظ والدم با طلاب در مواضع عدیده حاضر و سامع بوده و اسمش مولوی فقیر محمد ایده الصمد هست و عنوان خطش این است:

واقعه شهر لاهور بلثم انامل، فیض مناهل، قدسی خصائل، حبر مستند، تحریر أمجد، مولانا السید أبو القاسم المجتهد مشرف و معزز گردد هو الموفق و المعین.

بسم الله الرحمن الرحيم

إلی کریم الاصل والفعال، لطیف المعانی حسن الخصال، قلاس الکمال وزن الافضال، سید سید مضمار الفصاحة، درّ صدف الدرّ والسماحة، سحبان البلاغة، عنده كالجلاوز ريعان البراعة، لديه محيان سلالة، آل الرسول، صفوة بني الزهراء وزوج البتول، الحائز لشرفي الحسب والنسب، المتحلي بدقائق العلوم وحقائق الادب، اسمه يشعر الکمال لنا رسمه يظهر النوال هنا:



من يطيق البيان عن وصفه وكرمه كل أدركنا لديه فله قثمه سلمه تعالى أمين، وبعد أداء ما يجب لمقامه العظيم من التحية والتسليم إن اشتياقي إلى الصُحبة الشريفة بمثابة لاطاقة للبنان بتحريرها و لا للسان بتقريرها:

اشتیاقی که من تو دارم کمی توانم که در قلم آرم

فلا بدّ ابادر بعبر كبوته جواد القلم في طير وادي ذلك الرقم في ابراز ما هو المقصود ان في هذا الزمان المحمود والأوان المسعود وصل إلى الفقير ما تفضلتم و تطولتم بجزئي التفسير المنير، فانتصب له الحقير قائماً علي الحال، ووضع علي العين وقابله بالاجلال، ثم افتخر بين الأنام واباهي علي ذلك الانعام، رُفِعْتُ علي جاه وتَوَجَّتُ رفعةً كاني امير والأنام عساكري فقلت: بارك الله في عمر من عمّر مدارس بأساس العلوم، وفجر ينابيع الحكم لاهل الفهوم، وانا شربنا كؤوس الفرح رياً و بهجة.

ولعمري ما وجدنا تفسيراً إلى حين يمثل هذا الذوق، إثم اذا راه شائق يزيد له الشوق، ويجذب العقول والأذهان ويرغب لاستماعه الاذان، وكيف لا كذلك لأنّ فيه أنواع العلوم وأغصان الفنون لاهل الفهوم عيان، وانه لكل شئ تبيان ولأسرار الرحمن ورموز القرآن بيان، ونلنا امانتي وفزنا ببيغيته الامالي، فالحمد لله الذي أنزل علي عبده الكتاب وشرقه بأحسن البيان من كل باب، وعظّمه بما يليق بشانه، وخاطبه بكمال إحسانه، فمن يقدر علي أوصافه، فضاعف الله تعالى قدره، وزاد بقائه وعمره، ورزقنا لقائه، فان الشوق ملتهب، والدمع منسكب، والكبد حريق والبدن غريق:

فوالله لا أدري لنفسي تيقناً في البحر احراق ام البحر مغرق

إن أشرح حالي طال مقالي أن البلبال في بالي، فالواجب الاقتصار علي تزايد الاقتدار، وعلو المراتب وترقي المناصب، والمرجو من كرمكم العام علي هذا المستهام أن يفصح صفحاً جليلاً ويروي تواتراً بمعين المكاتب غليلاً.



اللهم ضاعف اعتلائه وإجلاله، وزد لنفع العالمين بقائه، بحرمة سيد الكونين صاحب قاب قوسين، ختم الأنبياء والمرسلين صلي الله عليه وآله وأصحابه اجمعين.
حرره خویدم الأحمد المسکین فقیر محمد عفی عنه من حیدر آباد سندھ خامس ذی القعد
الحرام سنة ١٣٠٨ هجریاً.

۱۸- خط ملا میرزا محمد حسن یزدی نجفی^(۱)

مستن خط

بسم انامل فیوض شوامل سرکار مستطاب عالی جناب قدسی خطاب قدوس انتساب
سلاله الاطیاب فخر المجتهدین رئیس المتکلمین عمدة العلماء العالمین زبدة الفقهاء الکاملین
سید المفسرین سند المحدثین فخر بنی هاشم عزه بنی فواطم سیدنا الاجل الاقوام علم العلیم
سیدنا السید ابو القاسم ادام ظلهم فی هذا العالم.

مشرف باد معروض آن که بعد از ترخص از سرکار عالی وارد بمبئی شدم چونکه
صیت و شهرت و مدحت تفسیر لا نظیر لوامع التنزیل بر السنه خواص انام عالمگیر بود
و خود شنیدم و جناب شیخ علی محلاتی می فرمود که الآن طبع مجلد سادس این
تفسیر شریف می کردم. اما مبلغ کثیر در طبع آن صرف می شود و فعلاً از ما ممکن
نیست و پس از چند یوم از بمبئی روانه عتبات عالیات شده هر یک از مجتهدین کربلا
جویای تفسیر لوامع شد که چند جلد چهارپ شده و کدام جلد الحال در حیز تألیف
است پس وارد نجف اشرف شدم بحسب امر سرکار عالی جلد دوم و جلد سوم و
یک جلد کتاب سیادة السادة اولاً به خدمت رئیس الملت و الدین جناب الحاج میرزا
حسین خلیلی رسانیدم و جناب شان نهایت مسرور شده فرمودی که جويا و خواهان
این تفسیر شریف بودم بحمد الله این دو جلد الحال بما رسید و شکریه شما را به تمام
و کمال ادا فرمود.



^۱ این خط فرحت نمط مقدس از ملا میرزا محمد حسن یزدی نجفی سلمه ربی -

پس از دو روز برای بازدید حقیر تشریف آورد در مجلس و مجمع مردم علما و طلبا بسیار مدح و ثنا و منقبت‌ها و اوصاف شما و مدح و ثنا این تفسیر لوامع هم بسیار کرد. پس از ذکر شما خود سرکار حاجی میرزا خلیلی دعاها در همین جمع فرمود و حاضرین مجلس کلهم در حق شما آمین کردند و فرمود فی الواقع باین نحو در تحریر تفسیر هذا جناب آقا بسیار زحمت کشیده در این شکی نیست که آن جناب خاص مویذ من الله شده چه دقایق و حقایق ابتکار را از کلام الله بظهور آورده که آنها از افهام و انظار اعلام کبار سابقین مستور مانده بودند خالق به حرمت اجداد کرامش این تفسیر لا نظیر را تا آخر سوره و الناس باکمال و اتمام برساند.

ایضاً و بحسب ارشاد جناب یک جلد کتاب سیادة السادة به فاضل شرابیانی رسانیدم نهایت خوش شده جوئی از تعداد تصنیف مجلدات تفسیر و طبع آن شده همه اهل مجلس مع آن جناب دعا کردند و خواهان او شدند و سید العلماء العاملين تاج الفقهاء الکاملین رئیس الاسلام و المسلمین جناب آقا سید محمد کاظم طباطبائی با جمعی کثیر بدیدن حقیر تشریف آوردند جلد اول لوامع نزد حقیر برای مطالعه خودم صفحاتش مکشوف بود و آن سرکار چند صفحه آن همان وقت ملاحظه نمود در محفل خلق علماء فرمود که در این شکی نیست که این مفسر فاضل هندی از فحول الفحول اعلام عالم می باشد نهایت خوب نوشته و بسیار بسیار زحمت در اثبات مطالب و مقاصد علمیه عقلیه و نقلیه و در اهراز و اخراج دقایق و حقایق قرآنی کشیده نهایت مشتاق ملاحظه تفسیر جمیل و جلیل می باشم و همه علماء و طلاب باید که دعا و ایما در اکمال و نشر این نمائند و خالق اغنیاء عرفاء مومنین را چشم بصیرت و توفیق به ترویج و نشر آن به بلاد دنیا خصوصاً به نواحی علماء عراق دهد و همان وقت از نزد من بطور عاریة جلد اول تفسیر گرفته با خود برد.

و پس از چند روز که من شرفیاب خدمتش شدم در مجمع علماء و طلباء و فضلاء فرمود که این سید بزرگوار اعلیٰ منازل و منتهی مراتب دارد و فی الحال خود او و تفسیر او عدیل و مثیل و نظیر ندارد اما صد حیف که این چنین علامه تحریر بحر ذخیر در ملک هند دور افتاده باشد باز کمالات و فضایل و فواصل کثیره جناب عالی و تفسیر سرکار در خواص علما و فضلا و طلباء نجف ذکر فرمود که این تفسیر شریف



مستن خط

بسم الله الرحمن الرحيم

عرض مي شود بعد از استفسار از استقامت مزاج شريف اظهار مي دارد كه جلد سيزدهم كتاب مستطاب لوامع التنزيل وسواطع التأويل كه كاشف از كثرت تتبع و تحمل زحمات فوق العاده آن جناب است ملاحظه نمودم چنانچه بعض مجلدات سابقه آنرا هم ديده ام الحق و الانصاف بذل تمام همت خود را در آن نموده و بقدر الوسع و الطاقه در آنچه راجع بايات باهرات است از آثار حضرات اهل بيت وحي و تنزيل عليهم سلام الله الملك الجليل و كلمات اهل معقول و منقول را جمع نموده ايد و تأليف شريفي باين جامعيت و حسن بيان كمتر ديده شده و واضح و مثبتي است علمي كه مرضي خدا و رسول صلى الله عليه و آله و مورد توجه حضرت ولي الله اعظم امام زمان عجل الله تعالى فرجه بوده باشد همان علوم راجعه به كتاب و سنت است وفقكم الله تعالى لانتمام هذا التأليف اللطيف و اكمال هذا التصنيف الشريف تقريظي هم بر آن نوشته بآنجناب ان شاء الله تعالى خواهد رسيد.

والسلام عليكم و رحمة الله و بركاته
الاحقر محمد كاظم الطباطبائي

۲۰۔ خط سرکار شيخ عبد الله المازندراني عجمي

لفافه پر روج عبارت

لاهور

بلد لاهور مبارك حويلي از نجف اشرف

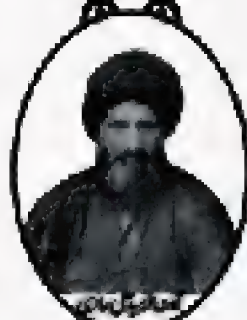
حضور ملاطفت ظهور سرکار شريعتمدار سيد العلماء العاملين تاج الحكماء و المفسرين رئيس الفقهاء و المجتهدين ثقة الاسلام و المسلمين ذيحسب الفاخر و

النسب الطاهر و الشرف السني و المجد الجلي اقا سيد علي حائري قمي
لاهوري دامت برکاته و افاداته مشرف شود. (غره جمادي الثانية سنة ۱۳۲۷ هـ)

مستن خط

بسم الله الرحمن الرحيم

معروض می دارد انشاء الله تعالی در کنف حفظ و حمایت حضرت احدیت عز اسمه در اعلاء کلمه مقدسه اسلام و ترویج شریعت حضرت خیر الانام بانواع تائید و تسدید غیبی مخصوص باشند ضمناً مزاحمت می نماید جزو سیزدهم از تفسیر جلیل *لوامع التنزیل و سواطع التأویل* از مرحمت جناب عالی چون فاتحه الکتاب مکرراً نازل شد موجب رجاء واثق و چشم روشنی کامل گردید بحمد الله تعالی با وجود چون جناب عالی نجل نبیل و خلف جلیل ذکر جمیل مرحوم خلد قرار آقای والد اعلی الله تعالی درجته دائم و متزاید و مورد حدیث شریف اذا مات ابن آدم الخ خواهید بود از دربار حضرت پروردگار مزید و دوام توفیق جناب عالی و قدردانی اخوان مومنین و امتداد و انتفاع آنها را از وجود شریف مسئلت می نمایم حسب المقرر که اگر جزو سیزدهم را که از تفسیر مکرراً به حقیر رسیده مرسول ثانی را به محل متأهلی برسانم چون مرحوم والد اعلی الله مقامه جلد اول تفسیر *لوامع* را ایام حیوة مرحوم خلد مقام حجة الاسلام آقای میرزا رشتی قدس سره تقدیم کتابخانه آن مرحوم فرموده بودند و حالاً موجود است لهذا حقیر نیز مجلد سیزدهم مرسوله دفعه ثانیه را به جنابان شریعتمداران ملاذ الاسلام جناب آقای حاجی شیخ اسمعیل و عماد الاعلام آقای حاجی شیخ اسحق خلفان مرحوم تسلیم نموده که در کتبخانه مبارکه مرحوم حجت الاسلام باشد برای انتفاع این دو بزرگوار اما فقط ارسال جزء سیزدهم برای احقر اگرچه کاشف از علو مقام و اهتمام مفسرین جلیلین است در خدمت به شرع انور و لاکن چون یکی است از هزار و خوشه است از خروار قلیل الانتفاع است شوق زیارت باقی مجلدات سبب زحمت است که انشاء الله مرحمت نموده مجلدات سابقه و لاحقہ جزء سیزدهم را تدریجاً ارسال فرمایند تا از برکات و نتائج زحمات مفسرین معظمین انتفاع و استفاضه کامل حاصل شود و سبب مزید دعا



گوئی خالصانه و تذکر تام شود. ایام افاضست مستدام. تقریظ مختصری عرض شد و لفاً ایفاء می شود انشاء الله تعالی.

و السلام علیکم و رحمة الله و بركاته
حرّره الاحقر عبد الله المازندرانی

۲۱- دوسرا خط سرکار شیخ عبد الله المازندرانی النجفی^(۱)

لفافے پر درج عبارت

لاهور مبارک حویلی

خدمت سراسر سعادت جناب مستطاب عمدة العلماء الأعلام مرجع
الاحکام ملجاء الخاص و العام غوث الاسلام فخر المجتہدین و افضل
المحدثین سلیل الانجاب آقای شریعتمدار مولوی آقای سید علی
الحائری دام ظلّه العالی مشرف باد - بتاریخ دویم شهر رمضان المبارک.

بعرض می رساند همواره در ترویج شریعت غراء و تنظیم ملت بیضاء از الطاف ملک
علام و امام زمان علیه الصلوٰة و السلام موفق و مستدام باشند ضمناً تصدیع میدهد تشرف
بشرف تعلیقہ مبارک گردیده نہایت انبساط دست داد چون مشعر بر سلامتی مزاج مبارک
بود بہجت بر بہجت افزود خداوند سایہ مبارک را مستدام بدارد بحمد الله بہ مطالعہ تفسیر
مشرف گردیده بسیار محفوظ شدیم و بہ اختلال حال تقریظی ہم نوشته شدہ بتوسط جناب
حماد آداب آقا شیخ عبد المجید انفاذ حضور مبارک شد همواره مترصد فرمایشات و ارجاع
خدمات ہستم مستدعی ام در مظان استجاب دعوات از دعا فراموشم ننمائید.

الاقل غلام حسین المرندی

۲۲- خط آیت الله میرزا حسین بن میرزا خلیل

لفافے پر درج عبارت



هو الله تعالى

خدمت جناب مستطاب عمدة العلماء الاعلام و قدوة الفقهاء الكرام العالم
العامل و البارع المذهب الكامل المجتهد الفاضل البازل سلالة السادة الاطياب و
نتيجہ الائمة الاطهار آقاي آقا سيد علي حائري مولوي دام علاہ رسيده
ملاحظہ فرمايندي ۸۶۴۲

مستن خط

بسم الله الرحمن الرحيم

عرض می شود ان شاء الله تعالى مزاج شريف سالم است و شما را ملالی نیست
جناب مستطاب آقاي آقا سيد محمد حسين سلمه الله تعالى کتابی را که بمصاحبت
ایشان ارسال فرموده بودید رسید امید است که انشاء الله تعالى همواره موفق و مؤید
باشید ایام افادت مستدام باد.

الاحقر ابن الحاج میرزا خلیل.

۲۳- خط آقاي شیخ فتح الله الغروی الاصفهانی

لفافه پر درج عبارت

بسمه تعالى

في بلدة لاهور صينت عن شرور الدهور بنظر شريف سرکار شریعتمدار
عمدة العلماء الاعلام حسنة الليالي و الايام مرجع الخواص و العوام ملاذ
الانام ثقه الاسلام آقاي آقا سيد علي حائري قمي لاهوري دامت فضائله
رسيده ملحوظ شود انشاء الله تعالى ۲۷ جمادي الاولی

مستن خط

بسم الله الرحمن الرحيم

عرض می شود امید است اوقات سعادت آیات مصروف طاعات و عبادات و
مقرون بقضاء حاجات و ترویج شرع شریف و دین حنیف و اعانه ملهوف و ضعیف



بوده و باشد مجلد چهاردهم از مجلدات تفسیر کبیر لوامع التنزیل شرف وصول بخشید و موجب ضیاء ناظر و سرور خاطر گردید واقعاً بسیار بسیار از این جمع و تلفیق و نظم و تحقیق مسرور شدم خداوند تعالی توفیقات خود را در حق سرکار زیاده فرماید و امثال جناب عالی را در علماء امامیه زیاده گرداند از مجلدات این تفسیر جز این مجلد چیزی نزد من نیست و یکی از مجلدات سابقه مصنفه مرحوم مبرور والدتان قدس الله روحه که سابقاً به نجف فرستاده بودند نزد بعضی از علماء آنرا هم دیده‌ام گویا مجلد اول یا دوم بود آنهم فعلاً ظاهر از ورثه آن مرحوم است هر گاه بقیه مجلدات هم اشاعه می‌شد و یکی از ارباب ثروت سرکار را بر این عمل اعانت مینمود بسیار عمل راجحی بود تقریظی بر این مجلد بحسب آنچه حال و مجال اقتضاء می‌نمود نوشته شد زیاده جز التماس دعا عرضی نیست.

و السلام علیکم و رحمت الله من الجانی فتح الله الغروی الاصبهانی المشتہر بشیخ الشریعہ عفی الله عن جرائمہ الفظیحة.

۲۴- خط میرزا محمد علی نجفی شاه عبدالعظیمی

لقائے پر درج عبارت

یا خیر الحافظین در مبارک حویلی لاهور بمطالعة ساطعة لامعة
مروج الشرع المبین ثقه الاسلام و المسلمین و عمدة المحققین و زیة
المدققین ذی الحسب الفاخر و النسب الطاهر الظاهر جناب مستطاب
آقای آقا سید علی الحائری القمی اللاهوری دام بقاء برسد قطمیرات
۸۶۴۲

متن خط

بسم الله الرحمن الرحيم

عرض می‌شود که انشاء الله الرحمن پیوسته ایام از کافه آلام و اسقام در پناه حضرت ملک علام بوده کامیاب مطالب دارین و مقضی المرام نشاتین بوده باشید بعدها از کتب داعی خواسته بودید کتب معتبره نفاعه بجای نرسیده مگر بعضی از



کتاب‌های کوچک و آنها بعضی بعد از چاپ شدن هم عذیم نسخه شد یک نسخه ایفاظ فرستاده شد اما چاپ نشد ها اگر متمکنین را شیطان مانع نشود وجهی بفرستند نزد هر کس که بخواهد ما استکتاب کند و از برای ایشان بفرستند اگر موفق به چاپ زدن شدند که نفع دنیا و آخرت دارد هر نسخه از کتب داعی که چاپ شد یک قران به پنج قران می‌خرند یا چهار قران یا چیزی کم از جهة این که در هر مطلبی لبّ است و السلام علیکم و رحمة الله و برکاته.

همین الفاظ مطبوع را اگر کسی چاپ کند اضعاف آنچه خرج کند حاصل شود و در هیچ بلدی پنج نسخه از این مطبوع پیدا نخواهد شد اگر کسی بخواهد بخرد کتب چاپ نشده بسیار است.

۲۵- خط سید زین العابدین ابن الحجاج سید ابوالقاسم

لقا فی پر درج عبارت

از قاضی محله لنگرود من محال گیلان طهران در خانه جناب مستطاب عمده التجار حاجی سید کاظم گیلانی دام مجده، جناب مستطاب شریعتمدار ملاذ الانام السید السند الجلیل النیل الاعز فخر الفضلاء الکرام عمده العلماء العظام آقای آقا سید علی هندی سلمه الله تعالی ملاحظه فرمایند مورخه پنجشنبه ۲۳ شهر شعبان سنه ۱۳۱۹.

مستن خط

عرض می‌شود مدت‌ها است خبر از حالات جناب مستطاب عالی نداشته و بصدور مراسلات و مژده سلامتی خودتان مطلع و مسرورم فرموده‌اند گویا گرفتاری و مشاغل مانعت بعدها از صحت و سلامت خودتان مسرورم خواهید نمود و دو جلد کتاب التفاتی رسید ممنون شدم انشاء الله سر فرصت ملاحظه خواهد شد عجله قدری دیدم البته کارها و امورات حضرت عالی خوب است انشاء الله همیشه موفق و مؤید بتوفیقات و تائیدات حضرت احدیت جلّت عظمته خواهند بود و باین شیوه مرضیه که تألیف و تصنیف باشد برای ترویج شرعمتین و رعایت ضعفاء و مساکین باقی باشند و کارهای جناب عالی همه مستحسن و ممتحن است و هرگاه از حالات داعی خواسته



باشید بعون الله نعمت صحت موجود و بدعای خیر متذکر است و همواره مترصد حالات هستم که مسرورم نمایند و السلام.

۲۶- سید زین العابدین ابن الحجاج سید ابوالقاسم کادو سرانخط

لقافے پرورج عبارت

لاهور مبارک حویلی به خدمت گرامی سرآمد علمای نامدار و سر
تاج فضلاء روزگار جناب مجتهد العصر سید علی الحائری مشرف باد.

مستن خط

۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۸ دہلی

خلاصۃ العلماء و نخبة الفضلاء مجتهد العصر و الزمان السید علی الحائری ادام الله تعالی فضله و کماله پس از سلامی کہ سنت سنہ خیر الانام و سنجہ مرضیہ اہل اسلام است بر ضمیر پرتنویر واضح و لایح باد کہ نمیقہ انیقہ و تعلیقہ شریفہ درایت کہ خاطر این حزین را طمانین است و تسلی بخشیدہ بود، اگر بگویم کہ شرمسارم رواست کہ در این مدت چند ماہ به جوابش نپرداختم و شکر گذاری آن محترم را بہ طاق تکاسل گذاشتم - مجلدات تفسیر کہ سوادش سرمہ چشم ضریر است و بیاضش نور دیدہ بصیر نیز بذریعہ برک رسیدہ بود مگر از رسید این ہدیہ مرضیہ ہم فروماندہ بودم - در حقیقت این چنین تفسیر کہ نتیجہ ذلک فضل الله یوتیہ من یشاء است در این زمان نوشتن خیلی در بادی النظر غرابت دارد اگر کسم می گفت کہ این تفسیر سہ صد سال می شود کہ فلان فاضل یگانہ در فلان خطہ مردم خیز نوشتہ بود باور می کردم - و شک و ریب را دخل نمی دادم - الحق بر ہمچو کسان اگر ہندوستان بنازد رواست - بہ ویژہ کہ علوم شرقیہ رو بہ تنزل می دارد و کساد بازاری این لآلی ثمینہ شوق اکتساب را از سینہا محو ساختہ بر آموختن علوم غربیہ می گمارد - خدایت عالی جزای این شما را در دنیا و آخرت ارزانی فرماید - آمین

حقیر محمد اجمل خان





لفافے درج عبارت

هندوستان (شہر لاہور) مبارک حویلی (پنجاب)

حضرت مستطاب شرعمدار ملاذ الاسلام مفسر کلام اللہ تعالیٰ الحبر

الملی و النور الجلی مولانا آقا سید علی الحائری الرضوی القمی

اللاہوری دامت برکاتہ مورخہ ۲۰ رجب از طہران سنہ ۱۳۲۷ ھ

مستن خط

بسمہ تعالیٰ لہ الحمد وحده خدمت فرید زمان وحید دوران حامل دقائق قرآن مبین
اسرار فرقان النور الجلی الحبر الملّی مولانا صاحب آقا سید علی مفسر کلام اللہ اعلیٰ
اللہ قدرہ و شرح صدرہ در کمال احترام عرض می شود و مرقومہ شریفہ مورخہ ۱۶
جمادی الثانی ۱۸ رجب الخیر زیارت گردید از مضامین عالیہ آن من البدایہ إلی النہایہ
اطلاع حاصل آمد از استقامت مزاج شرافت امتزاج محترم عالی و دوام توفیق در
خدمت بہ کلام اللہ و معجزہ واقعہ رسول اللہ علیہ و آلہ سلام اللہ نہایت مسرور و
متشکر گردید اینکہ مرقوم فرمودہ بودید در جریدہ تدبیر اعلان رسیدی مجلد سیزدہم
لوامع التنزیل و ارسال مجلدات انیس الاعلام و بیان الحق و خلاصۃ الکلام مع تقریظ
مبسوط بر تفسیر وعدہ دادہ بودم مدتی در انتظار بودہ اید نرسید زہی خجالت و
شرمساری یقین است کہ خاطر مبارک مسبوق است کہ این خلف وعدہ اختیاری نبودہ
بلکہ اضطراری بودہ چہ بعد از اعلان جریدہ بایام قلیل مجلس مقدّس ملی و معبد
مسلمانان را توپ بستند و جمعی کثیر از علماء اعلام و سادات ذوی العز و الاحترام و
وکلاء فخام را بہ قتل رساندہ و تغریب و تبعید نمودند و حقیر نیز رخممدار ۱۳ ماہ
فراری و تلواری بودہ ام قادر نبودم کہ باحدی سوال و جواب نمایم و ارسال مراسلات
کنم باطراف و ادارہ تدبیر را ہم غارت کردند ہر چہ بود ہمہ را بردند اکنون از اول
رجب کہ ملت غالب آمد آن پادشاہ ظالم محمد علی میرزا را عزل کردند الحمد للہ
میتوانم بیرون بیایم و جواب حضرت عالی را عرض کنم کتابہا کہ اینجا بود بردند
قدری خراسان دارم نوشتہم کہ از همانجا برای حضرت عالی بفرستند یا این کہ



بفرستند اینجا از اینجا بفرستم جلد چهارم بیان الحق هم طبع شده او را هم علاوه خواهم کرد ان شاء الله تعالی باکمال خجالت تقدیم حضور مبارک خواهم نمود و استفسار فرموده بودید که از مجلدات لواصع کدام یک را در کتابخانه دارم عرض می‌کنم جلد هشتم مرحوم مغفور حجة الاسلام فرستاده بود و جلد سیزدهم را حضرت عالی باقی را ندارم و کمال اشتیاق به مطالعه و زیارت آنها دارم خیلی لازم است که بفرستید که اهل ایران هم به بینند و مخلص هم در انتشار حتی الامکان سعی خواهم کرد و قیمه دوره را هم معین بفرمائید که در جریده اعلان بدهم همه قسم در خدمات عالی حاضرم با پست دیگر ان شاء الله تقریظ می‌رسد نمره اول و دوم تدین را ارسال خدمت کردم عرض دیگر این که جلد پنجم و ششم بیان الحق در جواب مفردات چهار جلد کتاب الهدایة فرنگی‌ها است بعد از غارت قوت طبع آنها را ندارم لابد که از مسلمان‌ها امداد بخواهم اگر مسلمان‌های غیور آنجا هم شراکت کنند در این فیض به‌توسط حضرت عالی بسیار ثواب خواهد بود و خدمت بشرع و اسامی آنها با آنچه داده‌اند در جریده طبع خواهد شد و تعاونوا علی البر و التقوی و السلام علیکم و رحمة الله و برکاته.

اقل الانام فخر الاسلام

۲۸- خط میرزا محمد صادق فخر الاسلام^(۱)

بعد از تسلیمات مبارکات متواترات و تحیات طیبات زاکیات متکاثرات معروض خدمت میدارد مجلد ثالث عشر تفسیر شریف لواصع التنزیل وسواطع التأویل مع مرقومه شریفه که به‌توسط پست ارسال داشته بودید زیارت گردید از خبر موت والد سرکار عالی بل والد الامه آقا اعلی الله مقامه به‌غایت متأسف و متأثر گردیده و طلب مغفرت نمودم چیزی که مایه تسلی خاطر قاصر گردیده وجود مبارک عالی است که زحمات و خدمات مرحوم مغفور را تکمیل می‌فرمایند وفقکم الله تعالی لإتمام العمل تقریظی بعد از اتمام مطالعه تفسیر عذیم النظیر شریف اکمل و افضل از تقریظی که بر مجلد هشتم تحریر نموده بودم تسطیر و ارسال حضور ساطع النور غرت و سعادت گنجور





عالی خواهیم نمود آن شاء تعالی از مؤلفات و مصنفات مخلص طلب فرموده بودید اطلاعاً عرض می‌کنم از ۲۵ جلد مؤلفات حقیر فقط ۵ جلد مطبوع گردیده ۲ جلد انیس الأعلام فی نصره الاسلام که سابقاً به‌توسط رسول مرسل از لاهور ارسال خدمت علامه مفسر اعلی الله مقامه شده بود حالا از مجلد اول ۷ جلد و دوم صد جلد بیشتر باقی نمانده. برهان المسلمین تمام شده است غیر از نسخه اصلیه هیچ در نزد مخلص یافت نمیشود و از ده جلد بیان الحق که در جواب الهدایه فرنگی‌ها و غیر آن است فقط جلد اول مطبوع گردیده با خلاصه الکلام فی افتخار الاسلام مع تقریظ تقدیم حضور خواهد شد یقین است که برای توفیق یافتن طبع و نشر ۹ مجلد بیان الحق که در تقویت دین و رفع شبهات منکرین است دعای خیر خواهند فرمود.

نمقه احقر الانام محمد صادق فخر الاسلام ۵ شهر شوال المکرم سنه ۱۳۲۵

تدقین:

مکشوف باد که تفسیر شریف لوامع التنزیل سواطع التاویل ۳۰ مجلد در لغت فارسی است که جناب علامه آقای حاجی میرزا ابو القاسم لاهوری طاب ثراه تالیف فرمودند جامع جمیع نکات و دقایق تفاسیر است تفسیری جامع‌تر از و نداریم بنحو مذکور در فوق و مکمل آن خلف صالحش عمده المفسرین آقای آقا سید علی می‌باشند هر که طالب باشد با ادرس مذکور فوق طلب نماید.^(۱)

در اسبوع ماضیه یک جلد کتاب مستطاب از تفسیر لوامع التنزیل از دارالخلافة لاهور از بلاد بلاد هندوستان باداره رسیده چشم و قلب ما را روشن و گیشن نمود لازم دانست که شرح آنرا بطور اجمال خواطر نشان برادران ایمانی نماید کتاب مستطاب لوامع التنزیل از تالیفات حضرت سلطان المفسرین حجة الاسلام و المسلمین حاج سید ابو القاسم رضوی قمی لاهوری اعلی الله مقامه تفسیر است جامع که بر هر جزوی از سی جزو کلام الله المجید یک مجلد نوشته‌اند - دوازده جلد آن در زمان حیات ایشان بحلیه طبع درآمده و در حین تالیف مجلد سیزدهم آن جناب داعی حق را لبیک اجابت گفته برحمت ایزدی پیوست - و بعد از آن فرزند برومند ارجمند سامی

نامی ایشان حضرت مستطاب علامه العلماء الأعلام حجت الاسلام آقا سید علی ائده
الله تعالی مشغول تصنیف بقیه مجلدات تفسیر مذبور شده مجلد سیزدهم را باتمام
رسانیده و طبع نموده‌اند.

و همین است که بادره رسیده و حال مشغول تصنیف مجلد چهاردهم هستند الحق
چنین تفسیری جامع و نافع تاکنون به فارسی تصنیف نشده بسیاری از علماء اعلام
تقریظ بلیغه مبسوطه بر آن تفسیر شریف نوشته‌اند که تمام آنها کتابچه مدوّن و طبع
شده و آن هم شامل تفسیر مزبور به اداره رسیده در بوشهر هم جناب مستطاب ادیب
اریب علام فهام آقای میرزا حسین فاضل اهرمی المتخلص به معتقد که از فضلی
نامی این عصر است قصیده به لغت فارسی در تقریظ این تفسیر شریف برشته نظم
کشیدند که تیمناً مندرج میداریم و حسب الخواش خود جناب مفسر معظم له اعلان
میشود که هر کس از علمای اعلام و فضلی عظام طالب اجزاء این تفسیر شریف
میباشند موافق عنوان ذیل از برادر اسعد ارجمندشان آقا سید ابوالفضل رضوی قمی
خواهش نمایند بدون مضایقه برای ایشان مجاناً ارسال خواهند داشت چنانیکه سابقاً و
لاحقاً برای اکثر علمای عراق و ایران و غیره هم مجاناً فرستاده‌اند.

۲۹- خط میرزا محمد علی شمرستانی

لفافه پرورج عبارت

لاهور اکبری دروازه مبارک حویلی

بشرف حضور انور ابهر ملازمان جناب مستطاب فضایل مآب عمده
العلماء المحققین و قدوة الفقهاء المدققین ثقه الاسلام و المسلمین
شریعتمدار سرکار مولوی سید علی دام فضله

جمعه نهم ربیع الاول سنه ۱۳۱۶ از کربلاء

ی ۸۶۴۲

مستن خط

بسم الله الرحمن الرحيم





حمدا لمن اطلع في سماء البلاغة شمسا لا يغتر بها افول، وبدر تم ليس للانحراق إليه وصول،
وبحر فضل ابدى العجائب، فحدث عنه البحر ولاخرج وقاموس ملم يخرج منه لؤلؤ منظوماً
منثوراً، فكان منظومه الاجساد المنثور مهج فالتثر كالتثر والشعر كالشعر، ضياء فوق ضوء
الشهاب، فلا أقسم بنجم سماء بريعه وصبح فلق تسجيعة، وضحي شمس شجيعة، وتجلي نهار
تنميقة وتقميعة وضياء مصاييح ترصيعة، وتردد الحان سواجعه وترجيعة، لقد أرسل رب البلاغة
رسولها المعزز، فأظهر مظهر معجز البلاغة وقطع به اعناق الملحين وأخذ عصم البلاغة من
أعاليها وأجسد بها بنواصيها، واستخدم العبدین ورفع بالاضافة إليه ذكر الطائين أديب إذا أنشأ
وأنشد قائلاً تري الشعر كالشعري و كالنثرة النثر، إن تكلم أستاذ علي ابن الاتير، وأخبر أنه
فارس ميدان البلاغة، ولا ينبئك مثل خبير حاز المحامد، حتي ما الذي شرف في صورة الحمد
لاجسم ولا ذات ان كتب حار ابن مقلة عند تلك العيون، وودت الحمائم أن لو سجعت علي
افئان الضمان تلك الغصون، وود ابن الكاتب لو اتخذ العمد، والصاحب لو صاحبه وجعل له من
السّوادين المداد كاتب، يبدل النضار صحيحاً و يصور الشذور في الادراج، الاديب الذي اذا قال
شعراً شعر كأن للدر ناظماً والدراري، من غاص بحر البلاغة، وأرغم ابن المراغة، سيد للمديح
فيه وجود حين أضحي من غيره كالعديم، البليغ الذي أروي ببلاغة غلة الصاد، والكریم الذي
ليس هو لجوده عن العفاة بالصاد، مولانا الذي أرتقي ذروة المجد العظمي ونشر لوآء العز العلي
الاسمي، ضارب هام الضلالة وناشر لوآء العدالة، المولي الولي سيدنا المولوي مير سيد علي لازال
للدين الحنيفي ركنا وعماداً، قامعاً لمن بغي بغياً وفساداً.

وبعد، فإنّه ورد إلينا من تلقائه أطل الله للاسلام والمسلمين في بقائه مرسوم سطعت أنواره
وطلعت للمرأة شموسه وأقماره، وتضاحكت في عرصات المجد أزهاره، وجرت علي جداول
رياض المحامد انهاره، وذخرت بما تقرّ به العيون وتصلح به الاحوال والشؤون بحاره وتحاسد
علي شرفه ليل الزمان ونهاره، فوجدناه اشفي من الترياق وأهي من الائمّد في وعج الاحداق،
يتبلج تبلج البرق و يتحلب بالخيرات تحلب الودق، يفوق اللؤلؤ الثمين منثوراً ويفضح شقائق
النعمان زهوراً، ويجعل ممدود الثناء عليه مقصوراً، فتعطرت الأفئدة بنشره، وأعلنت الألسن
بحمده وشكره، وهب في البوادي والأمصار نسيم ذكره، ودخلت الناس أفواجا تحت أمره،

حبذا تدرج کریم جلیل زانه منشأ کریم، جلیل لفظه الدر فی السموط و فحواه ومعناه سلسل سلسبیل، فاذا المدرجات كانت ملوکاً فهو فیها و بینها اکلیل مدرج فیہ للبهاء غدو و رواح و مرح و مقیل، فله أنامل رصعته بجواهر البلاغة و ضمنتہ ما یعجز عنه قدامه و بن المراغة، لو راه الملك الضلیل لطأطأ خاصفاً او لیید البلیغ لخر ساجداً و راکعاً.

۳۰ خط سید رضا حسین سیتانی ملقب بہ رکن الشریعہ

واضح بوده باشد کہ بہ توسط و معرفت نظر محمد بربری یک جلد کتاب مستطاب المسمى بغایة المقصود از جانب سنی الجوانب جناب مستطاب معلا القاب مرجع الانام حجت الاسلام بدر التمام مشید شرائع الاسلام البرهان القاطع القاموس الجامع فخر المحققین زبدة المدققین شمس المتکلمین جناب مولوی آقا سید علی حائری لاهور المسکن مدظلہ العالی علی رؤس الاعالی و الادانی یک نوع لطف و مرحمتی بالنسبہ بعلماء و اهل سیستان فرمودہ و برای ہر یک یک جلد کتاب از کتب تألیفی خود مرحمت فرمود من جملہ از برای این اقل البضاعہ تراب اقدام علماء و سادات رضاء الحسینی ساکن قصبہ دادی من قصبات ولایت سیستان یک جلد کتاب سابق الذکر بمعرفت نامبرده در غرہ شہر ذیقعدہ الحرام مطابق سنہ ہجری النبوی واصل و عاید گردید باعث تشکر گردید بعد بر این فدوی و مخلص واقعی و در خدمات مرجوعہ مترصد خواہد بود.

اقل الاحقر الخلیقہ بل لاشیئ الحقیقہ رکن الشریعہ رضاء الحسینی ۱۳۱۹.

۳۱ خط علی ابوالحسن الموسوی الشوشتری

هو المعز کتاب غایة المقصود دو مجلد و کتاب منهاج السلامة یک مجلد از معرفت سرباز فوج نواب فلک بواب نواب خودم سرکار نواب فخرالملک دام ظلہ العالی باین اقل السادات و العلماء علی ابوالحسن الموسوی الشوشتری المخاطب من سلطانہ بسلطان العلماء و سناد الملك تصنیف عالم اجل و فاضل اکمل سیدنا الامجد و سندنا الاوحد مفاد الشیل فی المخبر مثل الاسد سیمي الوفی الملی جناب مولینا السید علی ابن اسد الضیاعم و انف بنی ہاشم محدد الحدود و المراسم جناب السید ابوالقاسم التوری اللاهوری قسم الله لنا لقاءها و ادام الله بقاها رسیده اند.



علامه میرزا حسین معتقد ملقب به فاضل الاهرمی

ز اولاد علی علامه در هند پیدا شد
 ابو القاسم جناب حجت الاسلام لاهوری
 به سلطان خراسان متبھی گردد نژاد وی
 ازو شد مفتخر لاهور بر اقلیم هند آن سان
 ز تفسیر لوامع کرد ظاهر معجز قرآن
 ز کشفیات رازی فخر را از نام خویش افکند
 نگشته فارغ از تفسیر نصف سوره یوسف
 سپاس ایزد که نجل سامیش سید علی وارث
 کر ابراهیم از این محنت سرا شد جانب جنت
 وگر شد حضرت باقر بجد و باب خود ملحق
 خداوندش دهد تائید در اتمام این تفسیر
 سزدار یانرا شکر یزدان الدارین نعمت
 بود تحقیق این و اب همه شیرین و جان افزا
 هر آنکس حضرتش را دید شد شیدای دیدارش
 اگر اجزای این تفسیر را بفرستد آنحضرت
 که انوار علوم اهلیت از وی هویدا شد
 که از نشر علومش ملت اسلام احیا شد
 بود اصلش ز قم، لاهور و هندش لیک ماوا شد
 که دشت کربلا از جد وی نازان به بطحا شد
 هزار افسوس ماند آن ناتمام و این ز دنیا شد
 ز صافی بیانش مشعل قاضی پیدا شد
 که در خلد برین محشور با یس و طه شد
 شد اورا در علوم و فضل و زهدش جمله دارا شد
 چو اسمعیل فرزندی بجایش تکیه فرما شد
 پس از وی صادق آل محمد مجلس آرا شد
 نعم روح القدس باوی در این ره دشت پیمای شد
 که چون وی فاضل علامه در این عصر پیدا شد
 چو آب هر دوازیک چشمه خیزد زان گوارا شد
 بگفتارش لیکن معتقد از دور شیدا شد
 بسوی معتقد هدیه رضا زو حق تعالی شد



تقریظ الشیخ محمد الیزدی مد ظله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي انتصر وينتصر دينه الذي ارتضى في أزمنة الغيبة بعلماء الاحرار ورواة
 الاخبار، وحمي الاسلام واهل الاسلام بحماة الاخيار، الصلوة والسلام علي رسوله المختار
 وحججه الائمة الاطهار، معادن لوامع التنزيل و ينابيع سواطع التأويل، الذين بهم أثرت
 الاشجار وأنبعت الثمار وجرت الانهار، ولعنة الله علي أعدائهم الذين يخلدون في النار.



در ظاهر درک فیض حضور نائموده طوق اخلاص و ارادت را نسبت بجناب شما به
گرددن انداختم در حین تحریر عریضه این شعر را بداهه در مقام بیان حال خود عرض
نمودم فرد:

نادیده روی تو دل من در هوای تو
پرواز می کند که به بیند لقای تو

و در مقام خطاب بعریضه خود خدمت عالی از قول شاعر می گویم شعر:

یا کتابی اذا وصلت الیه
فبحقّی إلا له قبل یدیه
صف له مائری من الوجد عندی
وبکائی و طول شوقی الیه

امیدوار که به مضمون القلب یهدی الی القلب و الارواح جنود مجنّده، جناب عالی
هم مرحمت و عطوفت غائبانه نسبت به این احقر دعاگویان داشته باشید. قبله الاناما این
چند بیت عرض نموده بعنوان ارمغان تقدیم حضور مهر ظهور نمودم، امید که بنظر
کیمیا اثر رسیده منظور نظر و مطبوع طبع انور گردد.
اشعار ریخته قلم فطانت شیم علامه موصوف:

الا ای طالب اسرار تنزیل
بخوان آیات قرآنی برتیل

اگر خواهی کتابی از تفاسیر
که باشد جامع برهان و تیسیر

کند کشف از برایت آنچه کشاف
نکرده کشف بل یک را ز آلاف

ز برهانش مبرهن گشت برهان



ز اسرارش صین گشته تیان

بود کافی ترا جانا چه کافی
ز صد روح البیان و صد چو صافی

بود لب لباب هر بیانی
بود اجمع ز مجمع ار بدانی

دلیل گمراهان است او به منهج
اگر طالب نباشد باش اعرج

کنوز هر رموز و اصل هر فن
ندیدم غیر این تفسیر مشن

بود در ثمین و کنز اسرار
کند از هر معانی کشف استار

پس از این بحر موج حقایق
پس از این در اصداف دقایق

بگو رازی به تفسیرت ننازی
که شد قیمت ورا نرح پنازی

ز بیضای مگو دیگر سخن بیش
به بین او را بنزدش همچو درویش

جلالین را بگو فوراً بشوید
کتاب خود دگر مجمل مگوید

که عالم شد منور از لوامع
مزین شد جهانی از سواطع





ندارم من ذکر یاری مختار
نه گنج در سبو دریای ذخار

که باشد جامع معقول و مشغول
بود حاوی ز هر فنی چو کشکول

چه گویم مدح آنعالی جنابی
که بنوشته چنین فصل الخطابی

ایضا فی بحر تقارب

سزاوار باشد که مدحش بنور
نویسد کتاب بر خط حور

خدایش عطا کرده نور هدی
که شد مردمانرا چنین مفتدی

همی میدان که تالیفی بدیشان
نکرده هیچ کس از اهل عرفان

لوامع نام او شد با سواطع
بود بر فرق دشمن چون مقامع

ندارم مدح لایق بر جنابش
بود ناطق به مدح او کتابش

همانا بود بحر علم و کرم
به مدحش شکسته هزاران قلم

افادات او بس مفید آمده
بعضر خودش چون مفید آمده

باتوار علمش جهان روشن است
ز ازهار خاتمش جهان گلشن است

مدرس چو ادریس از هر فنی
بود مجلس درس او گلشنی

تو ای هند بر خود نبالی چرا
که داری چنین گوهری در برا

تو قدرش بدان کو بود محترم
به مثلش ندیده کسی در امم

همین بس که فرع شجر آمده
چو او کم پسر چون پدر آمده

پدر شد مسمی به کتی رسول
پسر گشت همتام زوج بتول

پدر شد خرامان پیاغ جنان
ز بعدش پسر گشت چشم جهان

چراغ پدر گشت روشن باو
کتابش همی گشت همتن باو

اللهی بیفزا تو بر حلم او
مزین کن از حلم او علم او

اللهی باجداد پاکش قسم
عطا کن بآن سید محترم

دل بیغم و عیشکی مستدام



دلپذیر پیر و برنا دلنشین شیخ و شاب

هم عبارتش سراسر غمزدا و جان فزا
هم اشارتش یکایک زود فهم دیریاب

واضح از اسرار آن اسرار مخفی با فروغ
لایح از انوار آن آثار پنهان بی حجاب

از سواد آن سواد اهل پیش راست نور
وز بیاض آن بنجالت بر رخ بیضا نقاب

از نقاطش نقطه و عقلها پرکار آن
از نکاتش نکته و قفله در انقلاب

الف اسرارش نهان میاشد اندر هر الف
بای آن کرده بظلاش ز معنی فتح باب

تاء آن گوید که تفسیری نباشد تالیم
ثاء آن گوید ثمن دریم بر اهل ثواب

جیم آن گوید جلا بنخشم جهانرا در عیون
حاء آن گوید حیات آرم زمان را همچو آب

خاء آن گوید خلیل خائفانم روز و شب
دال آن گوید دلیل گمراهانم در ایاب

ذال آن گوید که من ذکر حکیم داورم
راء آن گوید ریاض علم را باشم سحاب

زاء آن گوید ز نامم از زیانها شد زیور
سین آن گوید سبق دارم بهر سامی خطاب





تسین آن گوید شرافت جوید از من هر شریف
صاد آن گوید صداقت را منم صاحب نصاب
ضاد آن گوید ضیا ضوعام دهد بر هر ضمیر
طاء آن گوید طلبکار مرا طوی که طاب
ظاء آن گوید ظهور نور ظاهر از من است
عین آن گوید عموم الطاف من شد بیعتاب
غین آن گوید غلایلا برم از سینه غم
فاء آن گوید فصاحت را فزایم آب و تاب
قاف آن گوید قرار قلبها قول من است
کاف آن گوید که نامم هست زیب هر کتاب
لام آن گوید لیاقت جوید از من هر لیب
میم آن گوید معانی چون قشور و من لباب
نون آن گوید نعیم نعمتم بر ناجیان
واو آن گوید وصالم واصل اهل صواب
های آن گوید هبوط رحمتم از نزد هو
لام الف لایش شاید لا شریک له خطاب
هست تفسیری که ناسخ بر تفاسیر آمده است
نیست تفسیری مثالش در شهود و در غیاب



بدان که تقریظات از اعظم مشاهیر مشایخ امامیه و از افاحم فضلاء اهل سنت تا
این جا ثبت و ضبط شدند، و اما قصائد و ماده‌های تاریخ تفسیر مزبور از فضلاء شعراء
شیعه و سنی نیز بکثرت می‌باشند چندی در اواخر مجلدات ثلاثه مطبوعه طبع
گردیده‌اند و معدودی در این جا ضبط خواهند شد و اما قصیده مولوی میر سراج
الحسن از نواحی دهلی که حنفی خالص می‌باشد ثبت می‌شود:

تفسیر بسی است در زمانه
در حال خود هر یکی یگانه

زان جمله بسا تو دیده باشی
هم حال بسی شنیده باشی

لیکن بگر بچشم انصاف
تفسیر منیر کجا است بی‌لاف

کان چشم فلک ندیده باشد
نی گویی که ملک شنیده باشد

آن هست ز فاضل یگانه
کو هست امام این زمانه

آن مجتهد و امام آوان
نازند بدو علوم دوران

دریائی معارف و معانی
ملجائی اقاصی و ادائی

کشاف حقائق آن زیاتش
تفسیر کلام حق زیاتش

آن نائب چنگه رسالت

آن وارث منصب امامت

اکسیر ازوست خاک کشمیر
خاک قدمش خود است اکسیر

تا آنکه گیرد هند موطن
این هند شده مقام ایمن

آوازه او عجم گرفته
از هند بروم و شام رفته

خود معجز حال اوست تفسیر
هر نقطه آن بهائی اکسیر

آن قدوه فاضلان عالم
و آن زبده عالمان اکرم

تفسیر و بیان راست قد او
خود فن حدیث را سند او

در علم محدث و مفسر
در دین منابر و مبشر

بوالقاسم حضرت معظم
تسلیم بحضرتش رسانم

تفسیر عجیب او رقم کرد
گویا قلم رقم قلم کرد

هر صفحه آن پر از حقایق
هر سطر از آن پر از دقائق





اسلام که هست تیغ عربان
شد جوهر وی در این نمایان

و آن که جمله باطل اند ادیان
بطلان همه نمود قرآن

پیش سر عجز در خمیلند
بر خود خط نسخ برکشیلند

با وصف کلامی و دُخامت
پاکست ز خفت و سقامت

تفسیر چنین کهی نیامد
این هست عجیب لفظ ایزد

هرکس که بدید گشت حیران
چون کار چنین شده نمایان

تحقیق شده بآخر کار
لیک کار که بود سخت و دشوار

انجام شده بسمی ز ایشان
نواب نوازش علی خان

آن ذو حشم و برادر آن
و آن حضرت ناصر علی خان

زین هر دو نواب نامدار

شد ساخته و رشد باتمام
بر دست امام اهل اسلام

قصیده مدحیه

از نتیجه فکریه طبع غراء جناب حکیم سید احمد حسین صاحب طبیب ساکن
کوجهواداک خانه بندی بازار ضلع سارن بنگال در منقبت و مدح حضرت مجتهد
العصر مولانا حایری و تفسیر بینظیر موسوم به لوامع التنزیل

انت الفقیه ذا برکات وفیره	خیر المفسرین کزو اشتهارها
فرمانروای کشور دین نبی تویی	در بارگاه تو علما پیشکارها
از تست حفظ صحت دردش پس از زوال	بیمار بی نیاز شد از احتضارها
ای کرده تو تنقیه از عفن هر مواد	جسم مخالفین شقاوت دثارها
شاهنشهی به مملکت شرع احمدی	بی شک رعیت تو همه تاجدارها
در معرفت تو آب حیاتی و خلق خضر	هستی تو آسمان و نجوم اقتدارها
هستی تو شبیل حیدر و چنگال کلک تو	هر یک نواصب اند و خوارج شکارها
از نوک کلک در جگر و جان خارجی	بشکسته چو ریزه الماس خارها
عیسی دمی اگر به مقابر زنی صدای	لیک مردگان برتند از مزارها
چون تو فقیه مادر گیتی گهی نژاد	بعد تو شد عظیم بلا اختیارها
از شش جهات بر در تو استاده را	خورد و بزرگ ناله رساند قطارها
حاشا تصور جبروت نمیشود	تصدیق این ملانکه کردند بارها
تعمیل حکم تست ضروری بهر نظر	بر جمله جنس و نوع بلا انتظارها
مشاطه وار کلک گهر سلک تو نمود	در گوش اهل علم و هنر گوشوارها
تفسیر تست بین تفاسیر بی سخن	کالنور فی العمون و چو بو در عرارها





هر آیه که در کف فکر تو افتاد
آن مجهد قلاده تقلید او بود
از حجله نو عروس تفاسیر شد برون
صفر الیدم کزین زر خالص عروس دل
دارم پی سلامت ذات مبارکت
علامه زمانی و فهامه جهان
هستی طیب حاذق دوران پی نفوس
هستی تو آن که ثالث بالخير آمدی
ما را فتاد کار باخلاط اربعه
در باغ شرع از برکات وجود تو
باشند انبیا کتب علم گردگار
تیغ مناظره که زدی بر وجود خصم
حد علوم تو نرسد در قیاس کس
من کیستم که تاب ثنای تو آورم
مائیم در ثنای جلالت فزای تو
روئق فزود دین نیص را ز علم تو
تعریف جزئیات کمالات تو محال
صیت کمال و فضل تو در شرق و غرب رفت
در سیزده صدی که بود غیت امام
کالبدر فی الیالی و کالشمس و الضحی
ترمیم ساختی تو پس از کهنه گی چنان
نی چشم دهر دید و نه بشنید گوش خلق

چندان فشرده که چکید آبشارها
در گردن تمام صغار و کبارها
تا کی کشیم از پی دید انتظارها
عاطل بود بعاریت اوست عارها
دست دعا بلند به لیل و نهارها
اوصاف تو فزون ز شمار شمارها
من نبض گیر جسم و ز نسخه نگارها
بعد المعلمین هنر یادگارها
بر تو اصول خمسه دین را مدارها
اتدر خزان رسیده هزاران بهارها
هستی ازو رساله بصد اختصارها
صورت نمود خود ز هیولی فرارها
از تو به فکر جوهر گل انتشارها
دارد چه قطره آب به پیش بحارها
چون عنایب نغمه زن شاخسارها
ترتین حسن حور چنان از سوارها
محصوره نیست تا بشود انحصارها
همچون ترانه که دود روی تارها
ذاتش مناره ره تقوی شعارها
چون یوسنی عزیز جهان در نگارها
چون نو بنای شرع بگشت استوارها
مثل تو با مساعدت روزگارها

هر کس تلاش بر محک مردمک بزد بنهاد در خزانہ کہ بُد خوش عیارها
یکسر رسالّش بکعب خانہ اقام در محفل نشاط چنان گلزارها
مدحت نوشتن و بفرستادش تبو چون بردن گلست سوی مرغزارها
یا قطره به نہر صفا خیز سلسیل یا جانب عدن گھر آب دارها

مختلف قطعّات توارخ انطباع

از جلد ثالث عشر از کلام طیب

و له ایضاً فی مدح المفسّر مد ظلّہ العالی
آن مجتہد کہ پیش همه او مکرم است سید علی حائری ذی فضل و اعلم است
ذی رتبہ بود پیش امام ششم ہشام این چون ہشام این حکم نزد قایم است

و له (حکیم سید احمد حسین) ایضاً فی انطباع هذا المجلّد الثالث عشر مورخاً

بشری لکرام و ثقات برده تفسیر لوامع شدہ مطبوع بشر
بنوشت بسال طبع او کلک طیب تفسیر کلام حق مدلل بنگر^(۱)

و له (حکیم سید احمد حسین) ایضاً فی التاریخ بعونہ و صونہ باسمہ سبحانہ

ابوالقاسم کہ بود قلزم علم چہ صافی کوھر تفسیر سفینہ
بود او آیت الرحمن کہ از وی عیان شد معنی قرآن نہشتہ
بیانش کرد روشن سر قرآن غبار اشتباہ از قلب رفته
نوشت او پارہ از ثالث عشر جزو کہ جان بر عرش و تن در خاک خفتہ
علی ابن ابو القاسم یم علم ز بعدش باغ تکمیلش شگفتہ
پس از اتمام وقت انطباعش نوید مرحبا از حق شگفتہ

برخساره حور گیسوی پر پیچ
معانی در الفاظ یا روح در جسم
ز ملا ابوالقاسم حایری هست
خطیب المنابر امام المجاریب
قلم چوب خشکیده مدحش نه بنوشت
نه پر عرب هم عجم زانکه وصفش
ز نواب نواب ختم الرسل بود
سلیل جلیل نیایش ز بعدش
محقق مدقق فقیه مقدس
مکمل بفرمود ثالوث عشر جلد
تصانیف او در جهان خود به لاهور
بزد طبع او را چو سید ابوالفضل
ز سید حسن سال او هاتفی گفت

که عنبر در آمیخت عطار با شیر
که در غرفه حور که می در قواریر
که نادیده مثلش فلک گشته تاثیر
همام العطاریف فخر النحاریر
صفاتش بریده زیان تقاریر
پریده ز هندوستان چون عصافیر
نه انجم ز انگشترش این مواهیر
که سید علی حایری از مشاهیر
وساید طراز پدر در اساطیر
که بد عقل ثالث عشر در مقادیر
روایح باطراف و در باغ ازاهیر
که افضل ز اهل سباق مضامیر
بزد طبع پاکیزه تاج التفاسیر^(۱)

قطعات تاریخ از کلام طیب (و له ایضاً فی تاریخ انطباع هذا المجلد)

خوش آن پسر که امور پدر پس از مرگش
سعادتست که بهر بقای خیر پدر
جناب مجتهد العصر حایری علامه
سر اجله که سید علی بود نامش
نمود تکمله جلد لوامع التزیل
به سنگ طبع نهادش بین پس از تکمیل

چو حکم مفترض الله انصرام کند
پسر چو واجب عینی بس اهتمام کند
بسان خضر خدا عمر او دوام کند
پدر مثال در این شش جهات نام کند
وجود بانفیش هم ز انعدام کند
که تا فواید او را ز خاص عام کند



قطعات تاریخ از کلام عرشی

متعدد قطعات تاریخیه در انطباع مجلد ثالث عشر از جناب مولوی السید محمد صالح المعروف بعروشی داکخانه کجهوه ضلع سارن ملک بنگال

ذو المناقب و المفاخر المعی و لودعی	سیدی سید علی حائری عالیجناب
مستفید از فیض او عالم زهی فیضان او	نور او ظلمت زدای جهل همچون
در مفاخر ذات او فخر الزمان اعلی المکان	آفتاب
جانشین حاج مولینا ابوالقاسم که او	اجتهادش کرد علم فقه را کامل نصاب
مرجع هر خاص و عام و ملجاء ایام آل	یافت جا اندر جنان در بارگاه بوتراب
خواستیم سال وصال او چو از روح القدس	بود نواب رسول الله را نائب مناب
قدر آباء بر فرود از همچو نجل ذی کمال	گفت و او بلا کجا علامه رضوان مآب
شد دویالاشان والایش زهی فضل و کمال	قیمت گوهر نباشد در جهان لکن ز آب
سال طبع او چو عروشی خواست داده عقل کل	چون تماشش کرد تفسیر کتاب مستطاب
	کاشف اسرار قرآن هادی کامل جواب



و له ایضاً فی تاریخ هذا المجلد الثالث عشر

خدا سید علی حائری را	نگهدارد ز هر آفات تقدیر
بخلق اوست بوی لطف احمد	خمیر او ز طین آل تطهیر
بگردد مس طلا از صحبت او	بیانش اهل دل را هست اکسیر
جهانرا کرد از فیض مواعظ	سر منبر نه محراب تسخیر
چو تفسیر لوامع زینت طبع	به بست آمد بخوبی حور تصویر
بهال انطباع او ز عروشی	مرو گفتا گرمی قدر تفسیر

خوش آن ستاره که بعد غروب مهر منير
جناب مجتهد آن سيد علی که خدای
نه آسمان و زمین زاد مثل او بجهان
به اجتهاد و کمالات بحر ذخاری
چو اوست نایب خاص خلیفه الرحمن
اراده کرد که تفسیر بعد فوت پدر
خدای پاک بدان همتی که میدارد
چو جلد سیزدهم ختم کرد و طبع نمود
بگفت بیشک^(۱) و بی قبح سال او عرشی
دگر بگفت سن عیوش با اعلان^(۲)

ضیا فگن ز تجلیش صحن و بام کند
وجود او برکت خیز مستدام کند
بجا بر او چو مباحات باب و مام کند
که در بدامن غواص خاص و عام کند
فلا معجیب جو بر مستدش قیام کند
کند تمام و به طبعش صد اهتمام کند
دراز عمر کند فائز المرام کند
خدا بحسن قبولیش ختام کند
اگر پدر نتواند پسر تمام کند
اگر پدر نتواند پسر تمام کند

قطعه تاریخ طبع تفسیر از کلام نحیف

قطعه تاریخ منکلام مولوی بخشش علی صاحب نحیف

شکر صد شکر کردگار قدیم	قادر و عالم و رموف و رحیم
کلندرین عهد خیر شد مفتوح	بر رخ اهل دین دروب نعیم
شرح فرقان لوامع التشریل	کش نیامد دگر عدیل و سهیم
جزو ثالث عشر از آن بگرفت	همچو مهر مبین ضوء تمیم
خاتمش کیست عالم عادل	زاهد و متقی عقل و فہیم



که به سید علی بود نامی
خلف ارشد ابوالقاسم
ده و دو پاره کاملاً بگرفت
جزو ثالث عشر نموده شروع
رفت لیک خوان بخلد برین
لیک دریای رحمت رحمان
سید حائری بجای پدر
چار سو رایت هدی افراخت
بهر اتمام جزو سیزدهم
حرف حرفش بکزلک تحقیق
دُر تاریخ آن بخواست نجف
در زیر بینات گفت سروش
بهر تاریخ عیسوی گفته
شاد بادا به مستند ارشاد
تاج شرع مبین بود پسرش
خاندان علی رضا^(۱) خانی

حائری وصف واجب التعظیم
هادی ملت رسول کریم
در حیانش ز کلک او ترسیم
که رسیدش پیام رب حکیم
شد بر حیدر و بتول مقیم
یک یک جوش زد به لطف عمیم
جلوه گر شد بصدر دین قویم
بست راه مرور دیو رجیم
اشهب کلک را کشید لجیم
ماهی نقطه گناه اثم
که در آرد برشته تنظیم
احمدی سال آن بحق عظیم^(۲)
منظر حسن کردگار قدیم^(۳)
سید حائری بری از بیم
رشک افزای خسروی و بیم
حامیش دایما به صد تکریم

امراد غفران مآب سرکار نواب علی رضا خان مرحوم قزلباش تعلقه دار پنجاب و اوده میباشد.

۲-۱۳۲۵ هجری-

۳-۱۹۰۷ میلادی-

قطعه تاریخ طبع تفسیر از کلام احقر

قطعه تاریخ طبع نتیجه طبع سلیم جناب شهاب الدین صاحب حکیم المتخلص به
احقر سلمه ربه الاکبر ساکن گوجرانواله

شکر حق کز لطف بی حد و حساب
شد منور از سواطع سطح خاک
نور طالع گشت از طور کلام
از پی رفع ظلام جهل و جحد
از نسیم رحمت افضال حق
آمده از درج اسرار احد
حاصل آمد از بدخشان کمال
جلوه بخش محفل ابرار شد
یعنی از تفسیر فرقان حمید
آن که تفسیر لواضع نام اوست
آن که تا جزو ده و دو بر کمال
عالم کامل رئیس اهل فضل
مجنهد العصر در آوان خود
چند اجزاء چون ز هشت و پنجمین
رخت خود در عالم علوی نهاد
از پی تکمیل تفسیر شریف
کرد این ارشد خود اختیار
آن که بر جای پدر بعد از پدر
رهنمائی از صراط المستقیم

شاهد معنی برآمد از حجاب
از لواضع یافت عالم آب و تاب
بر ریاض فضل باریده سحاب
بر سپهر علم بر شد آفتاب
فصل گل را آمده عهد شباب
در کف روحانیان در خوشاب
بی بها بی غش درخشان لعل ناب
نو عروس حسن معنی از نقاب
پاره ثالث عشر آمد به چاب
آنکه او دارد سواطع در خطاب
کرده تالیفش جناب مستطاب
سید قدسی لقب غفران مآب
شه ابوالقاسم مدار شیخ و شاب
چون نوشت آن فاضل کامل نصاب
سوی جنت رفت زین دار حراب
آنکه بُد باتی بحکم اضطراب
از وصیت کرد او را انتخاب
شد ز دستار فضیلت کامیاب
فائد حق ماهر فصل الخطاب





نایب مهدی دین مصطفی
اعلم و اورع قوی و متقی
مولوی سید علی الحائری
پس بحکم اتباع امر آب
با چنین تفصیل و این شان جمیل
از شروع امر اسلام عزیز
هم در استقبال هست امید آن
ای خدای داور کون و مکان
همش هر روز روز افزون بود
لطف کن بر ختم تفسیرش مدد
از طفیل طیین الطاهرین
ایندعای احقر ناچیز زار
با کمال زیب چون مطبوع شد
بر نهادم سر به زانو تلاش

وارث علم نبی و پوثراب
خاشع و خاضع کمالات انتساب
آنکه میدارد کنیت پوثراب
داد تا این جزو را سامان شتاب
هیچ تفسیری ندیده کس بخواب
هست این تفسیر حقا انتخاب
تا ابد باشد بعالم لا جواب
تا بود بر چرخ ماه و آفتاب
خلق باد از عین علمش فیضاب
تا شود بر روی عالم فتح باب
دارش از عمر و جوانی بهره یاب
سازی از الطاف یحد مستجاب
بهر فکر سال تاریخش شتاب
گفت هاتف حبا نعم الکتاب^(۱)

again scholars took part in Majaalis and other programmes in the memory of Allamah.

Finally in the remembrance of Allamah numerous scholars and poets made great efforts in writing elegies and poets about the great character and personality of Allamah. Some of these works have been published and are still available.



were in a state of mourning. It is said that there was so many people that it was very difficult to get even close to the coffin of Allamah.

The route that the body of Allamah was taken was through the market. Here it was welcomed by flowers and tearful eyes. When they arrived close to the place of burial the body was placed a little away from the Imaambarghah, the reason being that the Imaambarghah didn't have the capacity to withhold the prayers there. The prayers were read by the Mujtahid of the time Sayyid Ali Haa'iri, after which in accordance to his will was buried towards the eastern side of the graveyard.

After the passing of Allamah for 3 continues days there was Majaalis and Quraan reciting sections and because of the efforts of Nawaab Jalaalat Maab Kazalbash food and refreshments were also served, both in the day and in the night. On the third night the Majlis that was held had the presence of the heads from the different schools of thought. This Majlis was read by Mohammad Fathal al Deen, someone who was granted the opportunity of being from the students of Allamah himself. When the Majlis finished as a sign of showing that Sayyid Ali Haa'iri is the next grand authority of the people after his father, Nawaab Jalaalat Maab Kazalbash tied a shawl around his head. Also a shawl was gifted by the trustees of Al Safa and in addition he was given a shawl and cloak by the trustees of Saadiqah.

After these, Majaalis came to an end people started to organize and hold programmes of Quraan Reciting and speeches in their own towns and villages. This was welcomed and supported by the likes Mirza Sitm Ali Khaan and Sayyid Ali Shah, who took the responsibility for suppling the food and refreshments.

When the heart breaking news of Allamahs death reached countries outside of Pakistan great personalities and learned scholars also arranged Majaalis and Quraan sessions in the remembrance of Allamah. From those were Sayyid Mohammad Baaqir in Lucknow, Molvi Haider Ali in Kashmir, Molvi Hashmat Ali in Khayrullah Poor and Jalaat Maab Anrabee Haaaji Nawaab (CIA) Kazalbash in Kolkata. Even the ambassador of Iran Sultaan Ali Bayg, the king of Sind and Baluchistan, his highness Meer Mohammad Hasan Ali Khaan and others took the time out for the commemoration of this great scholar. Also Iran and Iraq the news of Allamahs passing was mentioned in the sermons of Jumah prayers and



Muharram it was the norm for the Majlis to take place in Mubarak Hawali where Nawaab Jalaalat Maab would also be present.

On the night of the 14th of Muharram Allamahs eldest son, Sayyid Ali Radhawi sees a dream. In his dream he sees that Nawaab Naasir Ali Khaan is being carried back from the holy city of Karbala, lying down next to him is Allamah. Suddenly Sayyid Ali wakes up. He asks himself why is that I seen my father lying next to Nawaab Naasir Ali Khaan who has passed away? What does this mean? He was then informed that after the morning prayers his father has fallen ill and is suffering from a serious type of Meningitis. When the people and other family members became aware of Allamahs condition they all gathered and became busy in prayers and supplications for his cure.

By this time Allamahs state was very bad and it seemed that the angel of death was soon to vist him. When Allamah was on his death bed and just before he left his world an event took place that was witnessed by all those who were gathered around Allamah. It is said that around 9 o'clock on the night of the 15th of Muharram Allamah was lying down abruptly he slowly starts to raise his back and ends in almost sitting like position. After seeing this, those sitting around thought that Allamah is in need of something or wants to say something, so they went closer. However as they got close at once Allamah falls on to his back. Those were his last breathes and his soul was taken. It is said that the reason for why Allamah was sitting up was for the welcoming of Ameerul Mo'meneen (a.s) , this seems to be a practical interpretation of the Hadeeth,

The character of Allamah was such that he would refrain from all types of forbidden acts. Once whilst in a sitting with some people, after noticing that they were mentioning the names of others and talking about them, at once he interrupted and advised them not to take part in such acts and reminded them of the wrath of almighty Allah (swt). If any time anyone would say something that hurt him, he wouldn't hold it against them and would try and forget it, this was to prevent him from having grudges and bad feelings for others.

In the burial ceremony of Allamah, there was the presence of some great scholars and high officials. As a sign of respect and to be able to take part in Allamahs burial service shopkeepers didn't open their shops and the majority of the people were dressed in black, as a sign to show that they



Risaaaleh Khums Saadaat (Persian)

Risaaaleh Hurmat Norooz (Persian)

Takhreej Al Aayaat (Persian)

Al Ibaanah dar Musaahirat Sahaabah (Persian)

Ta'leeqeh ala Sharh Meer Abdul Wahaab (Arabic)

Sharh Tabsirah Fiqh Allamah (Arabic)

Ta'leeqeh ala Sharh Mabadiul Usool Allamah (Arabic)

Janat Waaqiyah

Janat Baaqiyah

The most famous and most renowned book that was written by Allamah was a commentary of the holy Quraan by the name of Al Lawaamiah Al Tanzeel wa Al Sawaati'a Al Ta'weel. This all rounded Tafseer consists of verses of the holy Quraan that are commented on a range of different perspectives i.e. Recitation, Lughahh , Mansookh, Naasikh, Tarteel... also discussing the views of other commentators.

For the past thirteen hundred years no such Tafseer has been written on the holy Quraan from any scholar from any of the muslim sects. After becoming aware of such a masterpiece scholars from Egypt, Hijaaz and other countries wrote Taqreezat (forewords) in praise and admiration of Allamah great efforts. When all compiled all of these forewords become one volume itself!

Allamah in his lifetime was able complete twelve parts (juz) of the holy Quraan in twelve volumes and on the 14th of Muharram in the year 1324 of Hijri left this world

The Will of Allamah

Oh my son, know that death is a reality and for our goodness in the hereafter, always pray.

Looking after ones family is an order, it is important to always remember this. There's good in the religion for this and good in the world also.



Risaaleh Nafee Al Jabr (Persian)

Risaalah fi Nafee Ro'ya Allah (Persian)

Jawaab Al Sawaab wa Ta'aam Ahle Kitaab (Arabic)

Jawaab Al Ayn dar Wajh Kasoofayn (Persian)

Ajwabah Thahirah Sunniyaan (Persian)

Arkaane Khamsa dar Fiqh (Urdu)

Hidaayatul Ghaaliyah dar Jawaabe Ghaaliyah (Persian)

Burhaan Al Bayaan Tahqeeqe Aayeh Istikhlaaf (Persian)

Anwaar Khamsa dar Fiqh (Persian)

Hidayatul Atfaal (Persian)

Takleef Al Mukalafeen 2 volumes (Persian)

Arth Al Itaaq dar Ibaahat Zameen Karbala (Persian)

Hikmat Al Ay'yaam dar Ithbaat Ibtilaa (Persian)

Risaaleh Abraaz dar A'ajaaz Ali bwaqt Khilaafat (Persian)

Risaaleh Ta'abud ma la bud Wajh Sajde Kardan betarfe Ka'beh

Risaaleh Ghroob Al Shams (Persian)

A List of Allamahs Unpublished Works

Kholasatul Usool fi Usool Al Fiqh (Arabic)

Tathkirah Mila al Ali dar Kalaam Namaaz (Persian)

Buraaheen Al Lughah (Arabic)

Zubdah Al Aqayid (Persian)

Ta'leeqeh bar Sharh Sheikh Miqdad bar Fusool Malaoosi

Ta'leeqeh bar Tahtheebul Usool Allamah Siyanah Al Insaan (Persian)

Ta'leeqeh ala Sharh Tajreed Allamah (Arabic)

Ajwabah Asilah Nasaari



(۳۸۲)

Theology. As a result those students that had studied under Allamah went on to teach others and the chain of knowledge was set.

Allamah emphasized the importance of central Shiah mosque to Nawaab Jalaalat Maab where there would be congregational prayers. This mosque that was built because of Allamahs request and till day is a place of where daily prayers are still held.

After the refurbishment of the Husainia, on every birth and martyrdom of the Ahlulbait (a.s) there was always the organization of of majaalis and the recitation of Nauhaas. On the 10th of Muharram it was the norm that Allamah would deliver the speech himself, it is said that it would take up to 4 hours! However the reason for this was that Allamah would read and would also bring in the views of other schools of thought, this was something that would attract the believers from other sects to also take part and make use of Allamahs knowledge.

Other than teaching and reading majaalis Allamah was also a very active writer. His writings covered a range of different topics and were used as a means of propagating the views of the Shiahs to others. Some of Allamahs works were published during his lifetime, however, others weren't.

A list of Allamahs published works

Maarif Milah Naajiyah wa Naariyah (Persian)

Al Narir Al Ai'trat Al Taahirah (Persian)

Burhaan Al Mut'aa (Persian)

Kitaabul Bushra Sharh Muwadatul Qubra, 2 volumes (Persian)

Haqaaiq Ludani Shar'a Khasais Imaam Nisaai (Persian)

Hujajul Urooj (Arabic)

Shaqul Qamar (Arabic)

Sayadatus Saadah (Persian)

Tajreed Al Ma'bood dar Shoobeh Yahoood (Persian)

Ibtaal Tanaasukh (Persian)

Jawaab la Jawaab, Ithbaat Ta'ziych darcc (Persian)



Mohammad and Sayyid Taqi.

With the intention of travelling to the holy shrines of the Ahlulbait (a.s) Allamah alongside his sons, Sayyid Ahmad, Sayyid Mohammad and other family members he travelled to the city of Lahore. When they arrived, the king of the time, Nawaab Saahib was informed that a young man by the name of Sayyid Abul Qasim, who at a young age is very knowledgeable in various Islaamic sciences. The Nawaab himself requested Allamah to postpone his travels a stay for little while in Lahore so that with his knowledge he would be able guide the people and be able to give answers to other sects on the questions that they were opposing.

After his short stay in Lahore he travelled to Mekkah and other countries for pilgrimage. In the time that he was in Iraq, it is said that he attended the classes of Sheikh Murtatha Ansari. It was during these travels that he was given the permission of practicing Ijtehaad by the great Allamah Ardankaani. Continuing his travels he visited the holy city of Mash'had. Here he had numerous sittings and meetings with great scholars of Mash'had, Tehraan, Shiraaz, Qum, Kirmaan and Isfahaan. Some of whom wrote certificates permitting him to practice Ijtehaad.

When Allamah returned back to Lahore, Nawaab Kazalbash insisted to Allamah that he stays in Lahore as the people are still in need of such a scholar who is able to bring them out of the darkness and into the light. Nawaab Kazalbash took the responsibility of all Allamahs expenditures so that he was able to work freely and easily without any sort of problems. As a result Allamah was considered the grand authority of islaamic affairs and was the centre for all religious and social relations. After his great struggles and intense devotion in the school of the Ahlulbait(a.s) and the help of Allah (swt) he was given the name Daaru Shar'iyah wal Ilm.

Some of the activities of Allamah

In order to carry on spreading the message of the Ahlulbait (a.s) a madrassah was built where different islaamic sciences were taught. Nawaab Jalaat Maab took the responsibility of all the expenditures that it would bear. This included accommodation for students, the buying of text books, food and others. The establishing of this madrassah allowed Allamah to get



Abul Mahaasin Sayyid Radhi Araadhawi son of Abu Turaab Sayyid Ali Haa'iri and his brother, the son of Al Mubaarak Zainul Aabideen, famous by the name of Sayyid Abul Fathl son of Hujatul Islaam Abul Makaarim, famous by the name of Molana Abul Qasim, son of Sayyid Hussain, son of Sayyid Naqi, son of Sayyid Hussain, son of Sayyid Ali, son of Sayyid Abul Hassan, son of Al Haaj Sayyid Mohammad, buried in Ahmadpoorah, son of Sayyid Hussain Al Qummi, son of Sayyid Mohammad, son of Sayyid Ahmad, son of Sayyid Minhaaj son of Sayyid Jalaal, son of Sayyid Qaasim, son of Sayyid Ali, son of Sayyid Habeeb, son of Sayyid Hussain, son of Abu Abdullah, Sayyid Ahmad Naqeebul Qum, son of Abu Ali Sayyid Mohammad Al Arj, son of Abu Al Makaarim, Sayyid Ahmad, son of Abu Jaafar, Sayyid Muusal Mubraqa'h, son of Imaam Ali Al Ridha (a.s), son of Imaam Mohammad Baaqir (a.s), son of Imaam Zainul Aabideen (a.s), son of Imaam Husain (a.s), son of Ameerul Mo'meneen Imaam Ali (a.s), son of Abu Taalib (a.s), and Faatimah Al Zahrah Sayyidatunisaa Al Aalameen, daughter of Mohammad Al Mustafa Rasoolullah (p.b.u.h), son of Abdullah, son of Haashim, son of Abdul Manaaf.

As mentioned in the book Asayaadah Asaadah a book on Nasb written by Allamah himself.

The Birth and Childhood of Allamah

His great grandfather Agha Sayyid Husain Qummi migrated from the holy city of Qum and migrated to Kashmir for the business of Pashmina. For his buying and selling he used to travel to lucknow every year. In the view of the people he was considered a much respected authority, even in the palace of Indian king of the time. It was in these days that in the city of Fakharaabaad in the year 1249 Hijri, Allamah was born. From a young age he showed interest and awareness in studying Islaamic sciences. Even thout his father wanted him to continue in his footsteps a take over his business, Allamahs mind was settled on continuing his studies.

As a result he continued his studies and began to study in depth a range of different sciences such as; Fiqh, Usool, Theology, the science of Hadeeth and Tafseer, and was granted the opportunity of studying under the likes of

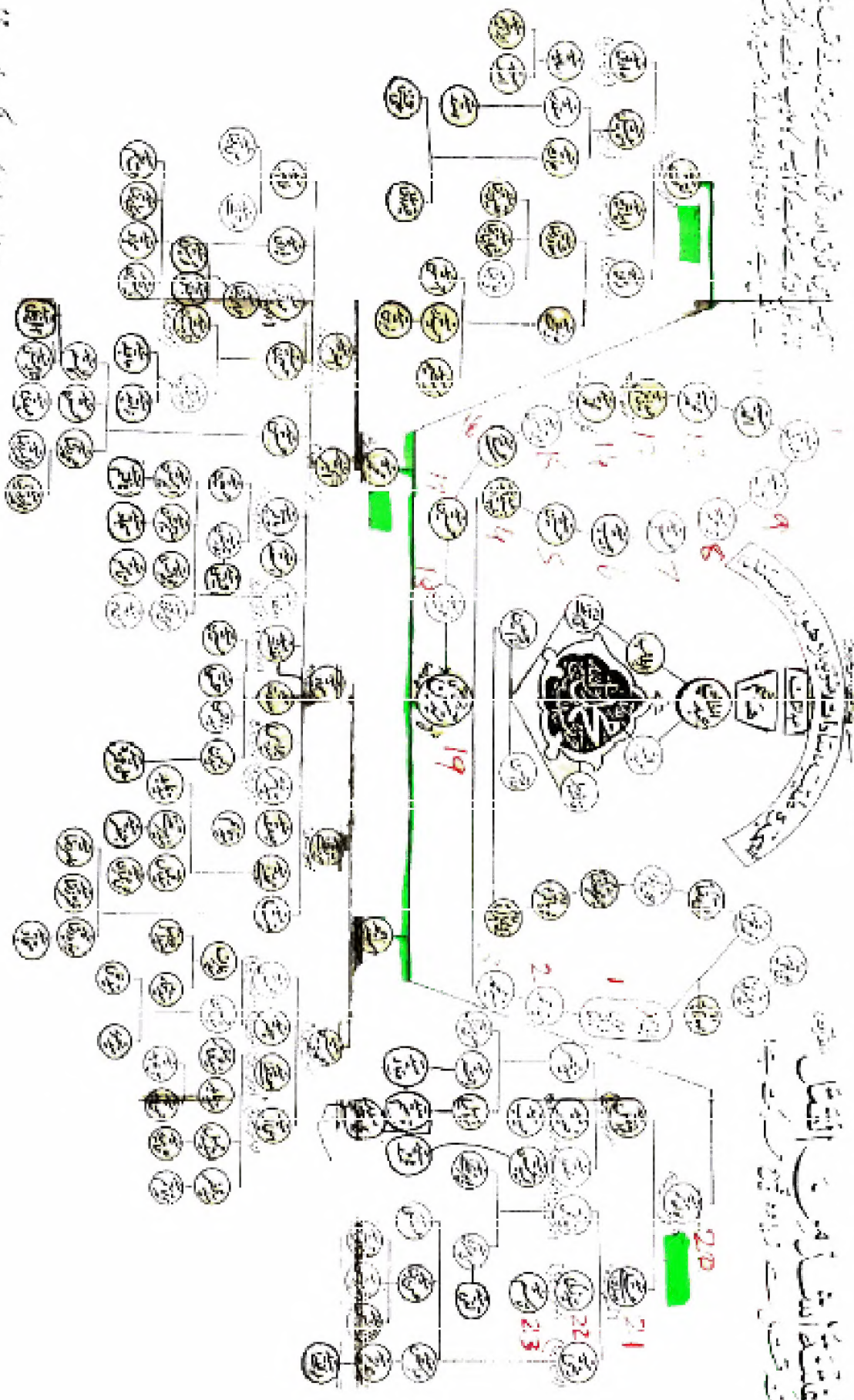




Savaneh Qaasimi
By
Allamah Sayyid Ali Haa'iri

Translated by Sheikh Abbas Reza

یہی وہی آدمی اور شجرہ سے جو کہ مذکور ہے
 یہی وہی آدمی اور شجرہ سے جو کہ مذکور ہے



(مختصر) اولاد سید اکبر (رحمۃ اللہ علیہ)
 مؤرخ 3 جون 1992ء